

اطبِّعُوا اللهَ واطبِّعُوا الرسُولَ وارْتَأِي الْأَمْرَ

جَمِيعُ الْمُتَّقِينَ وَرِبِّ الْأَنْوَافِ تَوَاهَانَ وَزَهَانَ سَعَاهَةً أَفَرَانَ



ریحان اغاث جناب کے لئے سید قباد علیخان مجھا میں رائی بیٹی میتھی ملکہ دوڑہ میراں
پیشواں کے سینہی رکھ کر محلہ شالیہ عدالت دہنیکہ طنزہ جو شری مالک نعمود سرکار عاجیہ بابری

در بطبع اخبار صفحی اقح حید را با دکن نیو طبع پوچید

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَبَ جَعْلَ لَنَا مِنْ أُمَّةٍ نَّبِيًّا - وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 عَلَىٰ حَبِيبِهِ الَّذِي هَبَ كَانَ هَادِيًّا إِلَى سَبِيلِ الْجَنَاحِ وَرَحْمَةً عَلَى
 الْخَلْوَقَاتِ - وَعَلَىٰ أَكْلِهِ الَّذِينَ جَهَدُوا فِي تَحْمِيلِ أَمْوَالِ الدِّينِ
 بَهْدَلَ بَلِيعًا - وَقَالَ اللَّهُ فِي شَانِحِمْ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يَنْهَا
 عَنْكُمُ الرِّحْمَنُ أَهْلَ الْبَيْتِ وَلَطِيفُهُ كُمْ تَطْهِيرًا - وَجَعَلَ كُلَّ أَمْمٍ
 دَلِيلًا لِلْتَّضَالِّينَ وَتَذَبَّبَ بَهْدَلًا لِلْغَافِلِينَ وَعَلَىٰ أَكْحَابِهِ الْمُسْتَخِرِّينَ
 الْمُكَرَّمِينَ مِنْ يَوْمِنَا هَذِنَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ - اِنَّمَا بَعْدَ
 هَبْدَلَ سَيِّدا فِي الْعُلُوِّ وَلَدَ سَيِّدِهِ عَلَىٰ سَكِّرَتِ رَأْسِ بَرْمِلِي - مُؤْمِنِينِ يَا مَكِيرِ
 وَسَلَمِينِ صَدَاقَاتَ الْأَغْيَنِ كَمَا خَدَمَتْ مِنْ اِسْطُوحِ عَرْضِ پَرْدَازِ هُزُورِ - كَمَا يَمْسِي
 مِنْ اِتْفَاقِ رَوْزَگَارِ سَعْدَةِ الْعَلِيِّ الْكَرَامِ وَرَبِّيَّةِ الْفَضْلِ الْعَظِيمِ جَامِعِ عَقْلِ
 وَسَقْوَنِ مُولَوِي اِحْمَدِ رَضا صَاحِبِ صَانِةِ اِشْتَهِ عنْ شَرِ النَّوَابِ رَهْبَوِي مَظْلَدِ الْعَالَمِ

کی خدمتِ بارکت و صحبتِ سر اپا افاضت میں بمقام حیدر آباد و کرن بار فضیل جو
 چیز نکہ اس سے دس برس پہلے بھی مجھے مدد وح الصفات سے رسم و اتحاد تھا
 یہاں کمی کا لطف زیادہ ہوا۔ صحبتِ بارکت میں اکثر احادیث کا ذکر ہوا
 تھا۔ اور میں اونکے کلام صداقت انعام سے مستفیض اور مسرور ہوتا تھا۔
 اور جس حدیث میں مجنکو بطا ہر شکرِ الواقع ہوتا تھا۔ اونکا کلامِ معجبہ
 نظامِ رافع ہوتا تھا (الغرض) اوسی عرصہ میں بہت سے احادیثِ صحیحہ جو
 مشتملِ فاعلِ عام اور مفید جمیع انعام تھیں جمع ہو گئیں۔ اور خوبی یہ ہوئی
 کہ میرے سمجھنے کی غصہ سے ترجیح بھی اونکا ہوتا تھا۔ مگر افسوس ہو کہ جذب
 مولوی صاحب کے عازم وطن ہونے سے اور جو کچھ زیادہ امید تھی وہ نہ برائی
 میرے خیال میں آیا کہ اگر یہ محنتِ چند ماہہ بر باد نہ کیجاے اور یہ چیزیں
 سعی ترجیح اور دوست لئے ہو جائیں۔ بدین وجہ کہ ہر عامی و جاہل و ہر دانہ و عقل
 اونکے دیکھنے سے ہایت اور خط و افر حاصل کریں اور سنیتِ ربانی خیال کہ
 عامل کو اونکے دیکھنے اور عمل کرنے سے ثواب بھیاب حاصل ہو۔ اور ہر کسی
 ناکر کی طبیعت اونکی طرف مائل ہو۔ زبانِ اردو عام فہم میں انکا ترجیحہ حامل المتن
 طبع ہونا بہت مناسب خیال کیا گی۔ تاکہ مفہم میں عالی کی جانب ہر شخص کا
 رجحان بے پایا ہو۔ اور تھوڑے علم والے کو بھی مطالعہ کا شوق دل میں
 پیدا ہو۔ لہذا اونکے ابواب بیانِ مصائب میں احادیثِ ذیل آئندہ باب فرار دیکھ

شستہ ۱۳) ہجرتی میں برقاوم جید رآباد دکن اسکو ترتیب دیا۔ اور چونکہ برادران
 ایمانی کی خدمت میں نظر پر ہمیشہ کرتا ہوں۔ اس لئے اسکا نام ہے
 اقبالیہ رکھتا ہوں۔ امید کہ جو حضرات اسکو ملاحظہ فرماؤں گے عامی کروانے
 خیر سے باد فرمادیں گے و بہ دستیں و علمیہ التکلاف۔ تفصیل اب ہے۔
باب اول۔ بیان میں ثوابِ سلام و مصافیہ و فضیلت دوستی ہا اہل ایمان
 و استحبابِ تحمل و زینت و ثوابِ انعام و غیرت دامت داری و مطعن و عدا
 و راستی و علامت دوستی و کیفیت طعام و لباس وغیرہ۔
باب دوہم۔ بیان میں اطعم مساکین و نہادت کفران غمتوں و منتوں
 و ضمائر کر صد قہ و فضیلت سماوت و نہادت سنجی اور علامت مؤمنین کے۔
باب سوم۔ بیان میں ثوابِ حیرات و صد قہ و زکوٰۃ و نہادت سوال
 نے جھٹیاں۔ و بیانِ رد سائل بعد از وادن سمجھائیں۔
باب چہارم۔ بیان میں فضیلت تلاوت قرآن و غلط قرآن اور
 تعمیر مسجد کے۔
باب پنجم۔ بیان میں حق اولاد و تعلیم اولاد بر والدین و حق والدین اپنے
 اولاد کے۔
باب ششم۔ بیان حق زوجہ برشوہر اور سوگ رکن اور رہا مُستعد کے۔
باب هفتم۔ بیان میں اخناع استعمال و بحیثہ کفار و طرف وغیرہ۔

باب مشتمل۔ بیان میں عقاب بہعت و نہست خود کشی اور نہست شرکے۔
(قائدہ) احادیث پر چونکہ قرآن کی تفسیر اور دینیات کا مدار ہے۔ اس لئے یہ
 ایک سبق علم مسلمانوں میں ہو گیا ہے کہ امامیہ اور اہل تسنن دونوں میں ایک ایک
 فرقہ ایسا موجود ہے جو بالکل حدیث ہی پر لغیر کسی اجہہ دکے عمل کرنے کو ضروریات
 دین سے خیال کرتے ہیں۔ چنانچہ امامیہ میں اخباری۔ اور فرقہ سنت و جماعت میں
 اہل حدیث کا ایک بڑا گروہ ہے۔

حدیث کی تعریف یہ ہے۔ **الْحَدِيثُ حِكَايَةٌ عَنِ الْفِعْلِ وَالتَّقْرِيرِ وَالْفَعْلِ**
الْمَعْصُومِ عَلَيْهِ السَّلَامُ یعنی حدیث سے مراد ہے بیان کسی صیحہ قول یا منہج
 بکوت کسی امر پر یا صیحہ فعل معصوم کا۔ معصوم کے لفظ سے اہل تشیع اور اہل
 تسنن میں اختلاف ہو گیا ہے۔ کیونکہ اہل تشیع بتی کے سوا امام کو بھی معصوم جانتے
 ہیں۔ بخلاف اہل تسنن کے کہ وہ صرف بتی کو معصوم جانتے ہیں۔ اس اختلاف
 کا نتیجہ یہ ہوا کہ اہل تسنن میں صرف وہی قول و تقریر و فعل حدیث سمجھنا چاہیے
 جو انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی۔ اور امامیہ مذہب میں کسی امام تک اسکا
 سلسلہ پہنچنا کافی ہے۔ فراغین کے علاوے حدیث نے بڑی محنتیں اور کوشش
 کر کے حدیث بن جمع کیں۔ لیکن ایک بڑی وقت یہ ہو گئی تھی کہ مسلمانوں کے باہم
 تازع کی وجہ سے بہت سی حدیثیں خلط وضع ہو گئیں۔ اس لئے اس کی جانچ میں
 بڑی دشمنی ہے۔ بہت لوگ اس کے قائل ہیں کہ احادیث باللغظ بہت ہی کم

ہیں۔ یعنی جو لفظ مخصوص کے متعلق سے نکلا ہو اسی طرح سے وہ کتابوں میں موجود ہجوم کیونکہ در میان میں راویوں کا بڑا سلسلہ ہے۔ اور بعدینہ قرآن کے طور پر احادیث حفظ نہیں کی گئیں۔ لیکن اس میں کلام نہیں کہ مضمون کے باہم بہت زیادہ اور الفاظ کے کثرت سے کم تباہیت عمدہ طور سے جائز کی گئی ہے۔ اسی جائز کے دلائل فریقین میں ایک علم خاص علم رجال کے نام سے جاری ہوا جس میں صرف روایۃ احادیث کی صداقت۔ ثقا ہے۔ عدالت۔ عمدہ اخلاق۔ حافظہ۔ عمر۔ ولادت۔ تحصیل علم حدیث سے بحث کی گئی ہے۔ اور وہ بحث اس درجہ تک تحقیق و ترقیت کے ساتھ ہوئی ہے۔ کہ مسلمانوں میں فرآن کے بعد احادیث کی تحقیق دنیا کی تمام تو ایسے کی صحت سے زیادہ صحیح ہونے کے قابل ہے۔ چنانچہ مذہب امامیہ میں۔ بخارا لا نوار۔ رسائل الشیعہ۔ مستند الشیعہ۔ امامی۔ حدۃ الداعی وغیرہ اور کتب ارباب۔ مکتب اربعہ۔ یعنی مسلم کافی۔ من لا یحضره الفقیہ۔ استبصار۔ تہذیب۔ مذہب امامین۔ بہت سی مستند کتابیں ہیں۔

در اہل تسنی میں چند کتابیں حدیث کی بنام صحاح سنۃ کے مشہور ہیں۔ صحیح بنی ایوب۔ صحیح مسلم۔ ابن ماجہ۔ نافی۔ ترمذی۔ سنن ابوداؤد۔ گواہ کے سوا، بھی بہت سی حدیث کی کتابیں ہیں۔ جو کہ موطأے امام مالک۔ مسنہ امام حبیل۔ مسنہ حاکم۔ مسنہ ک امام احمد۔ موطأے امام محمد بن غیرہ ہیں۔ مگر ہپنچھے کتابیں بہت سمجھ مانے جاتے ہیں۔ اور انکو صحیح سنۃ کہتے ہیں۔

حدیث کے اقسام بھی بہت ہیں۔ مگر اسکے مابین جو مختصر حیان لکھے جاتے ہیں۔
اس سے یہ ظاہر ہو گا کہ علماء سے حدیث نے جب جایخ کی توائی کے درجے میں طبق
وقت اور صحت کے قرار دئے اور اسی درجہ کے لحاظ سے اپنے عمل ہوتا ہے اور
ان درجہ سے انکی فرم کے اصطلاحات مقرر کئے۔ وہ یہ ہیں :-

فائدلا حدیث دو قسم ہے متواتر احادیث۔

(متواتر) وہ ہے جبکو ہر زمانے میں اتنا بکثرت لوگوں نے روایت کی ہو کہ عقل
اوون کی جھوٹ بولنے کو معامل جانے۔

(احادیث) وہ ہے جسکی روایت میں اتنی کثرت نہ ہو۔ احادیث کی تین قسم ہیں۔
مشهور۔ عزیز۔ غریب۔

(مشهور) وہ ہے جبکو ہر زمانے میں یا زیادہ راویوں نے روایت کی ہو۔

(عزیز) وہ ہے جبکو ہر زمانے میں دو راویوں سے کم روایت تھی کی ہو۔

(غیریب) وہ ہے جس کی روایت کسی زمانے میں ایک ہی راوی سے ہے۔

البتہ متواتر سے ہر ایک کو یقین کامل حاصل ہوتا ہے۔ خواص کو بھی عوام گو بھی۔

اور احادیث سے علم ظنی حاصل ہوتا ہے۔ اور بعض صورت میں کثرت فیض میں سے اہل

علم کو یقین بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ مثلاً احادیث میں بعض روایت تو مقبول ہجرا اور پڑھ

عمل بھی واجب ہے۔ اگر راوی کی دیانت اور راستی معلوم ہو۔ اور بعض روایت

مردود ہے اگر راوی کی دیانت اور راستی ثابت نہ ہو۔

فائدہ - مقبول احادیث کے دو قسم صحیح اور حسن -

(صحیح) اوس کو کہتے ہیں۔ جبکو دیندار پر ہمہ کار خوب بادر کئے والے لوگوں نے
ہر زمانے میں برابر روایت کی ہو۔ نہ اوس میں کوئی چھپا عیب ہو۔ اور یہ معتبر لوگوں
(حسن) اوس حدیث کو کہتے ہیں جو صحیح حدیث کی طرح ہو۔ لیکن اوس کے
راویوں کا حفظ اور یادِ صحیح کے راویوں کے برابر نہیں۔ ہر چند مقبول ادجت
اور واجب العمل دونوں میں لیکن صحیح حسن سے نہایت مردم اور افضل ہو۔
حسن صحیح سے رتبہ میں کم ہو۔

فائدہ - مردوں دو قسم احادیث کے نہیں سو ضعیف ہیں۔ ضعیف و کو
صحیح اور حسن کے فنا لفت ہو۔ خواہ اوسکا کوئی راوی درسیان سے ساقطا ہو یا مطعون
اگر ابتداء سے سند سے راوی ساقطا ہوا اوسکو معلق کہتے ہیں۔ اور اگر ابتداء سے
ہر یعنی صحابی ہذا کو رد ہو تو اوس کو مرسل کہتے ہیں۔ اور اگر دور راوی برابر ساقطا ہو کر
تو اوس کو غصل کہتے ہیں اور نہیں تو منقطع۔ اور طعنه راوی کا یہ کہ وہ جو میا ہو تو جیکی
حدیث کو موضوع کہتے ہیں۔ یا اس پر جو بہت کی تہمت لگی ہو تو اسکو مت روک کہتے ہیں
یا راوی غلطی بہت کرتا ہو یا غافل ہو یا کثیر الوجہ ہو۔ یا اوس کی روایت معتمد
لوگوں کے فنا لفت ہو یا فاسق یا بدعتی ہو تو اسکی حدیث کو منکر کہتے ہیں۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا بَأْوَلَ - اصْوَلْ كَافِي - أَبُو عَلَى الْأَشْعَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ حَبْدَنِ الْجَبَّارِ
 وَمُحَمَّدٍ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْفَعْلَلِ بْنِ شَادَانَ جَهِيْنَيْعَةَ بْنِ صَفْوَاتَ بْنِ يَحْيَى عَنْ
 أَبِي أُسَامَةَ مَرْكِبِ الشِّحَامِ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَقْرَأَ عَلَى مَنْ تَرَأَ
 أَنَّهُ لِكِبِيْعَةِ مِنْهُمْ وَنَاهِدُهُ لِقَوْلِ السَّلَامَ وَأَوْصِيلُهُ تِقْوَةَ اللَّهِ عَنْ وَجْهِ
 وَالْوَرْعِ فِي دِينِكُمْ وَالْإِيمَانِ كِدَلِيلُهُ وَصِدْقُ الْحَدِيْثِ وَأَدَاءُ الْأَمَانَةِ
 وَطُولُ اسْتِحْوِدِ وَحْسُنِ الْجَوَارِ فِيهَا جَاءَ صَدَعُ أَدَمَ الْأَمَانَةَ إِلَيْهِ
 أَشْتَمَّهُ عَلَيْهَا بِرًا وَفَاجِرًا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ كَانَ يَا مُرِيَّا دَاءُ الْخَيْطِ وَ
 صَلَوَا هَذَا وَكُمْ وَأَتَسْمَئُ لِجَنَاحِنَّا بِزَمْمٍ وَعُودٍ وَأَمْرَ صَنَاعَمْ وَأَدَدَ وَاحْتَقَنَ
 فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ إِذَا وَسَعَ فِي دِينِهِ وَصَدَقَ الْحَدِيْثَ وَأَدَمَ
 الْأَمَانَةَ وَحْسُنَ خَلْقَهُ مَعَ النَّاسِ قِيلَ هَذَا جَعْفَرُ بْنُ قَيْسَرُ فَلَيْسَ ذَلِكَ
 وَيَكْحُلُ عَلَيَّ مِنْهُ السُّرُورُ وَقِيلَ هَذَا أَدَبُ جَعْفَرٍ وَإِذَا كَانَ عَلَى
 غَيْرِ ذِلِكَ دَحْلَ عَلَى بَلَافَهُ وَعَارُهُ وَقِيلَ هَذَا أَدَبُ جَعْفَرٍ فَوَاللَّهِ
 لَمْ يَشْتَئِ أَبْنَى إِنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَكُونُ فِي الْعِسْلَةِ مِنْ شِيَعَةِ خَلِيفَتِكُنُوتْ
 زِيَّنَمَا آدَمَ الْأَمَانَةَ وَأَفْسَنَا سَمْ لِلْحُقُوقِ وَأَصْدَ قَمْ لِلْحَدِيْثِ لِيَشِلِّهُ

وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَعَ اللَّهَ عَنْهُ فَقَوْلٌ مِّثْلُهُ
 لَا دَانَا لَا مَانَةَ وَاصْدَاقَ الْحَدِيثِ - رد ابیت کی ہر ابو علی اشعری
 نے محمد بن عبد الجبار سے اور محمد بن اسماعیل نے فضیل شاذان سے انھوں
 نے سفوان بن حییی سے اس نے ابو ساسہ زید شام سے کہا زید شام
 نے فرمایا مجھ سے جناب جعفر صادق علیہم السلام نے اموزید لوگوں میں سے
 حکم تو میر امیطیع اور میرے قول پر عمل کرنے والا دیکھے تو اُس کو سلام
 لکھے اور پیام پہنچا کہ تسلیم و صیت کرنا ہون خوف خدا میں اختیاط اور
 احکام خدا کے بجالانے میں کوشش اور رجح بولنے اور امانت کر ادا اور
 نماز کو مدلول اور ہمایہ سے نیکی کرنے میں کیونکہ رسول خدا انہیں اُمر کے
 دا سطے مبعوث ہوئے ہیں۔ پس امانت رکھنے والے کو اُس کی امانت و خواہ وہ نیک ہو یا بد بائیں سبب کہ رسول خدا اصلی اسلام علیہ وسلم ہمیشہ تاکے
 درستی کے واپسی نے کو فرمایا کرتے تھے اور اپنے گنبد کے ساتھ ملہ
 حسم کرو اور ادن کے جنازوں کی مشائعت کرو اور یماروں کی عیادت
 کرو اور اُن کے دیگر حقوق میں قرض وغیرہ کے پھوپھو کرو۔ پس جب تم
 میں سے کوئی اپنے دین میں پرہیزگاری کر لے گا اور رجح بول لے گا اور اداے
 امانت کر لے گا اور لوگوں کے ساتھ حُن خعن سے پیش آئے گا تو کہا جائے گا کہ
 یہ جعفری ہے۔ یعنی کافی امام جعفر کا۔ پس کہا جائے مجھے خوش کرے گا

اور اس سے مجھے سُرور مہوگا اور یہ بھی کہا جائیگا کہ یہ ہر ادب امام حبیر کا۔
 اور جب پرہیزگاری دعیروں نے کریگا تو مرا فی اور رسولی اُس کی میرے نومہ عما
 ہو گی اور یہی کہا جائیگا کہ واہ کیا خوب ادب ہر امام حبیر کا۔ بخدا میرے پر
 بزرگوار نے مجھہ سے بیان فرمایا کہ کسی قبیلہ میں اگر کوئی شخص شیعہ علیؑ
 ابن ابی طالب ہوتا تھا تو سارے قبیلہ کی زینت سمجھا جاتا تھا۔ تمام قبیلہ کو
 زیادہ امانت و حقوق کردا کرتا تھا اور سب سے زیادہ پسح بولتا تھا اپنی ویز
 سب اُسی سے کرتے تھے اور امانتیں اُسی کے پاس رکھتے تھے۔ اگر اُس کا
 حال قبیلہ سے پوچھا جاتا تھا تو سب کہسے تھے کہ مثل اُس کے کون ہو گا وہ
 ہم سب سے زیادہ امانت کو پھوپھانے والا اور پسح بولنے والا ہو۔

وسائل۔ فِي السَّرَايِرِ لَقَدْ مِنْ كِتَابِ الْعَيْنِ وَالْمَحَاسِنِ لِمُعْنَدِ عَنْ
 أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُحَسِّنِ ابْنِ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِدِ بْنِ عَبْدِ
 عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ يُوسُفِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ لَعْبَرِ
 أَصْحَابِهِ عَنْ خُبِيْرَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَكْبَرُ مَوْالِيَنَا السَّلَامُ
 وَأَوْصِيهِمْ بِسَعْوَيِ اللَّهِ وَالْعَلِيِ الصَّالِحِ وَإِنْ يَعُودَ صَمَعِيْهِمْ مَرِيْضِهِمْ
 وَلَيُغَدِيْ عَنِيْهِمْ عَلَى فَقِيرِهِمْ وَإِنْ يَتَهَكَ حَيَّهِمْ جَنَازَةَ حَمِيْتِهِمْ وَإِنْ
 يَتَلَاقِيْ فَوَافِيْ بُؤْتَهِمْ وَإِنْ يَتَفَكَ وَضُوا عِلْمَ الدِّينِ فَإِنَّ ذَلِكَ حَيَاةٌ لِإِنَّمَا
 رَحِمَ اللَّهُ عَبْدًا أَحْيَهُ أَمْرَنَا وَأَعْلَمَهُ بِأَخْيَمَةَ أَمَّا لَا تَعْلَمُ عَنْهُمْ مِنَ اللَّهِ فَيَعْلَمُ

الْأَيَّلُ عَلَى الصَّالِحِ فَإِنَّ وَلَا يَسْأَلُ إِلَيْكُمُ الْوَرَعُ وَإِنَّ أَسْئَلَ النَّاسَ
 عَدَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ وَصَفَعٍ عَكْ لَأْتُمْ حَالَهُ إِلَيْكُمْ - كَذَبَ
 سَارِيرِ مِنْ نَفْلِ كِيَا ہُو کَتَبْ عِبُونَ الْأَخْبَارَ الرَّمَضَانُ، اور مُحَمَّدْ شَيْخُ مُعْنَى
 عَلِيِّيَ الرَّحْمَنَ سے شَيْخَ نے روایت کی ہے احمد بن مُحَمَّدْ بْنُ حَنْبَلَ سَعْدَ بْنَ دَلِيلَ سَعْدَ
 اپنے باپ سے اُس نے سعید بن عبد الله سے اُس نے مُحَمَّدَ بْنَ اَحْمَدَ بْنَ حَيْبَيْ
 سے اُس نے یوسف بن عبد الرحمن سے اُس نے اپنے بعض اصحاب سے
 اُس نے خَشِيمَه سے اُس نے جناب امام جعفر صادق ع تھے کہ فرمایا حضرت نے
 ہمارے دوستوں کو ہمارا اسلام پھوپھیا اور انھیں نصیحت کر غصہ خدا سے
 ڈر نے اور اعمالی نیکیت بجا لانے کی اور اس امر کی کہ آنے میں سے جو نہ
 ہو اپنے ہمار کی عیادات کرے اور غتنی فقیر کو فائدہ پھوپھیاے اور زندہ
 مردہ کے جہازہ کی مشایعت کرے اور ایک دوسرے کے کھرجا کر ملاقات
 کرے اور اپس میں حُلُم دین پھیلا لائیں اس لئے کہ علم دین پھیلانے میں ہماں
 نہ ہب کی حیات ہے خدا اپنی رحمت نازل کرے اُس شخص پر جو ہمارے
 نہ ہب کو زندہ کرے اور اس خَشِيمَه ہمارے دوستوں کو ایسی بات بے بھی
 آکاہ کر کہ ہم تم لوگوں کو غصہ خدا سے ہرگز نہیں بچا سکتے مگر ہمارے
 نیک کاموں کے ساتھ کیدنکہ ہماری طرف سے مدد نہیں پھوپھی مگر تقوی
 کرنے سے۔ اور اسی سے بھی انھیں خبردار کر کہ ہر وزیر قیامت رب سے ٹیاؤ

اخت مذاب اس شخص کو ہو گا جس نے زبان سے تو سیانہ روی کی تصریح کی اور
عمل اُس کے خلاف کیا۔ اَحَمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَرْقِيِّ فِي الْحَكَامِ حَنْ أَحْمَدٌ
بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَلَّيِّ بْنِ حَمْدَنِيِّ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَمْدَيْدَ اللَّهِ يَلْوُ
عَلَيْكُمْ شَفَاعَةُ اللَّهِ وَالْوَرْجِ وَالْإِجْنَادِ وَصِدْنِ الْحَمْدِ نِيَثٍ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ
وَحُسْنِ الْخُلُقِ وَحُسْنِ الْجَوَارِ وَكُونُوا لَذِكْرَنَا زَيَّاً وَلَا تَكُونُوا عَلَيْنَا شَيْئًا الْمَدْحُشُ
احمد بن ابو عبد الله برقي نے اپنی کتاب معاحسن میں روایت کی ہے احمد بن محمد سے
اُس نے علی بن صدید سے اُس نے ابو اسماہ سے کہا اُس نے کہ سنائیں نے
امام جعفر صادق کو کہ حضرت اپنے دوستون کی طرف خطاب کو کے فرماتے ہیں
نم لوگوں پر واجب ولازم ہر خوف خدا اور پرہیزگاری اور اعمال نیک بجا لائے
میں کوشش اور پرج بول اور حسن خلق اور جسم ایسے سلوک اور ایسے طریقے اختیا
کرو جنے ہمیں زینت ہونا ایسا چلن کرو جس سے ہمیں عیوب گے۔

اصول کافی۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلَىِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُعَاوِيَةَ
بْنِ وَهَبٍ قَالَ قَلْتُ لَهُ كَيْفَ يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَصْبَعَ فِيمَا بَيْنَ أَوْ بَيْنَ قَوْمِنَا
وَبَيْنَ خَلْقَنَا مِنَ الْمُنَّاسِ مِمَّنْ لَيْسُوا عَلَىٰ أَكْرَمِنَا قَالَ تَعْتَظُمُونَ إِلَّا
أَنْ تَعْتَظُمُ الَّذِينَ تَعْذَّبُونَ بِهِمْ فَذَنْصَدُّعُونَ مَا يَصْنَعُونَ فَوَاللَّهِ لِكُمْ لِيَعْوُونَ
مَرْضَاهُمْ وَلِشَهَادَهُمْ وَاجْتَازُهُمْ وَلِقَمِيْنَ الشَّهَادَةَ لَهُمْ وَعَلَيْهِمْ وَلَوْدُونَ
الآمَانَةَ إِلَيْهِمْ۔ روایت کی ہے محمد بن سعید نے احمد بن محمد سے اُس نے علی

بن حکم دانسے شادی بن وہب سے۔ وہ کہتا ہے کہ میں خدمتِ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام میں عرض کیا کہ یا حضرت ہمیں آپس میں اور اپنی قوم اور ان لوگوں میں جو ہے ملتے تو ہمیں لگر ہمارے نہب پر ہمیں ہمیں کیونکر برداشت کرنا چاہئے۔ حضرت نے فرمایا اپنے آن اماموں کو جن کی پیروی کرتے ہو دیکھیو پس وہ جو کرتے ہیں وہی تهم بھی کر دیجہ اتمہارے امام بیاردن کی عیادت کرنے میں اور جذون کی شایعت اور اداسے شہادت یعنی گواہی دیتے ہیں اور امانت کو پھوپھانے ہیں۔

وسائل - **مُحَمَّدُ بْنُ الْخَيْرِ الرَّضِيِّ فِي طَهْرِ الْبَلَاغَةِ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ**
إِنَّهُ قَالَ خَالِطُ الْعَامَّ سُخْلَاطَةً إِنْ مِمْمَ مَعَهَا كَبُوَا عَلَيْكُمْ وَإِنْ عِنْتُمْ
سُخْلَلِكُمْ - محمد بن حسین رضی نے نجع البلاعۃ میں جناب امیر سے روایت کی ہے کہ حضرت نے اپنے دوستوں کی طرف مخالف ہو کر فرمایا لوگوں سے اس طرح کہ اگر تم مر جاؤ تو وہ زردیں اور تم کہیں چل جاؤ تو وہ تمہارے مشاق میں
حَمْلُ بْنُ عَلَى بْنِ الْخَيْرِ فِي الْمُخَنَّا عَنْ أَحَدٍ بْنِ الْخَنِّ الْقَطَانِ عَنْ
أَحَدٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِدِ الْمَدَانِيِّ عَنْ عَلَى بْنِ الْخَنِّ بْنِ عَلَى بْنِ بَطْرِ
حَنِّ إِبْرِيمَ عَنْ مَرْوَادَ بْنَ مُسْلِمٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفَّيْهِ عَنْ سَعِدِ الْمَدَانِيِّ
عَنِ الْأَصْبَحِ بْنِ بَنَاءَ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ كَانَتْ أَحْمَلُكُمْ فِيمَا
بَنَ اللَّهُ هُرِيقُولُونَ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ الْأَخْتِلَافُ إِلَى الْأَكْوَابِ إِعْشَرَةً

أَوْجَهِهِ أَوْ لَهَا بَيْتُ اللَّهِ عَنْ وَجْلَ لِقَضَاءِ شَكِهِ وَالْعِيَامِ حَقِيقَهِ رَأْدَاءِ فَرَزَام
وَالثَّانِي أَبُو أَبْ الْمَلُوكِ الدِّينَ طَاعَتُهُمْ مُنْتَصِلَةً بِطَاعَةِ اللَّهِ وَحَقِيقَهُمْ
وَكَاجِبٌ وَلَفَعُهُمْ عَظِيمٌ وَضَرَرَهُمْ سَدِيدٌ - وَالثَّالِثُ أَبُو أَبْ الْعَالَمِ
الَّذِينَ يُسْعَادُونَهُمْ عِلْمُ الدِّينِ وَالدُّنْيَا - وَالرَّابِعُ أَبُو أَبْ أَهْلِ الْجَنَاحِ
وَالْبَلَدِ الَّذِينَ يُنْفَعُونَ أَمْوَالَهُمِ الْفَاسِدُ الْمُحْدِرُ وَرَجَاءُ الْآخِرَةِ -
وَالْخَامِسُ أَبُو أَبْ السَّهَّافَةِ الَّذِينَ يُحْتَاجُونَ إِلَيْهِمْ فِي الْحَوَادِثِ وَلَفْرِعَ الْكَبِيرِ
فِي الْمَوَاجِعِ - وَالسَّادِسُ أَبُو أَبْ مَنْ يَتَقَرَّبُ إِلَيْهِ مِنَ الْأَشْرَافِ لَا يَأْتِي
الْمِبَاهِهِ وَالْمَرْوَهُ وَالْلَّاجِهِ - وَالسَّابِعُ أَبُو أَبْ مَنْ يُرْجَى عِنْدَهُمُ النَّفَرُ
فِي الرَّأْيِ وَالْمُشْوِرَهِ وَالْقُرْيَهِ الْخَرَمُ وَالْأَخْدُنِ الْأَهْبَهِ لَا يُحْتَاجُ إِلَيْهِ
وَالثَّامِنُ أَبُو أَبْ الْأَخْوَانِ لَا يُحِبُّ مِنْ مَوَاصِلَتِهِمْ وَلَيُزِمُّ مِنْ حَفْرِ
وَالنَّاسِ سَعَ أَبُو أَبْ الْأَعْدَاءِ الَّذِينَ يُسْكَنُونَ بِالْمَدُارِ لَا يَغُوا نَلَهُمْ وَذَلِكُ
بِالْجَيْلِ وَالرِّفْقِ وَاللَّطْفِ وَالرِّزَارَهِ عَدْلٌ وَهُمْ - وَالْعَاشِسُ أَبُو أَبْ مَنْ
يُسْتَدْعِي لِغَشْبِكِهِمْ وَلَسْعَادُ مِنْهُمْ حُسْنُ الْأَدَبِ وَيُؤْلِسُ بِمُحَاذَتِهِمْ -
مُحَمَّدُ بْنُ عَلَى بْنِ الْحَسِينِ نَسَى كِتَابِ خَسَالٍ مِنْ رِوَايَتِهِ كَہْرَاجَهُ بْنِ الْحَسَنِ الْعَقْلِ
سے اُس نے اَحمد بْن مُحَمَّد بْن سَعِيد بْن جَهْدَه الْأَنْسِي سے اُس نے عَلَى بْن حَسَن بْن عَلَى بْن
خَسَال سے اُس نے اپنے باپ سے اُس نے مَروان بْن مُسْلِم سے اُس نے ثَانِي
بْن أَبُو حَسْنِي سے اُس نے سَعَد خَفَاف سے اُس نے اَبْصَع بْن سَبَات سے دَهْكَبَهَهُ كَہْرَاجَهُ

۱۰۔ فولاں باب ایمیر نے دا ان لوگ زمانہ سابق میں یہ بات کئے تھے کہ گھر ون پر
آمد و رفت کرنا ان دس امر ون میں سے کس کے دامنے چاہیے آول خانہ
پس اس کی بندگی ادا کرنے اور اسکے احکام و واجبات بجا لانے کے لئے۔ دوسرے
گھر پر ان بادشاہوں کے جنکی اطاعت خدا کی اطاعت سے حصل ہے اور تعظیم اُن کی
واجہ ہے۔ اور لفظ رسانی اُنکی غلطیم ہے۔ اور انکی فعالیت میں صرف نایت بخت
ہے (ان بادشاہوں سے مراد اُجیار اور ائمہ میں نہ بادشاہ ان متعارف)۔ تیرہ
گھر پر ان عالموں کے بننے سے علم دین و دنیا حاصل ہو۔ چوتھے گھر پر اپنے ان ہمہ
صاحبانِ جمود و نجاشی کے جو اپنے مال کو باقیہ ثواب راوی خدا میں دیتے
ہیں۔ پانچوں گھر پر ایسے کمیزوں کے کہ لوگ جنکی طرف حاصل کے دفت متعلق
اور عاجتوں میں انسنے پناہ لیں۔ چھٹے گھر پر غصہ محب مالدار لوگوں کے
بائیہ حاجت روائی و حصولِ زر۔ ساتوں گھر پر ان شخصوں کے جنے والے اور
مشورہ کی درستی اور ہوشیداری کی بخشی ہو اور انجام بینی آئے۔ آٹھویں گھر
برادر امدادیین کے بیب راجب ہونے ان کی درستی اور لازم ہونے اُنکے
حتوق کے۔ نوین گھر پر ان دشمنوں کے جنکی دل رنجیہ کیاں خاطرداری سے
ٹیکر جاتی ہیں اور دعوادت بسبب ملاقات و رفق و زمی اور اطاعت اُحیل سے
جالی رہتی ہیں۔ دسویں گھر پر ایسے لوگوں کے جنکی ملاقات سے آداب اور
اخلاقی نیک حاصل ہوں اور بات کرنے میں لطف حاصل ہو۔

وسائل۔ الحسن بن محمد الطوسي في المجالس عن أبيه عن محمد بن محمد
 عن أبي الحسين المظفر بن محمد عن الحسن بن رجاء عن عبد الله بن سليمان
 عن محمد بن علي العطار عن هارون بن أبي بردة عن عبد الله بن مطر
 عن المبارك بن حسان عن عطية عن أبي عباس۔ قال قيل يا رسول الله
 أشي المجالس أهلا خير قال من تذكركم الله رحمة وبرأيكم في عليكم منطبقه
 ويرغبكم في الآخرة عمله۔ حسن بن محمد طوسي نے اپنی کتاب مجالس میں وات
 کی ہر اپنے باپ سے اُس نے محمد بن محمد سے اُس نے ابو الحسن منظفر بن محمد
 سے اُس نے حسن بن رجاء سے اُس نے عبداللہ بن سیمان سے اُس نے محمد بن
 علی عطار سے اُس نے هارون بن ابی بردہ سے اُس نے عبیہ اللہ بن موسی سے اُس نے
 مبارک بن حسان سے اُس نے عطیہ اُس نے ابن عباس سے کما ابن عباس نے
 کسی نے خدمت خاب رسول خدا میں عرض کیا کہ یا حضرت کو زہنیشین
 اپنے ہوتے ہیں فرمایا حضرت نے وہ زہنیشین جنکی ملاقات سے محیں یاد خدا
 اور بچکے یا ان سے علم تمہارا بڑھے اور جس کے عمل سے تمیں امور آخرت
 کی طرف رنجت چو۔

کافی۔ عَدَّهُ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 الْمَعْلَمِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَمْدَلَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْجَلِيلِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ
 قَالَ لَا تَكُونُ الصَّدَاقَةَ إِلَّا حِمْدَةً وَدِحْمَةً كَمَا فِيهِ هَذِهِ الْأَحْمَدَ

اُو شیئی مِنْهَا کا نَسِیْہُ الی الصَّدَاقَةِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ فِی هِیْثِ شِیْہٍ فَلَا
 تَنْسِبْهُ الی شِیْہٍ مِنَ الصَّدَاقَاتِ وَلَا اَنْ تَكُونَ سَرِیرَتَهُ وَعَلَوَتَهُ
 لَكَ وَاحِدَۃُ وَالثَّالِثَۃُ اَنْ يَرَے زَمِینَكَ رَبِیْتَهُ وَمَشِینَكَ سَتِینَهُ
 وَالثَّالِثَۃُ اَنْ لَا يَغْرِی عَلَیْکَ وَلَا يَهُ وَلَا مَالٌ وَالرَّاعِیْهُ اَنْ لَا
 يَمْنَعَكَ شَیْئاً تَنْالَهُ مَعْدَرَتُهُ وَلَخَامِسَۃُ وَهِيَ جَمِيعُ حَلَّ وَمُحِلَّ
 اَنْ لَا يَسْلِمَکَ عِنْدَ النَّجْبَاتِ - ہمارے چند علماء نے روایت کی ہے
 احمد بن محمد سے اُسے محمد بن حسن سے اُسے عبید اللہ دعائیان سے اُسے
 احمد بن عابد سے اُسے عبید اللہ بلبی سے اُسے جناب امام جعفر صادق
 سے کہ فرمایا حضرت نے اسی عبید اللہ دوستی نیں ہوتی ہی مگر تو اپنی
 نشیون کے پس جس شخص میں یہ سب نشیون بارکوئی ان میں میں نے ای
 جائے اُسے دوست جان اور جس میں کوئی بھی نشیون نہ پائی جائے اُسے
 دوست نہ بھجو پس دوستی کی نشیون میں سے اول یہ ہے کہ دوست کا کوئی
 باطن تیرے ساتھ ایک ہو دوسرے کو کوڑت کو اپنی عزت جانے اور
 تیری ذلت کو اپنی ذلت تھیج کرے تیرے حالتِ عکوس دو دوست میں اسکا
 تیرے ساتھ وہی حال رہے جو اس وقت تھا جب حکومت و دولت
 نکلا تھا اور کچھ بدل نہ چاہے جو شر اس کے مکان میں ہو اس سے
 تیرے ساتھ دیر غن نہ کرے پاپوں نشیون فی ان چاروں نشیون کی طبع

ہر وہ یہ ہر کو تجھے مسیبت کے درتت چودڑا نہ دے۔

وسائل - فِي الْجَالِسِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ إِلَيْهِ لَا يَبْتَغِي أَيْمَانَهُ
صَدِيقٌ وَأَلْفُ طَلِيلٍ وَلَا تَخْتَدِنْ عَدُوًا وَاحِدًا وَالْوَاحِدُ كَثِيرُ الْحَدِيثِ

روایت کی ہو محدث بن حنبل بن الحسین نے اپنی کتاب مجلس میں لپٹے باپ سے
اُن کے باپ نے کہا ہو کہ فرمایا حضرت القرآن حکیم نے اپنے بیٹے سے اب بیٹے
بزار آدمیوں کو دوست بنا مگر دوست ہزار بھی تصور ہے ہیں اور دشمن ایک
آدمی کو بھی نہ بنا کہ دشمن ایک بھی بیت ہو۔

مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسِينِ الرَّضِيِّ فِي تَحْكُمِ الْبَلَاغَةِ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهُ قَالَ يَعْنَى
النَّاسُ مَنْ يَعْنَى عَنْ أَكْلِتِبِ الْإِخْرَانِ وَأَكْحَرَ مَنْهُ مَنْ صَيْحَ مِنْ
ظَفَرٍ بِهِ مِنْهُمْ - محمد بن حسین رضی نے نوح البلاعۃ میں روایت کی ہو جب
امیر سے کہ فرمایا حضرت نے سب سے عاجزوہ شخص ہو جو لوگوں کو اپنے
بھائی یعنی دوست نہ بنا سکے اور اس سے بڑھ کر وہ عاجز ہو جو دوست
بن کر بجا ڈے۔

مُحَمَّدُ بْنُ عَلَيٍّ بْنِ الْحَسِينِ يَا سَادِهِ عَنْ حَمَادِ بْنِ عُرْدَوَائِسِ حَمَدِ
عَنْ أَبِيهِ حَمِيعًا عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبَائِهِ فِي وَصَيْهِ النَّبِيِّ لَهُ عَلَيْهِ ذَلِكَ
يَا عَلَيْكُمْ تَفَعَّلْ مِنْهُ وَلَا كُنْكَارَةً فَلَا حَيْرَ لَكَ فِي هَذَا السَّيْهِ وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ
لَذَّتْ فَلَا تُوْجِبَ لَهُ كُلَا كَرَامَةً - محمد بن علی بن حسین یعنی ابن بابویہ نے

روايت کی ہے اپنے اساد کے ساتھ حماد بن عمرو اور انس بن محمد سے ہے
پس بپسے ان دونوں نے جناب امام جعفر سے ان حضرت نے تبریز
اپنے آبائے کرامہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس
وصیت میں جو جناب امیر سے کی امر علی جس شخص سے تجھے خود میں نفع
ہوا اور نہ دینا میں اس کے پاس پڑھنا تیرے لئے اچھا نہیں اور جو شخص
تیرہ تعلیم و تکریم نہ کرے تو بھی اس کی فوافض و تعلیم نہ کر۔

کافی - عَدَّ مِنْ أَصْحَاحِنَا عَنْ أَحَدٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَمِّهِ
بْنِ عَبْيَسِ عَمَّنْ ذَكَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِلَيْهِ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ لَكِنْ
لَا حَدَّ أَنْ يَعْلَمَ ثَمَّ بَحْدَرَ يَقْرَأُ كُلَّهُ مَا حَيَةُ الْأَيَّامِ دِيْنُهُ الْأَوَّلُ
يَوْمُ الْمَوْتِ أَوْ ذِكْرُ اللَّهِ بِحَمْدِهِ۔ روايت کی ہے ہمارے چند علماء نے احمد بن محمد
بن خالد سے اُسے عثمان بن عیسیٰ سے اُس نے کسی نہ راوی سے
جس نے روايت کی جناب امام جعفر صادق سے کہ فرمایا حضرت نے شیخ
کی باتیں امانت ہیں اور کسی کو نہیں جائز ہے کہ بیان کرے کسی سے دوہ بات جو کل
کئے والا اُس سے چھپتا ہو مگر اس کی اجازت سے یا شخص معتبر سے یا اگر وہ با
کسی کی تعریف ہے تو اُس سے جسکی تعریف ہو۔

الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّوْسِيُّ فِي مَجَالِسِهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ
سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ بَكَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُلُّ

سُرِّ اَشْهَادِ حَجَّا لِمَنِ اَلْتَهَى بِالسَّبِيلِ فَيَوْمَ الْحِجَّةِ مَنْ يَعْلَمُ
حَرَامًا وَمَنْ يَعْلَمُ مَالًا حَرَامًا فَمِنْهُ عِيرَ حَقِيمٌ اَوْ مَنْ اَعْلَمَ مِثْمَدًا
مَرْجَعٌ حَرَامٌ - حسن بن محمد طوسی نے روایت کی ہے اپنی کتاب مجالس میں
اپنے باپ سے اُسے محمد بن محمد سے اُسے ابوسعید سے اُسے محمد بن زرید
سے اُسے زبیر بن بکار سے اُسے عبد اللہ بن نافع سے اُسے ابن ابی
ربیب سے اُسے ابن اخي جابر سے اُسے اپنے چیپا جابر بن عبد اللہ سے
وہ کہتا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھا کہ میں کی باتیں امانت ہیں مگر تمین بھلیکیں
اُولیٰ جس میں خون نامن مگر ایسا گیہ ہو تو سترے جس میں مال نامہ اور طور
سے شش چوری وغیرہ کے لیا گیا ہو تیسرے جس میں زنا وغیرہ کیا گیا ہو
ان تمین بھلیکیں کی باتیں امانت ہیں ہیں ہیں -

كَافِي - عَلَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ كُعْبَةَ عَنْ أَشْحَحَ أَبْنَى
كَعْبَةِ الْعَزِيزِ عَنْ رَسَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ثَالِجَائِتَكَ مَا طَلَّتْهُ
لَا كُوْلَى رَسُولِ اللَّهِ بَعْصَ أَمْرٍ فَأَعْطَا حَارَسُولَ اللَّهِ كُرْبَةَ وَمَالَ
لَعْلَى مَا فِيهَا دَافِئَةٌ كَمْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَمَّا يُؤْذَنُ
فَمَنْ كَانَ يَكْفِي مُؤْمِنًا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَيُكُوْرَ مَرْضِيَّةً وَمَنْ كَانَ يَكْفِي
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَيُكُوْرَ حِنْكِرًا أَوْ كَيْنَكِرًا - روایت کی ہے علی بن
ابراهیم نے اپنے باپ سے اُسے ابن ابی عُمر سے اُسے اشحاح ابن عبادہ

سے اُبئے زراؤ سے اُسے جناب امام جعفر صادقؑ سے کفر ہیا حضرت
 نے ایک مرتبہ جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا نے خدمت میں جنابؑ کو
 خدا میں حاضر ہو کر بعض امور کی شکایت کی پس حضرت نے مصصومہ کو
 خرے کی چال دی اور فرمایا جو اس میں لکھا ہوا اُسے معلوم کر بخوبی
 جناب سعید بن معاذؓ نے جو اسے ملاحظہ فرمایا تو اُس میں یہ لکھا تھا جو شخص کہ اللہ ہے
 قیامت کے ساتھ ایمان رکھتا ہو پس وہ اپنے ہمایہ کو اذیت نہ پہنچئے
 (عین اُس پر ایذا رسانی ہمایہ کی حرام ہے) اور جو شخص اللہ اور قیامت کے
 ساتھ ایمان رکھتا ہو پس اپنے واجب ہو کر کہ اپنے ممان کی تکریم کرے اور
 جو شخص کہ اللہ اور قیامت کے ساتھ ایمان رکھتا ہو اُس پر واجب ہو کر
 نیک بات کے یا چپ رہے۔ اس حدیث میں دو امر ح طلب ہیں۔ اول
 ہے کہ ہر شخص کا ہمایہ کمائیں ہو پس وسائل میں ملعو یہ بن عمار سے منقول
 ہو وہ کہا ہوئے ہی نے خدمت جناب امام جعفر صادقؑ میں عوض کیا کہ باحتشام
 میں آپ پر سے فدا ہون مأحد الجاہر کیا ہو انتہا ہمایہ کی کل اڑیعین
 دار میں کل جاکب فرمایا حضرت نے چالیس کھر مکان کے بہتر سے۔
 دوسرے ہمان کی تکریم کیا ہو مجسی البحرین میں لکھا ہو وَ فِي الْحَدِيثِ أَكْرَمُ
 الْمَعْفَ وَ ذُرْ مِنْ كُلِّهِ أَكْرَمُ مِنْ بَعْضِهِ وَ كَلَافَةُ التَّعَامِ وَ كَلَافَةُ الْوَجْهِ وَ
 الْبَشَّاءُ وَ حُسْنُ الْحُكْمِ يَتَ حَالُ الْوَاهِكَةِ وَ مُسَايِعَتُهُ إِلَى الْبَابِ الْمَدِينَ

یہ سنی حدیث میں ہر کہ اکرام کروہیاں کا اور بخملہ اکرام مہماں کے کھانا جلدی
پکو انا اور کشا دہ روئی اور انہا رب شست کا اور کھانا لکھانے میں کلام نہیں
کرنے اور اسے اپنے گھر کے دروازہ تک پہونچانا بیان کیا گیا ہو جیسا کہ سائل
میں جانب رسول نہیں سخوں ہر کفر مایا حضرت نے میں حجۃ الحدیث
اَنْ تَكُشِّبَ مَعْنَهُ فَقَرِئْ جَهَهُ مِنْ حَرْمَنِيَّةَ اِلَى الْبَابِ۔

وسائل - عَمَّالٌ عَبْدُ عَبْدِ عَلَى بْنِ الْحَسِينِ بْنِ أَبِي سَنَاءِ دِهْ عَنْ شَعَيْبِ بْنِ وَقَدَّعِ عَنْ
الْحَسِينِ بْنِ رَبِيعَ عَنِ الصَّادِقِ عَنْ أَبِي ثَمَّةِ عَنْ عَلَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي حَدِيثِ الْمَنَاطِقِ قَالَ مَنْ أَذْاجَ أَرَادَ حَرَمَ اللَّهِ عَلَيْهِ رِيحَ الْجَنَّةِ وَمَا وَقَدَّ
جَهَنَّمُ وَمَيْتَ الْمَصِيرُ وَمَنْ صَدَّعَ حَنَقَ جَارُهُ فَلَيْسَ مِنْ أَوْمَادَ الْجَنَّةِ
وَصَدَّعَ بِأَجْمَاعِ رَحْتِي خَلَقَتْ أَنَّهُ سَيُوْرَهُ وَمَا زَالَ يُوْصِيَّهُ بِأَكْلِ الْمَلَائِكَةِ
حَتَّى ظَنَّهُ أَنَّهُ سَيَجْعَلُ لَهُ مِنْ مَا إِذَا بَلَغُوا ذِلِّ الْوَقْتِ إِغْتَمَّوْ
وَمَا زَالَ يُوْصِيَّهُ بِأَلْسُونِكِ حَتَّى ظَنَّهُ أَنَّهُ سَيَجْعَلُ مُرِّصِهُ وَمَا
زَالَ يُوْصِيَّهُ بِعِنَامِ الدَّلِيلِ كُلَّ ظَنَّهُ أَنَّهُ أَحْيَا كَرَأْتَهُ لَئِنْ يَمْلَأْ مُوا
روایت کی ہو محمد بن سلی بن حسین عین ابن باقر یعنی اپنے انسا کے ساتھ
شیب ابن واقع سے انسن حسن بن زیر سے اُنے جانب امام جعفر عادت
عبداللہ بن عاصم سے آنحضرت نے اپنے آبائے کرام سے اور ان حضرات نے
تبریزی جانب امیر سے آن جانب نے رسول نہیں کہ فرمایا حضرت نے

حدیث منا ہی میں جو شخص اپنے ہمارے کرا ذیت پر بچائے پروردگاری ملے
اس پر بوجے بعثت حرام کر لیا اور اس کی بذکش جہنم میں تو گل ادیت
جہنم کیا برسی گکہ ہوا اور جس شخص نے حق ہبنا پر کی رہایت نہ کی ہو دوں
بعین میں سے نہیں ہوا اور ہمیشہ مجھ سے جبریل ہمارا یہ کے بارہ میں
کرنے تھے اُن کا اصرار اس حد تک پہنچنے کئے گئے ہوا جبریل ایک
ہمارا کا دوسرا کو وارث بنادیگئے اور ہمیشہ علام و کنز کے بارہ میں
سفارش کرتے تھے تا اینکہ مجھے گمان ہوا کہ جبریل علام و کنز کے وسطے
ایک ایس وقت معین کر دیگئے کہ یہ جب اس وقت تک پہنچنے گے^ک
آزاد ہو جائیں گے۔ اور ہمیشہ سواک کے بارہ میں سفارش کرتے تھے
یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ جبریل سواک کرنے کو واجب کر دیگئے اور
ہمیشہ بیدار نے شب کی سفارش کرتے تھے اس درجہ تک کہ مجھے گمان اس
امر کا ہوا کہ اُن کی اس قدر سفارش کرنے سے میری امت کے نیک
وک رات کو سونا چھوڑ دیگئے۔ رعایت حرمت اور غرت ہماری میں یہ
حدیث وسائل یاد رکھنی چاہئے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖۤهِمْ وَسَلَّمَ
نے حُرْمَةً أَنْجَارِكَلَّا أَنْجَارِكَلَّا حُرْمَةً أَمْهَدَ یعنی ایک ہمارے کو دوسرے
ہمارے کی غرت و حرمت کی اتنی رعایت پہنچئے ہے کہ اپنی ماں کی حرمت
کی رعایت کرنی چاہئے۔

کافی - ابو حیان الأشعر میں عن محمد بن عبد الجبار ر عن محمد بن عاصم
 بن نریع عن عبد الله بن سیفی عن ابی عبد الله قال مال ر رسول الله امرتني بحمد ذات الناس فما امرتني بآداله لغير
 روایت کی ہے ابو علی اشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اُسے محمد بن سبئیل
 بن نریع سے عباد اللہ بن سنان سے اُس نے جناب امام جعفر صافی
 سے کہا حضرت نے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہیرے
 پر درود کارنے تمام آدمیوں کی خاطر داری کے لئے مجھے اُسی طرح حکم فرمایا
 جس طرح اوسے فرائض کے لئے حکم دیا ہے۔

وسائل - محمد بن علی بن الحسین بک سنادہ عن امیر المؤمنین فی
 وصیہ الحمد بن الحنفیۃ قال واحسن لاجمیع الناس کلام حجۃ
 آنی مجتبی اکیف و اوصن لهم ما تزدھا لغسلك و استفتح من
 لغسلك ما تستفتحه من غسلك و حسی مع الناس خلقك حکی
 اذا غبت عنهم حشوا اليك و اذا میت يکو احلیات و فائزات
 اللہ وانا اليه راجعون ولا تکن من الدینین يعامل عند موته
 الحمد لله رب العالمین وراحت انت راس العقل بعد الايمان
 بالله عز وجله مدن اذاء الناس ولا خیز فیمن لا یعاشر بالمعروف
 من لا بد من معاشرته حتى يجعل الله ابا الاخلاص مینه

سَعِينَلَا فَكَرِيْ وَجَدْتُ جَمِيعَ مَا يُتَعَا لِكُشْ رِبِّ الْأَنْوَارِ وَيَهْ يَعَا^۱
 شَرُونَ مُلْقُتَكِيَا لِ تُلْمِىَا هُ اسْتِخِنَا هُ وَ ثُلْفُهُ لَعَافُهُ - محمد بن
 علی بن حسین یعنی ابن باہو ہر جس نے ردایت کی ہو اپنے انساد کے ساتھ
 خاب امیر سے کہ حضرت نے پنی اوس دصیت میں جو محمد بن عقبہ سے
 کی فرمایا اور ہی ٹو بھی سب لوگوں سے اُسی طرح نیکی کر جس طرح تو چند
 ہو کہ وہ تیر سے ساتھ نیکی کریں اور اون کے لئے وہی پسند کر جو ہے
 واسطہ پسند کرتا ہے اور اپنے لئے بھی وہی پسند ایمان جسد و سردن کے
 لئے پسند کرتا ہے اور سب کے ساتھ اس قدر حسن خلق سے پیش آ کر اگر
 اون میں سے تو کمین چلا جائے تو وہ تیرے مشاق ہوں اور اگر تو جا
 تو وہ تجھے روئیں اور اذَا لَهُ وَقَانَا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ملک کہیں یعنی انہوں کیں
 اور ان لوگوں کی طرح تیر حال نہ ہو کہ تجھے مرنے کے وقت لوگ اخذ کر
 لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمَيْنَ کئے ہیں یعنی خوشی کرنے ہیں اور اگر کہ ہوا تو بیٹھ کر
 بعد نہ کہ ساتھ ایمان لانے کے حکم حملہ سے کا بآدمیوں کی تو واضح
 کرنا ہو اور خیر غمین ہو اُس شخص کی جو ایسے شخص کے ساتھ خوبی اور
 نیکی سے نہ گزرے جس کے ساتھ بلہ کرنا اس وقت تک ضروری
 ہر جس وقت تک کہ اگر انسہ ہی کوئی سبیں اس سے بحث کی پڑے کے
 قولائے اور یہ خود اس سے بدا ہونے کی کچھ تسبیحہ کر سک ج ہو کیونکہ

میں اُن سب افعال و احوال اور حرکات و سکن ت کو جنکے ساتھ تمام اُنی
اُپس میں بسرا درستگانہ کہتے ہیں ایک بھرا ہوا پیمانہ پاتا ہوں کہ جس میں
دوستہ استھان یعنی حتی الامکان شریعت کے موافق بنانا ہو اور ایک
حصہ تغافل یعنی چونکہ بالکل خلاف شریعت کے ہوا اور بالکل ناویل کی گنجائش
نہیں اس لئے ببب بے اختیاری کے حشم پوشی اور غفلت کرتا ہو۔
اس دلیل کا خلاصہ یہ ہے کہ چونکہ شریعت پر چلنے والے بہت کم ہیں اور
بے بسی کا زمانہ ہے اور بسی پ تحدیت بشری کے سب کا ترک کرنا غیر
مکن لہذا ہیکی و مدارست ہی پیش آنے چاہئے۔

کافی۔ عَدْ مِنْ أَصْحَاحِ بِنِ أَعْنَاءِ حَمْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ
بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبْنِ بَعْلَاجِ عَنْ سَيِّفِ بْنِ حُجَّيْرَةِ عَنْ عُمَرِ بْنِ شَتْرَمَةِ عَنْ
جَابِرِ عَنْ أَبْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا النَّكِيرْمَ فَلَا فُرْمَأْ بِالسَّلَامِ وَاللَّصَايْقُ وَلَا ذُلْفَرْقَمُ فَتَرَقْرَقْ
بِالْأَسْتِغْفَارِ۔ روایت کی ہر ہمارے چند علماء نے احمد بن محمد
بن خالد سے اُنس بن محمد بن علی سے اُنس بن بعلج سے اُنس بن سیف بن
عمر سے اُنس بن عمر و بن شمر سے اُنس بن جابر سے اُنس بن جناب امام محمد باقر
علیہ السلام کے حضرت نے فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جب تم ملاقات کرو پس ملاقات کر دسلام اور دصلام کے ساتھ اور

جب تم ایک دوسرے سے رخصت ہو پس رخصت ہو استغفار کے ساتھ
یعنی ایک دوسرے سے یون کہو کہ **يَعْفُرُ اللَّهُ لِكُمْ**۔

عَلَيْهِ أَبْنُ ابْنَ رَبِيعَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِنِ أَبِي عُبَيْدَةِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَلَّمَ
عَنْ أَبِي عُبَيْدَةِ الْخَدَائِعِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا
النَّفَّا فَصَاحَا فَقَبْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمَا تَوْحِيدُهُ وَتَكَافِلُ
عَنْهُمَا الدُّرُوبُ كَمَا يَعْسَأُهُ الْوَرْفُ مِنَ التَّبَرِّي روایت کی ہر
علی بن ابراہیم نے پنے باپ سے اُسے ابن ابی عبیدہ سے اُس نے
ہشام بن سالم سے اُسے ابو عبیدہ خلدے سے اُس نے جایا
محمد باقر سے کہ فرمایا حضرت نے جب دو مومن آپس میں ملاقات
کرتے ہیں اور مصالحت کرنے ہیں پر وہ لوگ بعالم ان کی طرف توجہ ہوتا ہوا
اُنکے گناہ اس طرح جھٹتے ہیں جس طرح درخت سے پتے۔

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ عَنْ أَحْمَدَ فِي عَمَّارٍ بْنِ حَمْزَىٰ عَنْ هَذِيلَةِ بْنِ النَّعَانِ عَنْ هَذِيلَةِ
بْنِ عَفَّانَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرَ يَقُولُ إِذَا لَمْ يَعْلَمْ
الْمُؤْمِنَاتِ فَصَاحَا فَقَبْلَ إِلَيْهِ تَوْحِيدُهُ عَلَيْهِمَا وَغَائِثُ الدُّرُوبِ
عَنْ فُرْجِهِمَا حَتَّىٰ يَفْتَرِقَا۔ روایت کی ہر محمد بن یحییٰ نے اگر ان
محمد بن عیینے سے اُسے علی بن عفان سے اُسے فضیل بن عثمان سے
ابو عبیدہ سے اُسے کہا کہ میں نے سُنا جب امام محمد باقر کو کہ حضرت

فرماتے تھے جو وقت دو مومن آپس میں ملاقات کریں اور مصافحہ۔ اللہ تعالیٰ
آن کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور آن کے ساتھ سے گناہ اُس وقت تک محو
ہوتے ہیں جب تک وہ ایک دوسرے سے رخصت ہوں۔

وسائل۔ فی الحصا ل عن ابیه عن علی بن ابراهیم عن ابیه
عن حماد بن عیشہ عن محمد بن ابی عمیر عن الحسین ابن الحسن
عن ابی عبدیل بن اخداع قال قائل ابو جعفر پیر المؤمن إذا
صافح المؤمن لفراقا من غير ذنب۔ ابن بابویہ رحمہ نے کتاب خصال
میں اپنے باپ سے روایت کی ہے اُس نے علی بن ابراہیم سے اُس نے
اپنے باپ سے اُس نے حاد بن عیسیٰ سے اُس نے محمد بن ابی عمیر سے اُس نے
حسین بن قحاشہ سے اُس نے ابو عبیدہ کفشن فروش سے۔ اُس نے کہا۔ فرمایا
جواب امام محمد باقر علیہ السلام نے تحقیق مومن جب مومن کے ساتھ مصافحہ
کرے تو ایک دوسرے سے استلاح رخصت ہوئی گئی کہ کوئی کہا کسی پر کھلکھل
ویسا کہا۔ عن سعد بن احمد بن ابی عبد اللہ عن محمد بن علی
محمد بن الفضل عن ابی حمزة عن ابی عبد اللہ قال ائمہ فی الصافحة
فی مثل اجر المحادیین۔ کتاب وسائل عیشخ صدیق نے اپنی اسٹا
کے ساتھ روایت کی ہے سعد سے اُس نے احمد بن ابو عبد الله شد سے اُس نے
محمد بن علی سے اُس نے محمد بن فضل سے اُس نے ابو حمزہ سے اُس نے

جانب امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ فرمایا حضرت نے پنے اسی بکی طرف خطاب کر کے تم وقت مصافحہ کرنے کے اس ثواب میں ہو جو مانند ثواب مجاہدین کے ہے۔

کافی - عَلَيْهِ بْنُ اَبْرَاهِيمَ عَنْ اَبْنِيْهِ عَنْ اَبْنِ اَبِيْ عَمِيرٍ عَنْ هَشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلَنَاهُ عَنْ حَدِّ الْمَصَافِحَةِ فَقَالَ دَوْخَلَةً۔ روایت کی علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اُس نے ابن ابی عمر سے اس نے ہشام بن سالم سے اس نے جانب امام جعفر صادق علیہ السلام سے ہشام کہتا ہے کہ میں نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ با حضرت مصافحہ کی حد کیا ہے فرمایا حضرت نے دور درخت خرے کا۔

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَمْدَى بْنِ عَلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هَسَانَ عَنْ عَوْنَانِ الْأَفْرَقِ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ يَسْبَعُ لِلْمُؤْمِنِ إِذَا نَوَّارَى أَحَدَ مُهَاجِرًا عَنْ صَاحِبِهِ شَجَرَةً مَمَّا لَعَبَى أَكَيْتَ كَفَمَ روایت کی ہے محمد بن یحیی نے احمد بن محمد بن عیین سے اُس نے محمد بن سنان سے اُس نے عمرو بن افرق سے اس نے ابو عبیدہ مسے اُس نے جانب امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ فرمایا حضرت نے جب ایک مومن دوسرے سے بیب درمیان میں آئے درخت بک کے بھی چھپ جائے اور بعد میں ملاقات کریں تو چاہیے کہ مصافحہ کریں۔

عَلَيْهِ بْنُ ابْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفَوَانَ بْنَ يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنَ
 حَمْرَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا اعْتَدَ عَرَفَهُمَا
 الرَّحْمَةَ فَإِذَا اتَّرَدَ مَا لَا يُرِيدُ إِنْ يَدْنَا إِلَّا وَجْهُ اللَّهِ وَلَا
 يُرِيدُ إِنْ عَرَضَهُمَا مِنْ أَغْرَصِ اللَّهِ يَا قِيلَ لَهُمَا مَغْفِرَةٌ لَكُمْ
 فَكَثَرَ نَفَرٌ مِذَا أَعْبَلَهُ عَلَى الْمُسَاءِ لِلَّهِ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ بَعْصُهُمَا لِيُعَذَّبُونَ
 تَحْوِلُ عَنْهُمَا كَمَا كَانَ لَهُمْ سِرَّاً قَدْ سَرَّ اللَّهُ عَلَيْهِمَا الْمَدِيْرُ - رِوَا
 كَلْمَانْ بْنَ عَلِيِّ بْنِ ابْرَاهِيمَ نَسَبَ ابْنَ سَعْدٍ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
 اسْنَادَ اسْحَاقَ بْنَ عَمَارَ سَمِاعَ اسْمَاعِيلَ بْنَ عَمَارٍ عَلَيْهِ الْبَلَامْ
 سے کہ فرمایا حضرت نے دو مومن جب آپس میں لگلے گئے ہیں رحمت خدا
 ان دونوں کو احاطہ کر لیتی ہے پس جب وہ دونوں مومن بخوبی دیکھ
 فقط خوشخبرہ خدا کے واسطے گئے ہیں اور اس دیر تک گئے ہیں
 میں کسی غرض دنیاوی کا قصد نہ کرتے ہوں پروردگارِ عالم کی طرف سے
 انہیں حل بپہنچا ہے کہ تمہارے گناہ بخشنے کئی اعمال کو ان سرنوکروں پر
 جب وہ دونوں مومن آپس میں احوال پرسی کرتے ہیں واسطے ان کی
 تعظیم کے فرشتے آپسین کہتے ہیں کہ ان دونوں کے پاس سے الگ ہوتا ہے
 کیونکہ ان میں اس وقت وہ راز ہیں جسیں اللہ تعالیٰ نے اور دون سے
 پہنچا یا ہے۔

دست
استحباب

وسائل۔ الحسن بن محمد الطوسي في الإمامي عن أبيه عن
 الفارمي عن المنصور رضي الله عنه عن أبيه عن علي بن محمد
 تحدى فربت المحادي عن أبيه عن الصادق ع قال إن الله يحب الجمال
 والجمال ويكره البؤس والبؤس فما كان الله أذناً لنعم على
 عبد لا ينفعه أحد إلا أثرها قال قيل كيف ذلك قال
 ينظف توبيه ويطيب ريحه ويخصص داره وينحسن أهله
 حتى وإن السراح قبل مغيب الشمس يعني الفخر كي زيند في
 الرزق۔ حسن بن محمد طوسى نے اپنی کتاب میں روایت کی
 ہے اپنے باپ سے اخون نے فیام سے اُس نے منصوری ہے ہے
 اپنے چچا سے اُس نے پسے باپ سے اُس نے علی بن محمد بادی یعنی
 امام علی نقی علیہ السلام سے آنحضرت نے برغیب اپنے آبائے کرام
 سے ان حضرات نے جا ب امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ فرمایا حضرت
 نے اللہ تعالیٰ دوست رکھا ہے زینت اور انہما رغبت کر اور ترک زینت
 اور ایسی حالت بنانے کو جس سے لوگون پر احتیاج دفتر خاہ ہر ہوئیں
 رکھا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ جب اپنے بندہ کو نعمت دیتا ہے تو اوس کا ظاہر
 ہونا چاہتا ہے۔ رادی کہتا ہے کسی نے عرض کیا یا حضرت کس طرح پوچھا
 عالم اُس بندہ سے نعمت کا ظاہر ہونا چاہتا ہے۔ فرمایا حضرت نے بھی

کہ وہ لباس اپنیا کے وصاف رکھے اور خوشبو لگائے اور مکان کو گچھاری کرائے اور جھاڑ دلوائے اور یہاں تک آرائش مکان کی طرف متوجہ ہوئے کہ اُس میں عرب آفتاب سے پہلے چراغ جلوائے اس لئے کہ گھر میں عرب آفتاب سے پہلے چراغ جن فقر کو دور کرتا ہے اور رزق کو زیادہ کرتا ہے۔

عَلَيْكَ بْنَ مُحَمَّدٍ سَرَفَهُ عَنْ أَبِي عَبْدٍ اللَّهِ قَالَ إِذَا لَغَمَ اللَّهُ عَلَى الْحَبْدِ بِنْ عَتَّمٍ فَظَهَرَتْ عَلَيْهِ سُمِّيَ حَبِيبُ اللَّهِ مُحَمَّدٌ ثُمَّ بَنْعَةُ اللَّهِ وَإِذَا لَكَمَ اللَّهُ عَلَى عَبْدِ بِنْ عَتَّمٍ فَلَمْ يَظْهُرْ عَلَيْهِ سُمِّيَ بَعْبَصُ اللَّهِ مَكْدِنْ بَنْ بَنْعَةُ اللَّهِ۔ علی بن محمد نے راویوں کے سلسلہ کو جاپ امام جعفر صادق علیہ السلام

تک پہونچا کے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت نے جب اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کو نعمت دے پس اگر انعام کا خوبی لہاس دعیروں سے اس پر نظر ہر ہو تو شے اسے دوست ہے اور نعمت خدا کا شکر کرنے والا نام رکھتے ہیں اور اگر غلط ہر ہو تو فرشتے اُس کا دشمن خدا اور اُس کی فمعت کا کفران کرنے والا نام سکتے ہیں۔

سَهْلُ زَيْادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمْعَوْنَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَبِيدَ الرَّحْمَنِ عَنْ مُسْمَعِ بْنِ عَبْدِ الْمَلَكِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ الْجَسَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا شَعَرَ دَأْسِهِ وَنَجِيَّهُ ثَيَّبَهُ سُئِيَّهَ حَالِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مِنَ الَّذِينَ اطْهَرَ لِتَعْدَةً۔ روایت کی ہر سل بن زیاد نے محمد بن حسن بن شمعون سے اُس نے عبید اللہ بن عبد الرحمن سے اُس نے مسمع بن عبید الملک سے اُس نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ فرمایا خست نے ایک مرتبہ جناب رسول خداصلی اللہ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک شخص کو بال کچھ رے نجس کپڑے پہنے براحال بنائے دیکھا پس فرمایا حضرت نے فتحت کا انطہار کرنا دینداری کی طلاق توں ہیں سے ہے۔

وَيَهْدِ أَلْأَسْنَادِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ الْعَبْدِ الْفَاذِ وَرَأَهُ۔ اور اسناد مذکورہ کے ساتھ روایت کی ہر اُسی سلسلے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ کما حضرت نے فرمایا جناب رسول خداصلی اللہ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بہت برا ہر دہ کوئی جو میلا ہے۔

وَمَسْكُونُ عَوْنَوْكَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ يَزِيدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ فَالَّذِي أَبْوَ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِعُبَيْدِ بْنِ زِيَادِ دِرِّ الطَّاغِيَةِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ صِبَّاءِ كَنِّهَا كَانَ يَا لَكَ أَنْ تَرَيْنَ إِلَّا فِي أَحْسَنِ رِيَاحِ الْمُوْمِكَ قَالَ فَإِنَّ رَبَّاً يَرَى نِسَاءَ عُبَيْدِ إِلَّا فِي أَحْسَنِ زِيَادٍ قَوْمَهُ حَتَّى مُهَاجَرَتَ۔ روایت کی ہر محمد بن جبی نے محمد بن حسین سے اُس نے محمد بن سلم سے اس نے یزید بن معادی سے یہ کہتا ہے کہ عبیدا بن زیاد کی پڑا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خطاب کر کے فرمایا اے عبیدہ نعمت ظاہر

کرنے کو پر درگا ر عالم زیادہ دوست رکھتا ہے اُس کے بھانٹت رکھنے سے
پس بننا براں کے کسی اور لباس سے تو اپنی زینت نہ کر گراں سے جو
تیری قوم کے بس میں عمدہ ہو را دی کہتا ہے کہ بعد سے اس ارشاد کے
جب تک نبیہ زندہ رہا کسی نے اُس کو کوئی لباس پہنچنے دیکھا مگر وہ جو
اُس کی قوم میں عمدہ تھا - یہ حدیث ولات کرنی ہے اس امر پر کہ شخص
کو وہ لباس پہنا مستحب ہو جو اس کی قوم کے لوگ پہنتے ہوں -

عَلَيْيِ بْنُ أَبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَمِيرٍ هُنَّ أَبْنَى أَيُوبَ الْخَزَازِ عَنْ
أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَبْارَكُ وَلَعَلَّ يَغْصُ شَهْرَةَ الْلِبَابِ

روایت کی ہے علمی ابن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمر سے
اُس نے ابی ایوب خازی سے اُس نے جا ب امام جعفر صادق علیہ السلام
سے کہ فرمایا حضرت نے پروردگار عالم دشمن رکھتا ہے اُس لباس کو جو باعث
ہوتا ہے اور انگشت مانی کا ہو -

حَمْدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سِنَانَ عَنْ أَبِي الْمَجَارِ وَدِهِنَ
أَبِي سَعِيدٍ عَنِ الْخَسِينِ قَالَ مَنْ لَيْسَ كُوَّبَا لِشَهْرَةِ كَسَّا كَذَلِكَ يُوَمَّ
الْقَبْمَةِ تَوَبَّا مِنِ النَّارِ - روایت کی ہے محمد بن یحیی نے احمد بن محمد بن سَعِيد
سے اُس نے ابو الْمَجَارِ وَدِهِنَ سے اُس نے ابو سعید سے اُس نے جا ب امام
حسین علیہ السلام سے کہ فرمایا حضرت نے جو شخص ایسا لباس پہنے ہو سے

بِنَامٍ أَوْ الْمُكْثَتْ نَاكِرَ بِهِ پُرورِ دگار عالم بروز قیامت کے لباسِ جَهَنَّم
پُخا پیشگا۔

فقیہ۔ رَوَى اسْفَعٌ عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الصَّادِقِ أَنَّهُ قَالَ أَوْسَى
عَنْ وَجْلَ إِلَى بَتِي مِنْ أَبْنِيَاكِ عَيْهِ فَلَمَّا لَمَّا حَمِّلُوا النَّاسَ
أَعْدَاهُمْ وَلَا بُطُّلُمُوا مَطَاعِمَ الْعَدَائِي سَوْلَادَكُوا سَالِكَ الْعَدَائِي
فَلَمَّا كُوْنُوا نَفْرًا أَعْدَاهُمْ كَمَا هُمْ أَعْدَاهُمْ۔ روایت کی ہے اسْمَعِیلُ بْنُ مُسْلِمَ نے
جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ فرمایا حضرت نے پُرورِ دگار
عالم نے ابنیا میں سے کسی بھی کو دھی بھی کہ مومنین کو کہ کہ میرے دشمن
کا بابِ نیشن پر انہوں نے اور انہوں کی غذا میں کھائیں اور انہوں کی رائیں چھین
کیجوں کہ مومنین اگر ان باتوں کو کریں جسے میرے دشمن ہو جائیں جیسے نہیں
میرے دشمن میں۔ جناب طَّالِمُحَمَّدٌ تَعَزِّي عَبْدُ اللَّهِ مَقْدَمَ نے شرحِ من
یَحْفَظُهُ الفقیہ میں اس روایت کی توثیقے میں یہ لکھا ہے۔ قَالَ الصَّادِقُ وَ
فِي كِتَابِ حُبُّونِ اَحْبَارِ الرِّصَنَةِ بَعْدَ ذِكْرِ حَدِيدِ اَحْدَى نِيَّاثِ
اَحْدَى عَنْ عَلِيٍّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْمُصَنَّعُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِبَاسُ الْأَعْدَاءِ مُحَوَّلُ السَّوَادُ وَمَطَّافٌ
اَلَّا عَدَاءُ اَلْبَيْنِ وَالْمُسِكِرُ وَالْعَفَاعُ وَالْطِينُ وَالْجَرَبَ مِنَ السَّمَكِ
وَالْمَاءُ وَمَا هُنْ حُبُّ وَالنِّزَارُ وَالْكَلَافُ وَكُلُّ مَا يَكُنْ لَهُ خُلُوصٌ مِنْ
الْمَكَنَاتِ

وَالْأَرْبَعُ وَالْأَصْبَحُ وَالشَّعْلَةُ وَمَا مِنْ يَدْرِي فَمِنَ الطَّيْرِ وَمَا
 اسْتَوَى هُنَّ طَرَفًا مِنَ الْبَيْضِ وَاللَّذِي مِنَ الْجَرَابِ وَهُوَ الَّذِي
 لَا يَكُونُ مُكْتَفِيًّا بِالظَّيْرَانِ وَالْعَوَالِ وَمَسَالِكُ الْأَخْدَاءِ مَوَاضِعُ
 النَّفَمَةِ وَبَحْرًا لِسُورِ الْجَنَرِ وَالْجَمَالِ سُورَ الَّتِي فِيهَا الْمَلَائِكَةِ
 وَبَحْرًا لِسُورِ الَّذِينَ لَا يَعْصُوْنَ بِالْحَقِّ وَالْجَاهِلُونَ الَّتِي يُعَذَّبُونَ
 فِيهَا الْأَرْضَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَالْمُؤْمِنُونَ وَبَحْرًا لِسُورِ أَهْلِ الْعِيَادَةِ
 وَالظَّلَامِ وَالْعَسَادِ وَالْمُحَاصِلِ إِنَّ الصَّدُوقَ حَصَّهَا كَمَا لَعَاصَيَهُ
 وَمَنْكِنُ دَعَمِهِمْ بِالْحَيَاةِ يَشْمِلُ مَا يَكُونُ مُحْتَصَدًا بِهِمْ وَيَكُونُ زِيَادَةً لَهُمْ
 مِثْلُ لِبَاسِ الْفَرَجِ وَالْجَوَسِ حَتَّىٰ مَا كِلَهُمْ وَمَسَالِكِهِمِ الْجَهَنَّمُ
 قَاتَلَ لَمْ يَتَهَمِ إِلَهٌ مِنْهُمْ وَيَكُونُ عَلَى الْكَرَاهِيَّةِ الشَّدِيدَ كَمَا
 وَقَعَ فِي الْكَهْرَبِ عَنِ الرَّطْلَةِ بِأَبْهَانِ زَرَّةِ الْبَهْوَدِ وَالْتَّكَلَّمَ بِالْفَاعِسَةِ
 فِي الْمَسَيْدِ وَكَعْمَ التَّزَجِّسِ فِي الْقَبْوِ مِنْ لَا يَكُونُ مِنْ فِعْلِ الْجَوَسِ قَعِيرَ

ذَلِيلَ - یعنی کتاب عيون اخبار الرضا میں بعد ذکر کرنے اس حدیث
 کے اور اسناد کے ساتھ جناب امیر سے کہ آنحضرت نے جناب رسول
 خدا صاحب علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے۔ شیخ صدوق علیہ الارجمند
 فرمایا ہے کہ مصنف اللہ اوس سے خوشنود ہو یعنی میں کہتا ہوں لیں
 احمد سیاہ کپڑے ہیں اور مطاعت عم اهدار شیر و جوش دادہ اور پرسنی

لستہ کرنے والی اور شراب جو اور مشی اور جری مچھلی اور مار ماہی اور
 ذمیر اور وہ مچھلی جرمپا ت سن مر جادے اور تمام وہ مچھلیں جو فسدا
 نہ ہون اور خرگوش اور سوسدار اور دو مٹری اور وہ جانور جو دوف
 نہ بکھڑا ہو اور وہ اندھا جکے دو نون طرفین بوابر ہون اور وہ چھوٹی
 بیٹھنے پڑے جو آڑنے میں قوی نہ اور تیلی ہیں۔ اور مسٹک اعده مادہ معا جہا
 جانے سے تھمت لگے اور جہاں شراب خواری ہوا اور جہاں رقص و
 سرحد و غیرہ ہوا اور تھا میں اون لوگوں کی جو حق کے ساتھ حکم نہیں
 کر سکتے اور وہ جسمیں ائمہ علیہم السلام اور انکے تابعین مومنین پر عیب
 لگایا جادے اور گناہ اور ظلم اور فساد کرنے والوں کی نشیخ کا ہے میں ہیں
 (یہاں تک تو کلام شیخ صدوق علیہ الرحمہ کا تھا اب یہاں سے کلام اخون
 مجلسی علیہ الرحمہ کا شروع ہوتا ہے) غرض علیہ الرحمہ نے امور مذکورہ
 کو معاصری کے ساتھ خاص کر دیا ہے یعنی وہ بس و مطاعیں و غیرہ کفار
 کے جو ہماری شریعت میں ممنوع ہیں اور امور مذکورہ کا عام لئے بھی ممکن
 ہے باقین طور کہ اُن امور میں سے جو دشمن خدا کے ساتھ خاص ہوا وہ
 اُمہیں کی شیخیت گئی چادے مثل بس اہل فرنگ اور مجوہیوں کے
 ہے کہ ادنیکے محل اور مسٹک ہر چیز کہ ہماری شرع میں دو مبالغ بھی
 ہوں اسکا کرنا چاہیے ہر چیز کہ اسکے کرنے والے پر تھت بھی نہ ہو تو ہم

کہ وشمتوں خدا میں سے بچا اور یہ منع کراہت شدیدہ پر حمل کیا تو
جس طحی کراہت شدیدہ واقع ہے نبھی میں پر طلہ پہنچ سے بہینو جہ کہ یہ زی
ہر یہودیوں کی اور مسجد میں کلام فارسی کرنے سے اور رونمے میں
زگس کے سو بچنے سے اس لئے کہ یہ دونوں امر فعل مجبو یوں کے
ہیں۔ اور سوا اس کے اور بہت مقام پر نبھی سے کراہت شدیدہ کا
ہر۔ جرسی اور مارٹی ہی اور زمیر یہ سب پچھلیوں کی قسمیں ہیں
دف سے مراد جائز کا اڑانے میں بچٹ پچٹ کرنا ہے۔

بَابُ دَوْمَ

بیان میں اطعام مالکین و نہ ملت کفرانِ نعمت
و نہ ملت نہادن۔ وضیّاً ذکرِ صدقہ و فضیلت سنایا
و نہ ملت بخل اور علامتِ مومنین کے
وسائل۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْعَفْصَنِ بْنِ شَكْرَى زَانَ عَنْ
ابْنِ أَبِي عُمَيرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَاجَةِ عَنْ أَبِي حَمْدٍ اللَّهُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ قَالَ مَنْ أَحَبَ الْأَعْمَالَ لِإِلَهِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَ إِشْبَاعُ
جَمِيعَةِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ تَكْفِيرُ كُفَّارَةٍ أَوْ فَضَّاءَ دَكِينَه۔ روایت ہر
محمد بن اسماعیل سے اُسے روایت کی ہر بن فضل بن شاذان سنتے
ابن ابی عمر سے اُسے هشام بن حکم اُسے جانب امام جعفر صادق ا

سے کہ فرمایا حضرت نے سب عملوں میں سے زیادہ محبوب اللہ کے
نر دیکھ مومن کو سیر کرنا ہے یا اُس سے کسی غم کو دور کرنا ہے۔ یا
ماں کے ترض کو دور کرنا ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فَضَالَ عَنْ عَيْنَةِ
بْنِ مَيْمُونَ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ إِنَّ الَّذِي مَا كَلَّ الْرِزْقُ إِلَّا
إِلَى مَنْ يُعْلَمُ الطَّعَامُ مِنَ السَّلِكَتِينَ فِي السِّنَاءِ۔ روایت ہر علی
بن ابراہیم سے اُسنے روایت کی ہے محمد بن محبی سے اُسنے بن ضبل
سے اُسنے عبد اللہ بن میمون سے اُسنے جابر امام جعفر صادق
سے آنحضرت نے اپنے پیغمبرگوار سے کہ جابر رسول خدا صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اُس شخص کے پاس رزق زیادہ جلدی
آتا ہے جو کھانا کھلا، ہر چوری کے کوہان شترین جلنے سے۔

فَ - عَلَى هُوَ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَجْلَنَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدٍ
بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَنْجُوئِينَ بْنِ أَنْجَنَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ يُوسُفَ عَنْ
ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَ يَتَصَدَّقُ بِالسُّكْرِ فَقِيلَ
لَهُ أَتَتَصَدَّقُ بِالسُّكْرِ فَقَالَ لَعَمَ إِنَّهُ لَكَسْ شَيْئٍ أَحَبُّ إِلَيَّ
فَأَنَا أَحَبُّ أَنْ التَّصَدُّقَ بِالْأَسْتِيَاءِ إِلَيَّ - ہمارے چند
علماء نے روایت کی ہے احمد بن ابو عبد اللہ سے اُسنے محمد بن شب

سے اُسنے حین بن حن سے اُسنے عاصم سے اُسنے یون سے ہے
کسی راوی سے اسے جا ب امام جعفر صادقؑ سے کہ حضرت کی عادت
یہ تھی کہ شکر تصدق فرمایا کرنے نئے پس کسی نے عرض کیا کہ یا خستہ
آپ شکر تصدق فرمایا کرتے ہیں حضرت نے فرمایا ہاں اس لئے کہ
سب چیزوں سے زیادہ مجھے یہی پسند ہو اور میں دوست رکھتا ہوں
اس امر کو کہ را و خدا میں وہ شرمند ہوں جو میرے نزدیک چیزوں سے
نہ یادہ محبوب ہو۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ عمدہ چیز را و خدا
میں پہنچنے اور وہ چیز سے جو تصدق کرنے والوں کو زیادہ پسند ہو
فے۔ عَلَىٰ بْنُ ابْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِ عَنِ السَّكُونِ
عَنْ أَبِي هَبَّدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ أَقَى إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ فَلَمْ يَكُنْ بِهِ فَإِنْ عَجَزَ فَلَيُشْغَلَنَّ عَلَيْهِ فَإِنْ لَمْ
يَفْعَلْ فَقَدْ كَفَرَ الْمُعْتَدِلَةَ۔ روایت کی ہر ہلی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے
اے نو فل سے اسے سکون سے اسے جا ب امام جعفر صادقؑ سے
کہا حضرت نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے تھے
کوئی نیکی کی گئی ہو پس اسے چاہتے ہیے کہ اس نیکی کرنے والے کے تھے
یہ بھی کوئی نیکی کرے اور اگر نیکی کرنے سے ہاجز ہو تو اس کی تعریف
ہی کہ اگر تعریف بھی نہ کی تو اس کی کفران افمت کی۔

عَلَيْهِ الْحَمْدُ مِنْ أَصْحَاحِ بِنْ عَوْنَاحِ الْجَعْفَرِ
 الدَّعْلَا دِبِي عَنْ رَوَاهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَالَّذِي لَعَنَ اللَّهُ فَاطَّافَ
 سُبْلِ الْمَعْرُوفِ قَيْنَلَ وَمَا مَأْطَعُوا سُبْلَ الْمَعْرُوفِ قَالَ أَلَّرْجَلُ
 يُضْنَعُ إِلَيْهِ الْمَعْرُوفُ فَيَكْفُرُ بِهِ مَنْ يَحْبَهُ مِنْ أَنْ يَصْنَعَ
 ذَلِكَ إِلَى غَيْرِهِ - چند علمار نے روایت کی ہے احمد بن محمد بن میسی
 سے اُنسے ابو جعفر بغدادی سے اُنسے کسی راوی سے اسے جاپ
 امام جعفر صادقؑ سے کہا راوی نے کہ فرمایا حضرت نے خدا عنہ بھی
 نیکی کی را ہون کے بند کرنے والوں پر کسی نے عوض کیا یا حضرت
 نیکی کی را ہون کے بند کرنے والے کون ہیں فرمایا وہ شخص ہر کسے
 ساتھ نیکی کی جاوے اور اسکا کفران کرے پس تجیہ اس کفران کا
 یہ ہوتا ہے کہ نیکی کرنے والا دوسرا کے ساتھ بھی نیکی کرنے سے باز
 رہتا ہے -

وَسَالَ - سَوْلَةَ الصَّدُوقَ رَحْبَانِيَّاً دِبِيَّاً عَنْ شُعَيْبِ بْنِ وَاقِدٍ
 عَنْ أَنْجَيْنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ الْمَسَاذِقِ عَنْ أَبَا إِيْهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ الْمَنَاجِيَّ قَالَ وَمَنْ أَضْطَاعَ
 إِلَى أَحَدِهِ مَعْرُوفًا فَأَمْتَنَّ بِهِ أَجْبَطَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُبْلَ
 وَمَنْ لَمْ يَمْرُرْ لَهُ سَغْبَهُ مُحَمَّدًا قَالَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حِسْمَتِ الْجَنَّةِ

عَلَى الْمَنَانِ وَالْخَيْلِ وَالْقَتَّاتِ وَهُوَ الَّذِي مُأْلَأَ وَمَنْ لَقَدْ قَبِضَ
 فَلَهُ بُوزُنٌ كُلُّ دِرْهَمٍ مِثْلُ جَبَلٍ أُحَدٍ مِنْ لِعْنَمٍ اجْبَرَهُ وَمَنْ مَشَى
 لِصَدَقَةٍ إِلَى الْمُنْكَارِ كَانَ لَهُ كَاجَرٌ صَاهِيْنَا مِنْ عَنْرِيْرَانِ يَئْفَصَ مِنْ
 اَكْجَرٍ بِسَنَيْرَيْجِ - شیخ صدوق علیہ الرحمۃ نے اپنے اسناد کے ساتھ روایت
 کی ہے شعیب بن داقد سے اُسے حسین بن زید سے اُر سے جانب عفیف
 صادقؑ سے آنحضرت نے اپنے آبے کرام سے آنحضرت نے
 تبرقیب جانب رسولناحدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حدیث مناہی میں حضرت
 نے فرمایا اور جو شخص اپنے کسی بھائی مومن کے ساتھ نیکی کرے پھر
 اس پر احسان رکھے پر درودگار عالم بسب اس احسان رکھنے کے اُسکے
 عمل نیک کو محو فرمائیگا اور گناہ کو برقرار رکھیگا اور اسکی سعی یعنی
 اس نیکی کرنے کو بھی قبول نہ فرمائیگا پھر فرمایا حضرتؐ نے پر درودگار
 عالم فرماتا ہو یہ میںے جنت حرام کی ہو اور پر احسان و منت رکھنے والے
 اور سخیل اور چغل خور کے۔ اگاہ ہو کہ جو شخص را و خدا میں صدقہ کے
 پس اسکو بوزن ہر درہم صدقہ کے کوہ احمد کے برابر غستین بہشت کی
 ملیں گی۔ اور جو شخص کسی طرف سے صدقہ لے جائے تو محتج کو دے
 اسکو اتنا ہی ثواب سو گا جتنا جس کی طرف سے یہ صدقہ دیا ہو اُس کو
 ثواب ہو گا بدون اس کے کہ اس مالک کے ثواب میں سمجھے کچھ لمحہ لمحہ

ف اس حدیث میں بخیں کا ذکر آیا ہے لہذا بخیں کے معنی جو حدیث
میں ہیں بیان کئے جاتے ہیں۔ فرمود کافی میں ہو کہ فرمایا جناب
امام موسی کاظم علیہ السلام نے أَبْخِيلُ مَنْ بَخَلَ بِهَا أَفْتَرَضَ اللَّهُ
عَلَيْهِ - یعنی بخیل وہ ہو کہ جو اس نے اپردا جب کیا ہے مش ذکر
و حس وغیرہ کے اسکے دینے میں بخیل کرے یعنی نے اس کے
 مقابلہ میں سخنی ہر پس سخنی کے معنی بھی جانے چاہئیں۔ اسی کتاب
میں بعض اصحاب جناب جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہو رہا
کہتے ہیں کہ یہ نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا یا حضرت سخنی کے
معنی کیا ہیں حضرت نے فرمایا تَخْرُجُكُ مَالِكٌ أَنْتَ بِاللَّهِ فِي أَرْجُونَ
اللَّهُ عَلَيْكَ فَتَصَدَّعْتُ فِي مُوكَبَنِي - یعنی نکالے تو اپنے مال سے اس
حق کو جسکا نکالنا بخیل پر اجب ہے مثل صلی رحمہ و حس و ذکر وغیرہ
کے اور اس حق کو اس کی جگہ پر پھونپھا دے تو یعنی وہ دد مقام جو
کتب فتویٰ میں بیان کئے گئے ہیں پس جو ایسا کرتا ہے وہ سخنی ہے وہیں
اور سخنی اور سخاوت کی فضیلت ہیں یہ روایت کافی ہے جو کہ بنده
میں حسین بن علی دشائست منقول ہے وہ کہا ہے کہ سنایں نے جذب
انعام دینا کو کہ حضرت فرماتے تھے أَلَّا يَنْجُ مِنَ الْجَنَّةِ قَرِيبٌ مِنَ اللَّهِ قَرِيبٌ
مِنَ الْجَنَّةِ قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ ہ یعنی سخنی خدا کا درست ہے اور بت

اُن کی شہادت ہر اور بندگان خدا کا بھی دوست ہو تو کسی بخوبیہ بیکھوں
السَّمَاءُ سِجْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ مَنْ لَعَلَّهُ بَعْضَ أَغْصَانِهِ حَلَّ أَبْشَرَهُ بِأُولَئِينَ
راوی کہتا ہے کہ یہ بھی فرماتے ہوئے ہے جنہیں ناک سنی دوت آریں وہیں
ہر بہشت میں پس اور بخوبی کہ اُس کی کسی شاخ سے متعلق ہو اپنی سنی اور
کرے وہ بہشت میں داخل ہو گا ۔

وَسَالَ - وَرَأْمَنْ أَبِي الْفَرَّاسِ فِي كِتَابِهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ
عَمَيْرٍ قَالَ لِأَهْلِ الْإِيمَانِ اكْرَبُكُمْ عَلَى مَا تَبَرَّجُوا
لَطَهْرٌ وَقَلْبٌ وَرَحْمَةٌ وَيُكَفَّرُ مُغْرِطَيَّةٌ - وَرَأْمَنْ أَبِي فَرَّاسِ لَهُ مُنْهَى

اکیا بہ میں جناب جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہر کوئی نہ
حضرت نے ایمان والوں میں چار خدا میں ہونی میں بنا چکر۔

بَانِ زَمْرَ - دَلِ رَجْمَرَ - بَالْخُودِ خَدَا كَيْ رَا وَيْنَ تَعْصِمَتْ كَرْبَنَ دَالَّا -

مُحَمَّدٌ بْنُ عَفْوٍ بْنُ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ بَكْحَيَةِ عَنْ أَحْمَدٍ بْنِ فَحْلَةِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ

بَكْحَيَةِ بْنِ سَعِيفٍ عَنْ أَحْمَدِيَهِ سَعِيفٍ حَنْ عَبْدِ الْأَمْلَى بْنِ أَحْمَدِيَهِ عَنْ

أَبِي عَمْلَى اللَّهُ فِي حَبْرٍ يَتَبَرَّكُ فَالْ إِنْ مَنْ أَكْسَدَنَا أَفْرَضَ اللَّهُ عَلَى

خَلْقِهِ مَلَكَنَا لِإِصَافَ الْمُؤْمِنِ مِنْ لَصِيفَهِ كَيْ لَا يَرَضِي لِأَحْمَدِيَهِ مِنْ

لَعْنِهِ إِلَّا مَا رَضِيَ لِعَقْسِهِ مِنْهُ وَمُؤَامَّا لِلْأَخْرَى فِي الْمَالِ وَ

ذَكْرُ اللَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ لَكِنْ بُشَّرَاتُ التَّوْرَادُ الْمُجْدُ بِتَهِ وَلَكِنْ

عِنْدَ مَا كَرَّهَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَدَعْهُ - روایت کی ہر محمدی عقوبے

محمد بن سعیف سے اُس نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اُس نے علی بن

سیف سے اُس نے اپنے بھائی سعیف سے اُس نے عبد الاصلی بن

اعین سے اُس نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک حدیث

کیں کہ فرمایا حضرت نے ان سخت ترین امور میں سے جو اللہ تعالیٰ

نے اپنے مددوں پر راجب کئے ہیں قین امرؤں - موسیٰ انصار

کرنا اپنے دلمین تاکہ نہ پسند کرے برا در مومن کے لئے اُس پریز

کو حسبو اپنے داشتے نہیں پسند کرتا ہے چنانچہ مشورہ جمیں برچپ برعدا

نہ پسند کی، بر دیگر سے پسند۔ اور غنواری برادر صون کی اپنی مال
اور ذکر خدا ہر حال میں ذکر خدا ہر حال میں کرنے کے یعنی نہیں کوئت
بجا ان اقصد و احمد لئے کھانا بلکہ یہ معنی میں کہ جب کسی فعل حرام و ممنوع
کا سامنا ہوا سوت خوف خدا سے اُس فعل سے بچنا۔

عَنْ أَبِي عَلَى الْأَشْعَرِيِّ ثُمَّ عَنْ مُحَمَّدٍ تَنْصُلَ عَنِ الْأَحْمَادِ بِنِ الْأَنْتَهَى
عَنْ أَنَّ (أَنْطَرْجِيلَ كَالْفَلْكَ) لَأَنَّ جَعْفَرَ مُحَمَّدَ قَدْ أَلْقَى
عِنْدَهُ مَا كَوَافِرَ فَعَانَ حَمْلَ يَكْبِيَ الْأَصْبَهْ عَلَى الْعَقَفِيَّةِ وَرَكَلَ يَحْمَدَ أَوْ زَالَ الْمَحْمَدَ
عَنِ الْمَسْكِيِّ وَبَيْوَاسَيْنَ فَقَدْ كَلَّ لَا فَيَالَ لِيَسَ هَوَّ لَاءِ شَيْءَةِ
الْأَشْيَاءِ مَرْجٌ يَعْلَمُ هَذِلًا۔ روایت کی ہر ابرصلی و مسخری نے خوب
سامنہ اُس نے احمد بن فخر سے اُس نے ابو اسما عیل سے کہ اب
اصح عیل نہیں میں خدمت جانب امام محمد باقرؑ میں عرض کی کہ یا حضرت
میں آپ سے فدا ہوں بفضلہ تعالیٰ ہمارے پاس شیعہ تو یہتھے
میں نام شیعہ کا سنکر حضرت ہلنے فرمایا آباؤمین سے عنی فہر کے ساتھ
مہربانی سے چیز آتا ہوا آپ نیکو کارپو کردار سے تیر گز کرنا ہوا اور پس
میں غنواری بھی کرتے ہیں میں نے کہا کہ یا حضرت یہ بات تو کوئی بھی
خیں حضرت نے فرمایا پس یہ لوگ حقیقت میں شیعہ نہیں یہ شیعہ
وہ ہر جو امور مذکورہ کو کرے۔

مُحَمَّدٌ بْنُ عَلِيٍّ بْنُ الْمُجْرِيْنِ بِأَسْنَادٍ عَنْ جَعْلَيْ فَالْ قَالَ الصَّادِقُ
 جَعْلَيْ كَمْ سَعَى لَهُمْ وَشَارَكُمْ بِمُخْلَدَةِ الْكُوْنِ مِنْ حَالِكَعَ الْإِيمَانَ الْبَرِّ
 بِالْأَخْوَانِ كَالْبَيْتِ فِي حَوْلَ الْجَمِيرَةِ وَأَنَّ الْبَارِيْكَ لَا حَوْلَ لِلْجَمِيرَةِ
 وَفِي ذَلِكَ تَرَاعِيَةُ السَّيْطَانِ وَتَرَحَّبَ عَنِ الْكِبْرَاءِ وَ
 دُمْجَوْلُ الْجَمِيرَةِ بِكَمْ فَالْجَمِيلُ يَا جَمِيلُ إِلْحَيْرِيْهُدَا أَغْزَرَ اَخْفَادَ
 قَلْمَعَتُ مُجْعَلَتُ فَدَ الْكَرْمَانِيْزَ اَصْحَادَ فِي فَالْكَنْمَانِ الْبَارِوْنَ يَا لَهُ
 حَوْلَانَ فِي الْمَعْسُرِ وَالْيَمْرِ الْمَدِيْثِ - رِوَايَتُ كَلْ هِرْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ
 الْمُجْرِيْنِ سَعَيْهُ اَپْنِي اَسْنَادَكَ سَعَيْهُ جَمِيلَ سَعَيْهُ جَمِيلَ سَعَيْهُ فَرِمَ يَا جَنَابَ
 اَمَامِ جَبَرِصَادَقَ ۲۴ سَعَيْهُ بَهْرَمَ مِنْ سَعَيْهُ دَوْلَكَ لوگِ مِنْ جَوْسِنَادَتَ
 مِنْ اَدَرِ جَدَرِ دَوْلَهِ لوگِ ہِنْ جَوْجَلَ کَرَنَے ہِنْ اُورِ بَرِ اَدَرَانِ مُوسِیْنِ
 کَرَنَے سَانَفَهَ نَیْکَلِیِ گَرَنَهَا اُورِ آنَکَیِ ھَاجَتوْنِ مِنْ سَعَيْهُ گَرَنَادَلِیِ غَلوْصِ اَیَّانَ
 کَلْ هِرِ اَدَرِ تَعْتَقِیْتِ بَرِ اَدَرَانِ مُوسِیْنِ کَرَنَے سَانَفَهَ نَیْکَلِیِ کَرَنَے دَالَرَونَ کَوِ
 بَمَدِ دَوْدَهِ دَھَارِ عَالَمِ دَوْسَتِ رَكَتَاهِرِ اُورِ بَمَدِ اَدَرَانِ مُوسِیْنِ کَرَنَے سَانَفَهَ نَیْکَلِیِ
 کَرَنَے سَانَفَهَ نَیْکَلِیِ ذَلِكَتَ کَا باعَثَ هِرِ اُورِ اَلْشِ جِنْبَھِ سَدَرِیِ اُورِ
 دَاخِلِ ہُونَے بَہْتَ کَاسِبَتِ ہُو بَعْدِ اِسِ کَرَنَے جَمِيلَ سَعَيْهُ حَدَرَتَ نَے
 فَرِمَ اَکْرَمِ جَمِيلِ مِرِسِ صَدِیْقَتِ کَرَنَے کَرَنَے ہِمِ خَدِ ہِبُونِ ہِبُونِ سَعَيْهُ اُنْ ہُرْ گَرَنَهِ
 کَرَنَے جَوْ عَزِيزَہِ ہِبُونِ مِنْ نَے عَزِيزَہِ کِیَا یَا حَضَرَتِ مِنْ آپِ پَرَسِ فَدَا

ہمون غیرہ تو میرے ہم نہ ہمون سے کون لوگ ہیں فرمایا حضرت نے وہ
لوگ ہیں جو تسلی اور فراغتی یعنی ہر حال میں ہم خوب بھائیوں کے
ساتھ نیکی کرتے ہیں۔

قَالَ اللَّهُمَّ وَقِيلَ عَلَيْكَ الرَّحْمَةُ قَالَ اللَّهُمَّ دِقْ مِنْ لَمْ يَعْدِ رَعْلَى
صَلَاتِنَا فَلَيَصِلْ صَارِحِي بِمَا لَيَكْتُبْ لَهُ تَوَابُ صِلَاتِنَا وَمَنْ
لَمْ يَعْدِ رَعْلَى زِيَارَتِنَا فَلَيَزِرْ صَارِحِي مَوَالِنَا لَيَكْتُبْ لَهُ زِيَارَتِنَا

شیخ صدق علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ فرمایا جناب جعفر صادق علیہ السلام
نے جو شخص ہمارے ساتھ نیکی نہ کر سکے جیسے اس زمانہ میں کہ جھوٹ
کے ساتھ کوئی نیکی نہیں ہو سکتی اوس کو چاہیے کہ ہمارے دوستوں
میں سے جو لوگ کہ صاحب ہیں مثل علمائے دین اور عابد زادہ ہوں
کے انہی کے ساتھ نیکی کرے کیونکہ ان کے ساتھ بھی نیکی کرنے کا وہی
ثواب لکھا جاوے گا جو ہمارے ساتھ نیکی کرنے کا ثواب لکھا جائے
اور جو شخص ہماری زیارت نہ کر سکے اُسے چاہتے ہے کہ ہمارے دوستوں
میں سے جو لوگ کہ نیک ہیں ان کی زیارت کرنے کے اس لئے کہی
ان کی زیارت کا بھی وہی ثواب لکھا جاوے گا جو ہماری زیارت نہ پاپستہ
کا ثواب لکھا جائے

بَابُ سَوْمٍ

بیان میں ثواب خیرات و سدقة دز کوہ و نہ میگاں
بے احتیاج - و بیان رَوْسَائِل بعد اذ دادن سائل

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ شَادَانَ وَأَخْمَدَ بْنِ إِذْرِيزِ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ
عَلَيْهِ مُحَمَّدَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَالْكُلِبِيَّةُ
وَالصَّنِيَّقَةُ يَتَفَضَّلُونَ الْعَفَرَ وَيَزِيدُونَ فِي الْعُرَيْفِ وَيُؤْتَمِنُونَ
مَيْهَةَ الْمُعْقُوْعِ - روایت کی ہر محمد بن اسماعیل نے قتل بن شادان
سے اور احمد بن ادریس نے محمد بن عبد الجبار سے اخون نے ضعرا
بن یحیی سے اُس نے اسحاق بن غالب سے اُس نے اُس شخص
سے جسے اُس سے بیان کی اُس نے جذب امام محمد با تعلیمہ اسلام
سے کہ فرمایا حضرت نے احسان اور صدق فقر کو دور کرتے ہیں اور
عمر کو برہتے ہیں اور ستر مرگ بعد کو رفع کرنے کے ہیں -

وَسَائِلُ - عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ يَتَفَضَّلُ قَرِيبًا إِلَيْهِ مَا دِعَنِي
غَلَقَهُ عَنِ الْمُحْسِنِ بْنِ عُثْوَانَ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ دَالِيَّةِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَوَاءُ مَرَضًا كَمِّ الْحَدَّقَةِ -

روایت کی ہر عبد اللہ بن جعفر نے قرب الامداد میں حسن بن طریف

سے اُسے حیین عنوان سے اُستے جانب امام جعفر صادق علیہ السلام
سے آنحضرت نے اپنے کام کر ام سے کما آنحضرت نے کہ فرمایا جائے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دور کر دیں بیمار یون کو ساتھ صدقہ
دینے کے۔

وَهُدْنَ الْأَسْنَادِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَسَّرَ
الْتِرْزَقَ يَا لِصَدَقَةً - اور اسے اسناد مذکور کے ساتھ روایت کی جو
آنحضرت سے کہ فرمایا حضرت نے بیب صدقہ دینے کے اپنے زرق
کو اتار گو یعنی صدقہ دو کہ تھیں وسعت رزق ہو۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَنَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْنَاهُ يَقُولُ
يَنْتَهِي لِلرِّغْبَةِ إِنْ يُعْطِيَ السَّائِلُ بِيَدِهِ وَلَوْ مَرُّ الشَّائِلُ إِنْ
يَكُنْ مُحْقَنًا - عبد اللہ بن سنان نے جانب امام جعفر صادق علیہ السلام
روایت کی ہو وہ کہتا ہے کہ سنان نے حضرت کو کہ فرماتے ہئے بیمار کو
یہ امرتھب ہے کہ اپنے ما تھے سے سائل کو ذمے اور اس سے پہنچے
واسطے دعا کی التامس کرے۔

فِي - عَيْرٍ وَأَحِيَّ مِنْ أَخِيِّكُمْ سَعْيَ أَحْمَدٌ بْنُ زَيْدٍ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
عَيْرٍ وَأَحِيَّ هُنَّ أَبِي جَمِيلٍ لَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصَّرَ فَوْزًا وَلَعْنَ

لِصَاحِبِ الْمَنَّ مَنْ تَمَرَّ فَلَوْلَا يَعْصِي صَاحِبَ الْمَنَّ وَلَوْلَا يَعْصِي
 قَبْضَتِهِ وَلَوْلَا يَتَرَى وَلَوْلَا يُشَقِّي مَنْ تَمَرَّ مَنْ لَمْ يَجُدْ فِي كُلِّهِ لِمَ يَنْهَا
 فَإِنَّ أَحَدَكُلُّهُ لَا فِي اللَّهِ نَعَانٌ لَهُ أَمَا أَفْعَلْتَكَ لَمْ أَجْعَلْ
 بِكَ سَمِيعًا بِصَيْرًا أَمْ أَجْعَلْتَكَ مَا لَا وَرَكَدًا فَيَقُولُ بَلِي
 فَيَقُولُ سَارِكَ وَكَلَّا لَا إِلَهَ مَا قَدَّسَ مَنْ نَسِكَ فَالْأَنْ
 عَدَنْظُرُ قَدَّسَ أُمَّةً وَخَلْفَهُ وَعَنْ يَمْرِيشِنْهُ وَعَنْ شَمَالِهِ فَلَا
 يَجِدُ مَثِيلًا لَيَقِيَ بَهُ وَجَهُهُ مِنَ الظَّاهِرِ— روایت کی ہے کہ علی
 احمد بن ابی عبد اللہ سے اسے کمرادیوں سے اُخون نے ای
 جمل سے اُسے جناب امام جعفر صادق ع سے کہ حضرت نے فرمایا
 جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے راہِ خدا میں دو حصہ رکم
 سے رپا چاہ مے بر چند ایک صاحب بھر خرا ہوا اور بر چند صاحب سے
 بھی کم ہوا اور بر چند ایک مسٹھی ہوا اور بر چند مسٹھی سے بھی کم ہوا اور
 بر چند ایک خرا ہو بلکہ اس سے بھی کم ہو خربے کا لصفت مکرا ہی
 ہو جو شخص اس کی بھی قدرت نر کھتا ہو پس وہ باشنا دنی کرن
 کرے پس بحقیق کہ تم میں سے ایک شخص جسے کبھی کچھ راہِ خدا میں
 نہ دیا ہو گا بر و ز فیامت پر درگاہِ عالم سے طلاقات کرے گا پر درگاہ
 فرط بیکار کیا ہے بھی کوئی بیدانہیں بھی بخواہ کیا ہے بھی کارستے را لے اور

ویکھنے والا نہیں گردا تھا کیا یعنے سمجھو مال و اولاد نہیں دئے تھے
یہ شخص جواب میں عرض کریگا کہ ہاں بیشک یہ سب کچھ تو نے مجھے عطا
فرمایا تھا پس پروردگار عالم فرمائیجھا کر پھر دیکھ تو ہی با اپنہ تو نے
کیا اپنے لئے یہاں بیجا ہر فرمایا حضرت نے یہ سنکر یہ شخص اپنے سے گے
پیچھے داہنے بائیں دیکھیجا پس کوئی ایسی چیز نہ پائے گا جس سے ہنسی
سمجھ کو آتشِ جہنم سے بچائے ۔

وسائل - فی ثواب الاعمال عن ایشہ عن محمد بن جعیل العطاء
محمد بن احمد عن الحسین بن الحسین اللوی رفعه عن عمر
بن شتمی عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام قال عبد الله
خاپد نما نین سنه ثم آشرت على امرأة فوقعت في
هنسده فنزل اليها فرأواه عن لفسيها فتنا بعده قلنا فضله
ظرفه ملك الموت واغتقل لساته فرس سائل فاشاك را
ما كان خذ رغيفا كان في كستانه فاجعل الله عمله ثمانين
سنه ملك الزنة وخف له بذلل الرغيف - ثواب
الاعمال میں شیخ صدق علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے اپنے
پسر بزرگو اسست اخنوں نے محمد بن جعیل عطاء سے اُسے محمد بن
احمد سے اُسے حسین بن حسین لوثوسی سے اُسے سالمہ وارعہ

بن شر سے اُس نے جابر سے اُس نے جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا
 حضرت نے ایک عادنے اسی برس اشہ کی برابر عبادت کی پھر اتفاق
 سے ایک مرتبہ اُس کی نظر ایک عورت پر جا پڑی پس دیکھتے ہی اُس کے
 نعایت مشتاق ہوا اور اُس کے پاس جا کر درخواست کی اُس عورت نے
 اس کی اطاعت کی اور اس کی خواہش پوری کی جوں جی یہ عابد اُس
 سے فارغ ہوا کہ ناگاہ ملک الموت آموجود ہوئے اور زبان کو اس کی
 بند کر دیا مگر اس وقت اُس کی چادر میں ایک روٹی تھی کہ ناگاہ ایک
 سائل کا گزر ہوا حادرنے سائیں کو دیکھ کر اسراہ کی کہ یہ روٹی کی
 پناہ پنج سائل نے وہ روٹی لے لی پس پروردگار عالم نے اس عابد کے
 اسی برس کی عبادت کو تو اس ایک زمان سے محروم کر دیا اور اس
 ایک روٹی کے راہ خدامین دینے سے اُسے بخش دیا۔

وَعَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
 بْنِ هَاشِمٍ عَنْ مُؤْسِدٍ عَنْ أَبِي الْمَخْسَنِ عَنْ أَبِي الْمُحْسِنِ الرِّضَا
 قَالَ أَنَّهُرَ فِي بَنْيِ إِسْرَائِيلَ قَطَعَ شَدِيدٌ يَدَكَ سَبْعِينَ مُمْكَنًا تَرَهُ وَ
 كَمَانَ عِنْدَ امْرَأَةٍ لَفَهُ مِنْ حَمِيرٍ فَوَصَنَعَتْهُ فِي فَنَاءِ لَذَّاتِهِ
 فَأَدَى السَّكَانَ يَا أَمَةَ اللَّهِ الْجَمِيعَ فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ الْمُصْنَعَةُ
 فِي مَثْلِ هَذَا الْمَكَانِ فَأَخْرَجَتْهَا مِنْ فَنَاءِ كَمَانٍ وَدَفَعَتْهُ إِلَيْهَا

اللَّاتِي لَهَا وَلَدُ صَغِيرٍ يَعْتَلُ فِي الصَّفَرَاءِ بَعْدَ أَنْزَلَ
 نَحْمَلَةً فَوَقَعَتِ الصَّيْحَةُ قَعْدَتِ الْأُمْرُ فِي آثَرِ الرِّزْقِ فَبَعْثَ
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حِبْرَيْلَ فَمَأْخُرَجَ الْعُلَامَاءِ مِنْ فِيمَ الرِّزْقِ فَلَفَعَ
 إِلَّا أُمِّهُ تُمِّمَ قَالَ لَهَا حِبْرَيْلَ يَا كَآمَةَ اللَّهِ أَرْضِيَتِ لِقَمَةَ بَلْقَهُ
 اور ردایت کی ہر حسین بن احمد نے اپنے باپ سے اُس نے
 مخدن احمد سے انسن ابرا ہیم بن ہاشم سے انسن موسی بن ابی
 الحسن سے انسن جناب امام رضا علیہ السلام سے کہ فرمایا حضرت
 بنے ایک مرتبہ بنی اسرائیل میں قحط شدہ یہ کمر بر س تک برابر
 رہا ایک عورت کے پاس جو ایک فرزند صغیر رکھتی تھی ایک ہی
 لقہ نان تھا پس جوں ہی وہ لقہ نان اس عورت نے اپنے مجھے
 چین رکھا ناگاہ ایک سائل نے آواز دی کہ اسرا اتمہ خدا الجو ع
 عورت نے یہ صدہ اسن کرا پسندے دل میں کہا کہ را خدا میں دینے
 کا یہی وقت ہر پس اُسی وقت وہ لقہ اپنے مجھ سے بکالا اور
 اسی سائل کو دے دیا اس عورت کا لرکا ہمیشہ سحر ایں لکڑیاں
 پہنچتے جایا کرنا تھا اتفاق است بھیڑا آیا اور اس رٹکے کو آٹھا کر
 لے چاہا پس ایک شور دغل پیچ گیا سعوہ است تو یہ سنتے ہی چیچے
 بھیڑیے کے دوڑی اور آر جم احمدین نے اسی وقت جبریل میں

کو آسمان سے زمین پر نازل کیا جب ریت نے پھر پختے ہی رات کے کربجیرے
کے منہ سے بکال لیا اور اس عورت کو دیکھ کر کہ امراءتہ اللہ وہ
اللہ جو تو نے اپنے منہ سے بکال کر راہ خدا میں دیا تھا اس کے
عوض اس بھیڑیے کے منہ کے لقہ ملنے سے تو راضی ہوئی۔

فَ- عَلَيْهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِنِ أَبِي عُثْرَةِ عَنْ هَشَامِ بْنِ سَالِمٍ
عَنْ رُسَّارَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ أَبِي عَكْبَةِ اللَّهِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ وَمَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَتَدْ
وَكُلَّتِ بِهِ مِنْ يُقْسِمُهُ غَيْرُهُ إِلَّا الصَّدَقَةُ فَإِنَّمَا يَأْتِي أَنْلَاقَهَا
بَيْنِ يَدَيْهِ كَمَا حَدَّثَنَا أَنَّ الرَّجُلَ يَتَصَدَّقُ بِالْمَرْأَةِ أَوْ لِتَقْ
مَرَّةٍ فَإِذَا رَأَى بَنِيهِ كَمَا يَتَرَبَّى الرَّجُلُ فَلَوْلَهُ وَفَصِيلَهُ مِنَ الْيَوْمِ
الْقِيمَةُ وَهُوَ مِثْلُ جَبَلٍ أَحَدٍ وَأَعَظَمُ مِنْ أَحَدٍ - رَوَى
کی ہر علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اُسے ابن ابی عمری سے
اُسے ہشام بن سالم سے اُسے زراہ سے اُسے سالم بن ابی حصہ
سے اُسے جناب امام جعفر صادق طیہ السلام سے کہ فرمایا خستہ
لے پر درگاہ عالم فرماتا ہے کوئی شر ایسی نہیں جس کے لیے
پریسے کسی عنیہ یعنی فرشتوں کو معین نہ کیا ہو مگر صدقہ کر خاص
اس کو میں لپنے ہاتھ میں لیتا ہوں ہرچیز بہت ہی کم ہو اور

اُس کی حفاظت کرتا ہوں تاکہ وہ بڑھے یہاں تک کہ اگر کوئی شخص
 ایک خرما آدھا خرما بھی دیتے ہو تو میں اُس کی حفاظت اُس کے
 بڑھنے کے لئے ایسی کرتا ہوں جیسے تم میں سے کوئی اپنے گزہ
 اسپ یا بچپن شتر کے نہ کے لئے حفاظت کرتا ہو پس اس وجہ سے
 وہ صدقہ بروز قیامت مثل کوہ احمد اور اس سے زیادہ ہو گا لیکن
 دسال۔ الْمُحَسَّنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّوْسِيُّ فِي بَحَارِ الْإِيمَانِ أَبِيهِ عَنْ
 مُحَمَّدٍ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُعْتَدِلِ عَنْ جَعْفَرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ قَوْلُوْيَهُ عَنْ أَبِيهِ
 عَنْ سَعْدٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ
 بْنِ الْحَكَمٍ عَنْ أَبِيهِ سَعِيدٍ عَنْ الْفَضْلِ بْنِ الْمُخَرَّقِ قَالَ سَمِعْتُ
 أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ لَا يُكَلِّمُ إِمَانُ الْعَبَدِ
 حَتَّى يَكُونَ فِيهِ أَرْبَعُ خِصَالٍ يَكُونُ حُلْمُهُ سَكْحُ لِفَسَدٍ
 وَيُسِيكَ الْفَصْلَ مِنْ قَوْلِهِ وَيُخْرِجُ الْفَصْلَ مِنْ مَالِهِ - روتے
 کہ ہر حسن بن محمد طوسی نے اپنی مجالس میں اپنے باپ سے اُس نے
 محمد بن محمد المغید سے اُس نے جعفر بن محمد بن قولویہ سے اُسے
 اپنے باپ سے اُس نے سعد بن عبد اللہ سے اُسے احمد بن محمد بن
 عیسیٰ سے اس نے حسین بن حکم سے اُس نے ابو سعید سے اُس نے
 منفصل بن عمر سے اُس نے کھا سنہ یعنی جانب امام جعفر عمار بن علیہ السلام

کہ حضرت فرماتے تھے بندہ کا ایمان کا مل نہیں ہوتا جب تک کہ اسیں
چار خصلتیں نہیں - خلوٰج حسن رکھتا ہو۔ اور نفس سخنی۔ اور فضل گولی کر
بچتا ہو۔ اور جو مال کے مزدروت سے زیادہ ہو اُسے راو خدا میں دیتا ہو۔

ف۔ عَلَّهُ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ
مُحَمَّدٍ أَلَا شَعْرِنِي هُنَّ أَبْنَ الْعَدَّاحِ حَنْ أَبْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَذَرَ قَهْرَةَ السَّيِّرِ لَطْفَةَ الْمَلَائِكَةِ
الرَّبِّ۔ روایت کی ہر چند ملائکت نے سہل بن زید سے اُسے جعفر
بن محمد اشعری سے اُسے ابن قداح سے اُسے جناب امام جعفر
صادق علیہ السلام سے آنحضرت نے اپنے پدر بزرگوار سے کہا
حضرت نے فرمایا جناب رسول خدا اصل اسلام علیہ وسلم نے پوشیدہ خدا میں
خدا میں دینا غصب خدا کو رفع کرتا ہے۔

حَلَيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ
حَمَالِيٍّ هُنَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَاسِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِكَانٍ فِي تِحْدِيدِ
قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ لَيْسَ شَيْءٌ أَثْلَمُ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْقَوْمِ
عَلَى الْمُؤْمِنِ فَإِنِّي لَتَعَمُ فِي يَدِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَلَعَلَّ أَفَلَمْ أَنْتَ
فِي يَدِ الْعَبْدِ۔ روایت کی ہر صلی بن محمد نے اُسے محمد بن عبد
سے اُسے احمد بن محمد سے اُسے محمد بن خالد سے اُسے عبد الله

بن قاسم سے اُسے عبد اللہ بن سنان سے ایک حدیث میں کہا
اُسے کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے سو من کو جمع
دینے سے زیادہ کوئی چیز شیطان پر سخت نہیں گزرتی۔ اوصیہ
ہاتھ میں پروردگارِ عالم کے جاتا ہے قبل اس کے کہ ہاتھ میں بندہ
کے جاوے ۔

- وسائل - حَنْدَقَةٌ مِّنْ أَصْحَاحِ مَنْ كَلِبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ
مُحَمَّدٍ بْنِ حَالِدٍ حَنْ سَعْدَانَ بْنَ مُجَبِّرٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ حُنَيْكٍ عَنْ
أَبِي عَبْدِ اللَّهِ فِي حَدِيثٍ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَخْلُقْ شَيْئًا إِلَّا وَلَهُ
حَارِزٌ يَخْرُنُهُ إِلَّا الصَّدَقَةُ فَإِنَّ رَبَّ يَلِيهِمَا يَنْفُسُ وَكَانَ
إِذِ إِذَا تَصَدَّقَ بِشَيْءٍ وَضَعَهُ فِي يَدِ السَّاكِنِ إِذَا كَتَدَهُ مِنْهُ
فَقَبَلَهُ وَشَكَّهُ فَمَنْ رَدَدَهُ فِي يَدِ السَّاكِنِ ۔ روایت کی ہر چند علماء
نے احمد بن محمد سے اُسے محمد بن خالد سے اُسے سعدان بن مسلم
سے اُسے معلى بن خنیس سے اُسے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام
سے ایک حدیث میں کہ فرمایا حضرت نے بحث کی کہ پروردگار عالم کے
کوئی شورا یسی نہیں خلت کی کہ جس کے لئے کوئی حاذن یعنی فرشتہ
نہ ہو جو اسے جمع کرے مگر خاص صدقہ کہ پروردگار عالم اسے آپ
جمع فرماتا ہے۔ فرماتے ہیں حضرت گہ میرے پروردگار کی یہ عادت

تھی کہ جب کسی حیز کو ارادہ میں دینے کا ارادہ فرماتے تھے تو
اسے ہاتھ میں سائل کے رکھتے تھے اور سائل سے واپس لے کر
اُسے بوسہ دیتے تھے اور سو نگتر تھے پھر اُس سائل کے ہاتھ میں
رکھ دیتے تھے۔

فَ- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمِ
هَشَّاكِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو جعْفرٍ عَلَيْهِ
السَّلَامُ إِغْطِ الْسَّائِلَ وَلُوكَّاً عَلَى ظَاهِرِ فَرَسِ - روایت
کی ہر محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اُسے ابن ابی عمر سے
اُسے ہشام بن سالم سے اُسے محمد بن مسلم سے کہا اُسے کہا
امام محمد باقر علیہ السلام نے سائل کو دو ہرچند وہ گھوڑے پر ہے
أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ هُرُونَ بْنِ أَبْجَهِ عَنْ حَفْصٍ بْنِ
حُمَّارٍ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُرْدُ السَّائِلَ وَلَوْ بِطِلاقِ مُرْقِ -

روایت کی ہر احمد بن محمد نے اپنے باپ سے اُسے ہرون بن
حمر سے اُسے حفص بن عرب سے اُسے خاچ امام جعفر صادق
علیہ السلام سے کہ فرمایا حضرت نے فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے سائل کو رد بکر و ہرچند اور کچھ نہ ہو تو جلا ہو اکھو۔

ہی دید و لعین کم حقیقت ہیں حبیب و پرو -

عَلَّهُ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَنَّى هَبَّدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِدِ عَنْ
مُحَمَّدٍ بْنِ سِكَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنِ الْوَصَّاِفِيِّ عَنْ أَبِي
جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ فِيمَا نَاجَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مُؤْمِنٌ سَمِيَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ قَالَ يَا مُؤْمِنٌ أَكُونُ مِنَ السَّائِلِ بَيْنَ لِي سِرِّ أَوْ بَرَدِ
جَهَنَّمِ لِأَنَّهُ يَا تَيْمَكَ مَنْ لَيْسَ إِيمَانُهُ وَلَا جَاهَنَّمُ مَلِكُهُ مِنْ مَلِكَةِ الرَّحْمَنِ
يَسْتَكْوِنُكَ فِيمَا حَقَّ لَنَا لَكَ وَيَا لَوْكَنَكَ عَمَّا لَوْلَتُكَ فَا لُظُرْ
كِيفَ أَنْكَ صَاعِدٌ بِنَبْنَتِكَ - روایت کی چند علانے احمد
بن ابو عبد اللہ سے اُسے اپنے باپ سے اُسے محمد بن سنان سے
اُسے اسحاق بن عمار سے اسے وصافی سے اُسے امام محمد باقر علیہ
السلام سے کہ فرمایا حضرت نے پروردگار عالم نے مناجات میں حضرت
موسمی سے جو کچھ فرمایا اُس میں یہ بھی فرمایا کہ اگر موسمی سائیں کی
عنات کر تھوڑے ہی دینے کے ساتھ یا خوبی سے رد کرنے کے نਾਲ
اس لئے کہ سائل نیکر پرے پاس دہ آتے ہیں جو انش ہیں نہ
جان بلکہ فرشتے ہوتے ہیں نہ شستہ ہائے رحمن سے جس حبیب کا
میٹے بجھ کو مالک کیا ہے اور جو میٹے بجھ کو عطا کیا ہے اسی کا بجھ سے
سوال کرتے ہیں اور وہی بجھ سے مانگتے ہیں پس ہوشیار ہونے کے

ساختہ نیکی کرنے میں اور ابن عمران -

ف اس حدیث سے ظاہر ہو کہ سائل کو یا کچھ تھوڑا بحث دینا چاہئے یا غوبی سے جواب دینا چاہئے اور اسے جھوکنہ چاہئے۔ جیسا کہ فران مجید میں بھی ہر وردگار عالم نے فرمایا ہو کہ قَاتِمَ الْسَّكِيلَ فَلَا تَهُرُّ
جس کا ترجمہ ظاہری یہ ہے کہ لیکن سائل کو مت جھٹک تو۔

وسائل۔ اَحَمَدُ بْنُ هُدَيْرٍ قَالَ عَنْ زَيْنِ الْعَابِدِينَ
إِنَّهُ كَانَ يُقْرَأُ اللَّهُ أَدْمِرُ أَنْسِكَ فَلَيْلًا حَتَّى يَكُونَ فَالَّذِي
قَالَ دَعْوَةُ السَّكِيلِ الْفَقِيرِ لَا يَرْدُدُ فَالَّذِي كَانَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ يَا مُرِيًّا مُرِيًّا دَمِرِيًّا دَمِرِيًّا اَغْطِيَتِ السَّكِيلَ اَنْ يَأْمُرَهُ اَنْ
يَدْعُوا بِالْمُحْكَمِ وَعَنْ اَمْدِهِمَا فَالِإِذَا اَغْطَيْتُمُوهُمْ فَلَا تَمْسُخُوهُمْ
فَإِنَّهُ يُسْجَنُ كُبُّ بَهْمَ مَنْكَرٌ وَلَا يَكُونُ بِبِهْمٍ فِي اَنْفُسِهِمْ

امحمد بن فہد فرمودہ الداعی میں امام زین العابدین روایت کی ہے کہ حضرت خادم سے فرمایا
کرتے تھے کہ سائل کو تھوڑی دیر غیر اکہ وہ دعا کرے کہما ہر علامہ
ہذ کو رئیس فرمایا امام زین العابدین نے کہ دعا سائل فقیر کی ردنہیں
ہوتی۔ پھر کہما ہر علامہ نہ کوئے کہ اور عادات حضرت کی یہ تھی کہ خادم
کو فرمایا کرتے تھے جب تو سائل کو وہ اُس سے اتعاب کر کے وہ دعا کرے
اور روایت کی گئی ہر یا جناب امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق

علیہ السلام سے کہ فرمایا حضرت نے جب تم سامنے کو کچھ دو جس کو تم چاہتے ہو اُس کے واسطے سامنے سے کمو کہ وہ دعا کریں اسی سلطے کہ دعا انکی تھا میرے حق میں مستحاب ہر اور انکے حق میں مستحاب ہیں۔

ف سامنے کی دعا اپنے حق میں مستحاب ہیں اسکی وجہ ایک حدیث میں یون وار در ہو کہ (لَا تَهْمَدْ بِكَذِنْ بُوقَنْ) یعنی اسوائے کہ وہ جھوٹ بولنے میں کیونکہ اگر کچھ ہو تو بھی اپنے تین نادار ہی بلائے ہیں جیسا کہ اکثر دیکھا گیا ہے۔

أَخْمَدُ بْنُ قَحْدَرَةَ فِي حِدَّةِ الدَّاءِ قَالَ قَالَ مَنْ لَصَدَقَ بِصَدَقَةٍ فَتَوَلََّ مِنْ رُدَّتِهِ فَلَا يَسْتُعْمَلُ لَا يَلْعَلُ لَا شَهْدَ لَا شَرِيكَ لِلَّهِ فِي شَيْءٍ إِنَّمَا جَعَلَ لَهُ أَنَّمَا هِيَ مِنْزَلَةُ الْعِتَاقِ وَلَا يَصْلُو لَهُ رَدَّهَا بَعْدَ مَا يُعْتَقُ عَنْهُ فِي الرَّجُلِ يَحْرُجُ بِالصَّدَقَةِ لِمُعْطِيهِهَا إِلَيْهِ فَيَجِدُ وَلَا قَدْحَبَ قَالَ فَلَمَّا يُعْطِيهَا عَيْرَةً قَلَّ أَيْرِدُهَا فِي حَالِهِ كہا ہر احمد بن محمد نے کہ بعدہ الداعی میں کہ فرمایا امام علیہ السلام نے جو شخص کوئی چیز را خدا میں دے اور وہ چیز اُس شخص کے پاس واپس آئے تو اب اُس شخص پر اُسکا بیع کرنا بھی حرام ہر اور کہ نابھی اس لئے کہ پروردگارِ عالم کا کوئی شرکیں نہیں ہر اُس

چیز میں جو اُس کے نام کی کی گئی ہو۔ درحقیقت صدقہ بنزرا آزاد کے کے ہر اور نہیں جائز ہر علام بنا بعده آزاد کرنے کے (پس اسی طرح صدقہ میں بھی رجوع جائز نہیں ہر چنانچہ دوسری حدیث میں ہر کے فکن لِكَ لَا يَنْوِي جَمْعُ فِي الصَّدَقَةِ) اور روایت کی ہر اُنہیں علامہ مذکور نے امام علیہ السلام سے جب کہ حضرت سے سوال کیا کہ یا حضرت ایک شخص سائل کے لئے کچھ صدقہ لے کر چلا ہنو زی شامل تک نہ پھوپخنے پایا تھا کہ سائل چلا گیا اب یہ شخص اس صدقہ کو کی کرے فرمایا حضرت نے اُس شخص پر واجب ہو کہ اُس صدقہ کو کسی وہ سائل کو دیے اور اپنے اُس صدقہ کو نہ سمجھے۔

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي حُطْبَةِ لَهُ وَمَنْ لَيَصِدَّقَ بِصَدَقَةٍ عَنْ كُرْجُلٍ إِلَى مِسْكِينٍ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ وَ لَوْمَدَ أَوْلَئِكَا أَرَأَيْتَ بَعْنَ الْفَإِنْسَانِ هُوَ صَلَّتْ إِلَى الْمِسْكِينِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ كَامِلٌ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَنْهُ لِلَّهِ مِنْ أَنْفُقَهُ قَوْمًا أَحْسَنُوا لَوْ كُنْتُمْ لَعْلَهُنَّ طَرَفًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے کہ حضرت نے ایک خطبہ میں فرمایا اور تجویز کی کی طرف سے کسی مسکین کو کچھ دے تو اُس کو ثواب اُتنا ہی ہو گا جتنا اُسکو ہو گا جس کی طرف سے اُسے دیا ہر اور ہر چیز پر

ہزار آدمیوں کے ہاتھ میں وہ شر دست بدست پھرے پھر مسکین بیک
 پھوپخے جب بھی ان سب کو پورا ہی ثواب ملے گا اور کچھ کم نہ ہو گا
 بعد از آن حضرت نے یہ آیت تلاوت فرمائی وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ جِكَانَ حِجَبٌ
 ظاہری یہ ہر کہ اور جو چیزیں کہ نزدیک اللہ کے ہیں وہ بہتر ہیں اور
 زیادہ باقی رہنے والا ہر ایسے لوگوں کے لئے جو نعمتے اور احسان
 کرتے ہیں اگر جا نو تم۔ صدقہ کے معنی مجمع التہذیب میں یہ لکھے
 ہیں الْصَّدَقَةُ مَا يُحِبُّ الْإِنْسَانُ مِنْ مَا لِهِ عَلٰی وَجْهِ الْقُرْبَةِ
 یعنی صدقہ وہ چیز ہے جسے ان اپنے مال سے نکالے نقطہ خوشنودی
 خدا کے واسطے دے اور بعض عوام جو صدقہ کو گردانگر کسی شخص
 کے پھر اکر نکالتے ہیں اس کی کچھ اصل حدیث سے نہیں اور صدقہ میں
 بنابر احادیث کے کچھ لگبڑے نہیں جاتا پس مستحقین کو اُس کے لیئے
 سے کراہ است کرنا محسن بیجا ہر۔ علاوہ ازین جو شیکی کو ان کی عیک ساتھ
 کرے وہ صدقہ ہر جیسا کہ فرعون کا نی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم سے منقول ہے کہ فرمایا حضرت نے کہل سعروف صدقہ یعنی ہر
 صدقہ ہر پس کو لی کہاں تک صدقہ سمجھ سکتا ہے۔ اب رہی یہ بات
 کہ مستحقین صدقہ کوں ہیں اور کس کس کو صدقہ دینا چاہتے ہیں پس
 یہ حدیث یاد رکھنی چاہئے۔

وسائل۔ محمد بن الحسن بیسانا دہ عن الصدقة عن علی بن بلا
 قال كتبت إلينه أسلكه هل يجوز أن آذن فعراً كونه الملاي و
 الصدقة إلى محتاج غير أصحابي فكتب لا لعطا الزكوة و
 الصدقة إلا أصحابك۔ محمد بن حسن يعني ابن بابويه عليه الرحمه
 نے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کی ہو ضعار سے اُسے علی بن
 بلا سے کہا اُس نے لکھا میں نے امام علیہ السلام کی خدمت
 میں کہ یا حصہ ت آیا زکوٰۃ مال اور صدقة کا دینا اپنے ہم مذهب کے
 سوا کسی اور محتاج کو مجھے جائز ہو پس حضرت نے جواب میں سخری
 فرمایا اپنے ہم مذهب کے سوا اور کسی کو زکوٰۃ مال اور صدقة نہ
 ہے اس حدیث سے دو باتیں معلوم ہوئیں اول یہ کہ اپنے ہم
 مذهب کے سوا اور کسی کو نہ زکوٰۃ مال دینی چاہئے اور نہ صدقة
 دوسرا یہ کہ زکوٰۃ مال ملیعہ ہے اور صدقة علیعہ۔ زکوٰۃ مال میں
 شرط کے سال میں ایک دفعہ نکالنی واجب ہے اور صدقة میں
 کسی شرط کے ہر وقت دینا مستحب ہے۔ ہمان مجہول الحال جبکہ مثبت
 معلوم نہ ہو اوسکو صدقة دینا جائز ہو چنانچہ فروع کافی میں ہو کہ راوی
 نے خدمت امام جعفر صادق علیہ السلام میں عرض کیا یا حضرت
 میں ایسکے سامنے کو جسکا ایمان و عدم ایمان مجھے نہیں معلوم کھلانکھلانے

فَعَالَ لَهُمْ أَعْطِيَ مَنْ لَا تَعْرِفُهُ بِوَلَائِيهِ وَلَا عَدًا وَأَقْرَبَ لِلْحَقِّ الْمَحْدُودِ
 پس حضرت نے فرمایا ہاں بیک دے تو یہ شخص کو جگا شیعہ
 ہونا یا نہ شیعہ ہونا مجھے نہ معلوم ہو۔ خاصکر جب اُس کے حال پر
 دل کڑھے اور رحم آوے تو مستحب ہو چنانچہ فرعون کا فی میں ہر
 کراوی نے جانب امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسے سائل
 کے دینے کو پوچھا جس کا نہ ہب معلوم نہ ہو حضرت نے فرمایا
 اَعْطِيَ مَنْ قَاتَعَ لَهُ الرَّحْمَةُ، فِي قَلْبِكَ أَمْحَدُ يَتَ - یعنی دے تو
 ان میں سے اس شخص کو جپر ترے دل میں رحم آوے۔

علاوہ ازاں جسکے نہیں ہے میں خوف بدنا می ورسا فی ہو اُس کو
 صدقہ دیں جائز ہو۔ چنانچہ فرعون کا فی میں جانب اسرائیل علیہ السلام
 سے منقول ہو کہ حضرت نے بعض خطبون میں فرمایا اَنَّ اَفْضَلَ الْفِعَالِ
 صِيَانَةُ الْعِرْضِ بِالْمَلَائِكَةِ یعنی تجھیں کہ سب کاموں سے بہر ماں
 کے ساتھ عزت کا بچانا ہو۔ باقی تفسیر کتب فقہیہ میں بخوبی
 بیان ہو۔

مُحَمَّدٌ بْنُ إِذْرِيْسَ فِي آخِرِ السَّنَاءِ نَقَلَ مِنْ رَوْاْيَةِ أَبِي الْفَاسِدِ
 بْنِ قَوْيِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسَلِّمٍ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ يَا مُحَمَّدُ لَوْلَئِ
 يَعْلَمُ الْإِسْرَائِيلُ مَا فِي الْمَسْأَلَةِ مَا سَأَلَ أَحَدًا وَلَوْلَئِنْ كُلُّ مُعْطَى مَا

فِي الْعَطِيشَةِ مَا زَدَ أَحَدُ أَهْنَمْ فَأَكَلَ يَا مُحَمَّدًا إِنَّهُ مَنْ سَأَلَ
وَهُوَ عَنْهُ كَفَرَ اللَّهُ بِمَا حَدَّثَ وَجَهَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ - مُحَمَّد
بنَ ادْرِيسَ نَزَّلَهُ أَخْذَ سَرَابَرِ مِنْ نَفْسِهِ كَمَا ہے روایت ابوالقاسم بن
قو ولویہ سے اُنسے روایت کی ہے مُحَمَّد بن سلم سے کہا اُنسے کہ فرمایا
جناب امام مُحَمَّد باقر علیہ السلام نے اے مُحَمَّد اگر سائل جانے اُس
ذلت کو جو سوال میں ہے کبھی کوئی کسی سے سوال نہ کرے اور
اگر صدقہ دینے والا جانے اُس فضیلت اور ثواب کو جو دینے میں
ہے کبھی کوئی کسیکو محروم نہ پھیرے۔ پھر فرمایا حضرت نے اسی
محمد جو شخص سوال کرے ایسے وقت میں جب اسے اعیاج نہ ہو
بروز قیامت پر درد کار عالم کے سامنے اس حال سے آؤ یا کہ کس
کے منحہ پر گوشت نہ ہوگا۔

مُحَمَّدُ بْنُ عَلَيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ فِي كِتابِ عِقَابِ الْأَعْمَالِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
الْحَسَنِ عَنِ الصَّفَارِ عَنْ يَعْقُوبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَيْنَةِ
عَنْ أَبِي الْمُعَاذِ عَنْ حَبْيَةَ بْنَ مِضْعَبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ
فَأَكَلَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَعِنْهُ كَفَرَ اللَّهُ تَعَالَى كَثِيرٌ لَهُ اللَّهُ
يُقْدِرُ مِلْكَاهُ وَلَيْسَ عَلَى وَجْهِ دِلْخُومٍ - مُحَمَّدٌ بْنُ عَلَيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ نَزَّلَهُ
كِتابَ عِقَابِ الْأَعْمَالِ مِنْ روایتِ کی ہے مُحَمَّدٌ بْنُ الْحُسَيْنِ اُنسے

صغار سے اُسے یعقوب بن یزید سے اُسے ابن ابی عمرہ نے
ابد المعزات اُسے وتبہ بن مصعب سے اُسے جناب امام جعفر
صادق سے کہ فرمایا حضرت نے جو شخص کہ سوال کرے لوگون
ہے حال آنکہ اُس کے پاس تمین روز کے کھانے کو چو۔ حق تعالیٰ
کے ساتھ برداشت اس حال سے ادے گا کہ اُس کے پختہ
ہر گوشت نہ ہو گا ۔

أَحْمَدُ بْنُ هَيْبَ فِي عِدَّةِ الدَّلِيلِ عَنِ الصَّادِقِ عَمَّا لَمْ يَأْكُلْ مَنْ سَأَلَهُ
مِنْ عَنِيهِ فَقَرِيرٌ فَإِنَّمَا يَاكُلُ الْخَبْرَ قَالَ وَقَالَ الْبَاكِرُ ۝ أَقْسَمْ بِاَللَّهِ
مَهْرَجَنَىٰ مَا فَعَلَ رَجُلٌ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَابَ مَسْئَلَةٍ إِلَّا فَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ
بَابَ فَقِيرٌ وَقَالَ مَنْ فَعَلَ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَابَ مَسْئَلَةٍ فَهُوَ اللَّهُ
عَلَيْهِ سَبْعِينَ بَابًا مِنَ الْفَقِيرِ لَا يَسْتُرُ أَذْنَانَهَا شَيْئًَ ۔ عَلَامَةٍ

احمد بن هبہ نے کتبہ عدۃ الداعی میں جناب امام جعفر صادق
علیہ السلام سے روایت کی ہو کہ فرمایا حضرت نے جس شخص نے ملنے
پڑھوت کے سوال کیا گریا اُس نے شراب پی کیا ہو علامہ مذکور نے
اور فرمایا جناب امام محمد باقرؑ نے قسم میں تا ہوں میں خدا کی کوئی
حق ہے کہ کو لا کسی شخص نے لپٹے اور پروازہ سوال کا مگر اش نے
اُس پر پروازہ فقر کہ کھولہ یا سکتے ہیں علامہ مذکور اور فرمایا حضرت

نے جو شخص اپنے اوپر دروازہ سوال کا کھولے جن قلعے اُپر شروع کر
فقر کے کھولتا ہے کہ ان میں سے ادنے دروازہ کو بھی کوئی حسینہ نہیں
کر سکتی۔

حَمْدُ اللَّهِ وَبُنُونَ الْحُسَيْنِ الرَّضِيِّ فِي تَبَعِيجِ الْبَلَاغَةِ عَنْ أَمْبَارِ الْمُؤْمِنِينَ حَلَائِيدِ
السَّلَامُ إِنَّهُ قَالَ مَنْ شَكَّى الْحَاجَةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ فَمَا تَشَكَّى إِلَى اللَّهِ وَ
مَنْ شَكَّا طَارِئًا كَمَا فِي ظَلَامَاتِ شَكَّى اللَّهُ - نوح البلاعنة میں محمد بن الحسین
الرضی نے جناب امیر المؤمنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا
جو شخص اپنی حاجت کو مومن سے بیان کرے پس گویا کہ اُسے پردہ کا
عالم سے بیان کی اور جس شخص نے کافر سے اپنی حاجت چاہی گویا
اُسے خدا کی شکایت کی۔

ف اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ وقت صدورت اور حاجت کے سوا
موضع کے اور کسی سے سوال نہ کرنا چاہیے۔

- فِي تَبَاعِيجِ الْبَلَاغَةِ عَنْ أَبْيَاهِمْ عَنْ أَبْيَاهِمْ عَنِ التَّوْفِيقِ عَنِ الْكَوْكَبِيِّ عَنْ
أَبْيَاهِمْ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدَقَّةُ بِعِشْرَةِ وَالْفَرْصُ بِعِشْرِينَ عَشْرَ وَصِيلَةً
الْأَخْوَانِ بِعِشْرِينَ وَصِيلَةً الْرَّحْمَمِ بِأَرْبَعَةِ وَعِشْرِينَ - روایت
کی ہے علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اُسے نو فلی سے اُسے

سکون سے اُسے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ کہا گشت
ئے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کا ثواب و حیند ہوتا ہے
اور قرض کا ثواب ہمیز دہ بار اور ہر بار اور ایسا نی لے ساتھ سلوک کر لے
ثواب بہت بار اور صاحبان قرابت کے ساتھ سلوک کرنے کا ثواب
بہت چار بار ہوتا ہے ۔

وسائل ۔ مُحَمَّدُ بْنُ عَلَىٰ بْنِ الْحُسْنِينِ قَالَ فَالَّذِي لَا صَدَقَهُ وَذُو حَلْمٍ
مُحْمَّاجٌ ۔ محمد بن علی بن الحسن بن احسین نے کہا ہو کہ فرمایا امام علیہ السلام نے
صدقہ کے دینے کا کسی عنیہ کو ثواب نہیں ملتا جبکہ قرابت دار
محاج ہوا اور اسے نہیا جاوے ۔

وَبِإِسْنَادٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ فَلَقِيْدِ عَنْ أَنْجُونَ بْنِ زَكِيرِ عَنْ
الشَّافِعِ عَنْ أَبَاهِ شَفَاعَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِدَرِ
الْمَنَّا هُنَّ قَالَ وَمَنْ مَشَى إِلَى ذَنْبٍ فَلَا يَتَبَتَّهُ بِتَفْسِيمٍ وَمَا لِهِ
لِيَصِيلَ رَحْمَةً أَعْطَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَجْرًا مِائَةَ شَهْرٍ يُؤْمِنُ
بِكُلِّ حُطْمَةٍ أَرْجُونَ الْكَفَ حَسَنَةٍ وَمَحْمَنِ عَنْهُ أَرْجُونَ الْكَفَ
سَيِّدَةٍ وَرَفِعَ لَهُ مِنَ الدَّرَجَاتِ مِثْلَ ذَلِكَ وَكَانَ كَمَا
عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِائَةَ سَنَةٍ صَرَكَ بِرًا مُحْتَسِبًا ۔ اور محمد

بن علی مذکور نے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کی ہر شعبہ بن

وَقَدْ سَأَلَهُ أَنَّهُ مُحَمَّدٌ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُؤْمِنِ بْنِ سَنَاءَ دَعَاهُ إِلَيْهِ أَبَا رَحْمَةَ ابْنَ عَاصِمٍ جَنَابَةً إِلَيْهِ أَبَا جَعْفَرٍ صَادِقَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ تَسْتَأْنِي أَنَّ حَضْرَتَنَا أَپَنِي أَبَا رَحْمَةَ كَرَامَ سَأَلَهُ أَنَّ حَضْرَتَنَا
نَفَرَ جَنَابَةً رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ كَمْ حَضْرَتَنَا حَدَثَ
مِنْهُ مِنْ فَرِمَادِيَّاً أَوْ جُوشَخَصَّاً احْبَبَ قَرَبَتْ بِهِ أَپَنِي جَانَ دَلَلَ
كَوْكَادَسَ سَأَلَهُ بَاعِنَ نِيَّتَكَمْ كَمْ صَلَهُ رَحْمَمْ بِجَانَ لَادَسَ اللَّهُ تَعَالَى سَأَلَهُ وَهُنَّ كَوْ
ثَوابَ سُوْشَمِيدَ وَنَكَاهَ عَنِيَّتَ فَرِمَادِيَّاً وَجَانَ ادَرَ عَوْضَ هَرَقَمْ جَوَصَاحَبَ
قَرَبَتْ كَمْ لَهَ امْثَانَ يَا بَرَ چَالِيَّسَ بَنَرَانَ سِيكَيَانَ عَطَانَ فَرِمَادَهَ جَهَادَ
چَالِيَّسَ بَنَرَانَ كَمَا هَاسَ كَمْ كَمْ مُحَوَّفَرَمَادِيَّاً - اورَ هَاسَ كَمْ چَالِيَّسَ بَنَرَانَ
وَرَبَّهَ بَلَندَ كَمْ جَهَادَ - اورَ هَاسَ صَلَهُ رَحْمَمْ كَمْ كَرَنَ سَأَنَسَ نَهَنَ
صَرَفَنَ بِهِ وَرَدَگَارَ عَالَمَ كَمْ خَوْشَنَوْدَى كَمْ لَهَ مَهَنَيَاتَ سَأَنَسَ سَبَكَرَ
سُوْرِسَ عَبَادَتَ كَمْ -

حَمَدَهُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُؤْمِنِ بْنِ سَنَاءَ دَعَاهُ عَنْ حَمَادِ بْنِ عَمْرٍ وَأَدَنِي
بْنِ حَمَدٍ عَنْهُ لَبَيْهِ حَمِينَعًا عَنْ جَعْفَرٍ بْنِ حَمَدٍ عَنْ آنَاءِهِ فِي
وَصِّيَّةِ النَّبِيِّ نَسْلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ فَالْيَارَ يَا عَنِ الْمَدَّةِ
تَرْدُ الدَّقَبَاءِ الدِّنَّى أَبَرَّمَ إِبْرَاهِيمَ يَا عَلِيٍّ صَلَهُ الرَّحْمَمْ بَنَرِيدَ
فِي الْغَرِّ يَا حَلَى لَا صَدَقَةَ وَدُورِرِجَمْ لِحَاجَ يَا عَلِيٍّ لَا خَيْرَ
فِي الْقَوْلِ إِلَّا مَعَ الْفَعْلِ وَلَا فِي الصَّدَقَةِ إِلَّا مَعَ النِّسَمَهِ فَالْ

کَتَالْ يَعْنِي الصَّادِقَ - يَا كَرُزَا لِكَدَّهْ فَأَنَ الْبَلَاءُ لَا يَحْمَدُ
 وَمَنْ لَكَدَ قِصَدَ قَهْأَوْلَ الْقَهْرَ دَفَعَ اللَّهُ عَنْهُ شَرَهَا بَعْدَهَا
 مِنَ السَّمَاءِ فِي ذِلِكَ الْيَوْمِ وَمَنْ لَكَدَ قِصَدَ أَقْلَ الْأَكْلِ دَفَعَ اللَّهُ
 عَنْهُ شَرَهَا بَعْدَهَا مِنَ السَّمَاءِ فِي ذِلِكَ الدَّيْلَهُ - محمد بن علی
 بن الحسین نے اپنے اسناد کے ساتھ روایت کی ہے حادث بن عمر وادی
 افس بن محمد سے اُنے اپنے بائی سے اُن مصب نے جا ب ۲۱
 جعفر صادقؑ سے آنحضرت نے اپنے آبا کرہے وہ عیت میسا۔
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جو جہاب امیر علماء السلام سے
 تھی کہ فرمایا آنحضرت نے اسی علی صدقہ اُس شخصا کو روکرنا ہو
 جو نہایت ہی محکم کی گئی ہو۔ اسی علی صدقہ رحم عمر کو بڑا تھا۔ اسی علی
 صدقہ کا ثواب نہیں جبکہ قرابت دار بحاج ہوا اور اُسے نہیا جائے
 یا علی فقط کھنے میں کچھ خسی نہیں مگر ساتھ فعل کے اور فعل صدقہ تھے میں کی
 خیر نہیں مگر ساتھ غیت قربت اے اللہ گے بدن قصد و کھانے اور بذات
 کے محمد بن علی مذکور نے کہا ہو کہ اور فرمایا جہاب صادق علیہ السلام
 نے صحیح کو صدقہ دوسرا سبھ کے بلا صدقہ سے نہیں تجاوز کرنی ہے
 نہیں آتی اور جو شخص کو صدقہ دے اتریں روز میں حق تعالیٰ دفع کر لے
 بب اس چیز کے شر کو جو اُس روز آسمان سے ناہل ہو اور جو

شخچک نہ دعاوی شب حق تعالیے دفع کر بھا شخص نہ کور سے بیب کے
ائیں چیرے کے شر کو جو اس شب آسمان سے نمازی ہو۔

- فی - مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَمْدَلَةَ بْنِ حِيلَسِيِّ عَنْ حَنْبَلٍ
بْنِ حَبْرُوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ صَبَّاغٍ قَالَ كُثُر
عِنْهُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيمَا كُثُرْ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَاهُ
نُعمَّ جَاءَهُ أَخْرُ فَأَعْطَاهُ ثُمَّ جَاءَهُ أَخْرُ فَأَعْطَاهُ ثُمَّ جَاءَهُ
آخْرُ فَقَالَ يَسَعُ اللَّهُ عَلَيْكَ أَخْرُ فِي شَيْءٍ - مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى نَوْ
ر دَيْتُ كَمْ أَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدَ بْنَ عَيْنَى سَأَلْتُهُ أَنْسَ بْنَ حَسْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ
أَسْأَلْتُهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَانَ سَأَلْتُهُ أَنْسَ وَلَيْدَ بْنَ صَبَّاغٍ سَأَلْتُهُ يَهُ كَمْ
مِنْ خَدْمَتْهُ جَهَابَ جَعْفَرَ صَادِقَ عَلَيْهِ السَّلَامُ تِبْيَنْ حَاضِرَ تَحَاَكَرَ أَكِيرَ
سَائِلَ خَدْمَتْهُ حَضْرَتْ مِنْ آيَا يَسِّ حَضْرَتْ نَزَّلَ كَچُو أَسْعَ عَطَافَرَ مَا يَا
پَھْرَ دَوْسَرَا آيَا أَسْسَ بَھَى حَضْرَتْ نَزَّلَ كَچُو غَنَّاَتْ كَيَا پَھْرَ تِسَرَا آيَا أَسْسَ
بَھَى كَچُو عَطَافَرَ مَا يَا پَھْرَ حُوْ تَحَا آيَا پَسْ حَضْرَتْ نَزَّلَ فَرَمَيَا اللَّهَ تَحْيَيْتَ
رَزْقَ عَنْاَتْ كَرَے -

وَعَنْهُ مُحَمَّدٌ بْنٌ مُحَمَّدٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَيْشَةَ عَنْ عَلَى بْنِ يَحْيَى
خَرَجَ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ فِي الْكُلِّ
أَكْلُهُمْ كُلَّهُ وَارِثُ شَيْسِمَانِ تَزَدَّا دُورًا فَازَ ذَادُوا إِلَّا

فَقَدْ أَدْكَبُتُمْ حَنْشَ يَوْمِكُفْرٍ اور روایت ہے اُسی محمد بن کھبی سے اُسے روایت کی ہے احمد بن محمد سے اُسے علی بن ابی حمزہ سے کہا گئے سناء میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہ حضرت رسول کے بارہ میں فرماتے تھے تین سالکوں تک کو تو دو پھر تمیعنی نصیحت ہے۔ اگر رہس سے زیادہ کو دینا چاہو تو ورشہ اس دن کا حق تم ادا کر ف ان دو صد بیرون سے ظاہر ہے کہ ہر روز تین سالکوں تک کو دینا چاہیے پھر اخست یا رہے۔

عَلَىٰ بَيْعَ اَبْرَاهِيمَ عَنْ هُرُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مِسْعَدَةَ بْنَ صَدَقَةَ
عَنْ اَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَأَى اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَلَواتُ
اللَّهِ عَلَيْهِ بَعَثَ إِلَى رَجُلٍ مُحْسِنٍ أَوْ سَاقٍ مِنْ تَمَرٍ الْغَيْبَةَ
وَفِي لَحْبَةِ اُخْرَىٰ الْبَقِيَّةَ وَكَانَ الرَّجُلُ وَمِنْ يَرْجُونَ فِوْلَهُ
وَيُؤْمِنُ مَلِحَّاً لِهِ وَإِنْرَاهُ وَكَانَ لَا يَسْأَلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فَلَا خَيْرٌ لَهُ شَكِّيًّا فَقَالَ رَجُلٌ لَاَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَاللَّهِ مَا كَسَّاكَ
فَلَاؤْنُ وَلَقَنُ كَانَ يَجْزِيُهِ مِنَ الْحِمْسَةِ أَوْ سَاقٍ وِسْقَ وِحدَةٍ
فَقَالَ لَهُ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ لَا كَثْرَةُ اللَّهُ فِي الْمُؤْمِنِينَ حَنْ بَكْ
أَعْطِيْهِ أَنَّمَا قَرَبَكُلُّ اَنْتَ لِلَّهِ اَنْتَ اِذَا اَنَّمَا لَمْ اَغْطِ الدَّنَّ بِهِ
يَرْجُونَ لِنِ الْآمِنَ بَعْدِ الْمَسْكَلَةِ فَلِمَا عَطَيْتَهُ بَعْدَ الْمَسْكَلَةِ

إِلَّا مُؤْمِنٌ مَا أَخْدَثْتُ مِنْهُ وَذَلِكَ لِأَنِّي عَرَضْتُهُ لِكَمْ يُجَزِّلُ
 لِي رَبِّهُ الَّذِي يُعْرِفُ فِي التُّرَابِ لِرَبِّي وَذَلِكَ حِدَادٌ لَعْبَةٌ
 لَهُ وَطَلَبَ حَوَالَيْهِ الَّذِي لَمْ فَعَلْ هُنَّا بِأَخْيَهِ الْمُشَاهِدِ
 عَرَفَ لَهُ مُؤْمِنٌ مَقْصُوعٌ بِصِلَاتِهِ وَمَغْرُوبٌ فِيهِ فَلَمْ يَصُدُّ قِيَ اللهِ فِي
 دُعَائِهِ لَهُ حَيْثُ يَتَمَّمُهُ لَهُ الْجَنَّةَ بِإِيمَانِهِ وَيَجْلُ عَلَيْهِ الْحُطَامُ
 مِنْ مَا لِهِ وَذَلِكَ إِنَّ الْعَبْدَ يَعْمَلُ فِي دُعَائِهِ أَللَّهُمَّ اغْفِرْ
 لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فَإِذَا دَعَاهُمْ بِالْعَفْرَةِ فَلَمْ طَلَبْ لَهُمْ
 الْجَنَّةَ فَمَا أَنْصَفَ مِنْ فَعْلٍ هُنْذًا بِالْعُولِ وَلَمْ يُجْعِلْهُمْ بِالْفِاعْلِ۔

روایت کی ہے علی بن ابراہیم نے ہارون بن مسلم سے اسے مدد
 بن صدقہ سے اُسے جا ب امام جعفر صادق علیہ السلام سے سمجھتے
 کہ جا ب امیر علیہ السلام نے ایک ایسے شخص کے پاس جوان بچوں
 میں سے تھا جو حضرت کی بخشش و عطا و کرم کے امدادوار تھے اور
 کبھی نہ اُن حضرت سے سوال کرتا تھا اور نہ اور کسی سے پانچ و سو
 افسوس بجهہ باقیعہ کے خبر سمجھے پس کسی نے خوض کیا یا حضرت واللہ
 آپ سے اُسے سوال بھی نکیا تھا علاوہ ازاں این پانچ و سو میں سے
 ایک و سو اُسے کافی تھا یہ سنکر حضرت نے فرمایا اللہ تجھے جو
 کو مُؤْمِنِینَ میں زیادہ نہ کرے میں تو دیتا ہوں اور تو بخشن کرنا ہے

خدا کے لئے اس سے قبہ کر اور آگاہ ہو کہ اگر میں ایسے شخص کو جو
 مجھ سے امید رکھتا ہو نہ دون مگر بعد اُس کے سوال کے پس بعد
 سوال کے اس سے اور کوئی چیز بینے نہیں دی مگر فرمات اُس شر کی جو
 میں نے اُس سے لی۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ میں نے جو اُس سے بے
 سوال کے دیا تو حقیقت میں یہ ہے اُس سے آمادہ کیا اس امر پر کہ
 وہ اپنے اُس منہستے ہے میرے اور اپنے رب کے لئے وقت
 عبادت اور طلب حجاج کے زمین پر رکھا ہو آبرد کون گلزارے یعنی
 سوال کرے پس جس شخص نے اپنے ایسے بھائی مسلمان کے ساتھ
 جسے وہ مستحق صلہ اور معروف جانتا تھا یہ فعل مذکور کیا یعنی
 بے سوال کے اُس سے نہ دیا پس پروردگار عالم سے اپنی اُس دعا
 میں جو مسلمان بھائی کے واسطے کرتا ہو سچ نہ بولا اس لئے کہ دعا
 میں تو زبان سے برادر مسلم کے واسطے جنت چاہتا ہو اور تھوڑی یہ
 اپنے بے حقیقت مال کے دینے میں اُس سے بخشن کرتا ہو اور برادر
 مسٹر کے لئے جنت کس طرح چاہتا ہو کہ دعا میں کہا ہے اللہمَّ اعفِ
 لِمَنْ سَبَبَ وَلِمَنْ دَنَّا تَكَبَّرَ وَلِمَنْ مَغْرَبَتِهِ كی تو حقیقت ہے جنت
 ہے اپس جس شخص نے زبان سے قبہ کہا اور خود اس پر کی بھی عمل
 نہ ہوا اس نے بالحل النصارف نہ کیا۔

کے بغایب غیر ایک کہت جس درخت والے یا ایک بڑے
شاخے ارجمند کے نام ہر جو اس مسول اشہ طیہ وسلم کا تھا۔
اس حدیث سے کس قدر دست بجا بھی مارنے کی خلائق ہر اور کہتی
ذلت سوال کی ثابت ہوتی ہے۔ اسی لئے ضرورت میں بھی سوال
کرنا مکروہ ہے۔ وہی بروز فلکی یا بسا بر بعض کے بروز نہ خوبی
ساتھ صنایع کا ہوتا ہے۔ اور ایک صنایع بھاپ سیر انگریزی کے قریب
سیر اور پچھ ما شہ کا ہوتا ہے۔

باب چہارم

بیان ہیں فضیلتِ ملادتِ قرآن و عظتِ قرآن اور ثواب تعمیر مسجد کے
فی۔ عَلَىٰ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اِبْنِ اِبْنِ اَبِي عُبَيْدٍ عَنْ حَشَّا
بْنِ الْحَكَمِ عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ الْخَدَّاءَ قَالَ سَمِعْتُ اَبا هَبْنَ اللَّهِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا بَعْدَ اللَّهِ لَهُ بَيْتًا فِي الجَنَّةِ
قَالَ اَبُو عُبَيْدَةَ قَرِئَ اَبُو هَبْنَ اللَّهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ
فِي طَرِيقِ مَلَكَةَ وَقَدْ سَوَّيْتُ بِاَسْجَانَ رِمَاجِنَارِ مَسْجِدًا فَعَلَّتْ كَلْهُ جُعِلَتْ
فِدًا اَكَ تَرْجُونَ اَنْ يَكُونَ هَذَا مِنْ ذَلِكَ قَطَالَ لَعْنَهُ - روایت
کی ہے علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اُسے ابن ابی عبیدے
اُسے ہشام بن حکم سے اُسے ابو عبیدہ خدار سے کہا اُس نے فتنا

یعنی امام جaffer صادق علیہ السلام کو کہ حضرت فرماتے تھے جس شخص نے
 مسجد بنائی پر دردار عالم اُس کے لئے بہشت میں گھر بنایا گیا
 ابو عبیدہ کہتا ہے کہ انفاق سے راہ مکہ میں حضرت کا گزر میرے پس
 ایسے وقت میں ہوا جب یعنی چند پھر جمع کر کے ایک مسجد بنائی تھی پر
 یعنی عرض کیا کہ یا حضرت میں آپ پر سے فدا ہوں میں اُمّہ کرما
 ہوں کہ یہ چند پھر جمع شدہ حکم مسجد رکھتے ہوں حضرت نے فرمایا ہاں بیٹھ کر
 - وسائل۔ وَعَنْ أَيْنَ جَعْفَرٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّهُ فَتَأَلَّ
 مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِّكُفَّارٍ فُطَاطًا بَنَى اللَّهُ لَهُ بُنْيَانٌ فِي الْجَسَّةِ
 فَكَلَّ أَبُو عُبَيْدَةَ وَمَرَبِّي أَنَا بِكَنَّ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ أَضَعُ
 الْأَجَارَ فَكَلَّ طَنَّا مِنْ ذَاكَ فَكَلَّ دُمَّا - اور اسی ابو عبیدہ
 نے ردایت کی ہے جذب امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ فرمایا
 حضرت نے یہ شخص مسجد بنائے ہر چند ضروری میں وہ مسجد مثل کشیا
 قطاہ کے ہو حق تعالیٰ اُس کے لئے بہشت میں گھر بنایا گیا ابو عبیدہ
 کہتا ہے جب میں کہ وہ یعنی کے درمیان نماز پڑھنے کی بجائی کیے
 لئے پتھر کر رہا تھا کہ انفاق سے حضرت کا گزر میرے پاس ہوا
 یعنی عرض کیا کہ یا حضرت یہ چند پھر جمع شدہ حکم مسجد میں ہیں حضرت
 نے فرمایا کہ ہاں بیٹھ کر -

فَالْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا فِي الدِّينِ
أَعْطَاهُ اللَّهُ كُلَّ شَيْءٍ مِنْهُ إِذَا قَالَ كُلُّ ذَرَاعٍ مِنْهُ مَسِيرًا
أَزْكَى بَعْدَنَ الْكُفَّارِ مَدِينَةً مِنْ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ وَدُكْرَةٍ
وَيَكْ قُوْتٍ وَرَمَرَدٍ وَرَبَرَجَدٍ وَلَوْقٍ لَعْنَهُ - فَرَاهَا يَا جَنَاحَ.
رسُولُ خَدَّا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّ جَوْنَخْسَ دِنِيَا مِنْ مَسْجِدٍ بَنَاهُ
حَنْ تَعَالَى وَبِحَانَهُ اَمْسَ مَسْجِدٍ كَهْ هَرَبَاتٍ يَا فَرَاهَا يَا حَضْرَتَ نَهَنْ هَرَكَنْ
كَيْ عَوْضَ چَالِمِسْ هَرَارَ بَرَسَ كَيْ رَادَكَاهَا يَكْ شَهِرَ دِكَلَا جَوْسَ نَهَادَ
چَانَدَسِ اَوْرَ قَوْرَ وَيَا قُوتَ اَوْرَ زَمَرَ وَزَبَرَ جَدَكَاهَا ہَوْگَا -

- فِي - عَلَيْيِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ الْمُحَمَّدِ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفِيَّانَ الْحَسَنِ يَرِى عَنْ أَبِيهِ عَنْ
سَعْدِ الْمَخْثَافِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَالْ يَا سَعْدَ
لَعْلِمُوا الْمُجْرَانَ فَكِنَّ الْمُرْآنَ يَأْتِي بِيَوْمِ الْعِيَامَةِ فِي الْحِنْ
صَحْوَرَةٌ نَظَرَ إِلَيْهَا الْمُلْكُ وَالثَّامِنُ صُفْرَوْتُ عِشْرُوْتُ
رَمَاءُ الْكُفَّارِ صَفَرٌ تَمَّا نُوْتَ الْكُفَّارِ صَفَرٌ أَمْمَةُ مُحَمَّدٍ بَلِي
اللَّهُ وَسَلَّمَ وَأَكْبَرُونَ الْكُفَّارِ مِنْ سَائِرِ الْأَمَمِ هَيَا تَهَلَّ
صَفَّ الْمُسْلِمِيَّ فِي صَحْوَرَةٍ رَجْلِ فَيْلَمُ مِنْظَرُونَ الْكَوْمَ
لِيَقْدِمُونَ لَا لِلْمَعْدَلَ لَا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ إِنَّ حِبَّ الْرَّجُلِ

مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَعْنَهُ سَمْتِهِ وَصِفَتِهِ خَيْرًا تَهْ كَانَ أَسْنَدَ
 اِجْتِدَادًا مِنَا فِي الْقُرْآنِ فَنَّ هَذَا كَالْمُحْكَمِ مِنَ الْبَهَاءِ وَالْجَاهَلِ
 وَالْتَّوْرِ مَا لَمْ يُعْطِمْ ثُمَّ يُجَارُ وَرُحْمَى يَا تَنِي عَلَى صَفَتِ السُّهْدَاءِ
 فَيَنْظُرُ إِلَيْهِ السُّهْدَاءِ ثُمَّ يَقُولُونَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الرَّبُّ
 الرَّحِيمُ إِنَّ هَذَا الرَّجُلُ مِنَ السُّهْدَاءِ لَعْنَهُ سَمْتِهِ وَ
 صِفَتِهِ عَمَّا تَهْ كَانَ شُهَدَاءُ اِجْتِدَادًا فِي هَذَا كَالْمُحْكَمِ مِنَ
 الْبَهَاءِ وَالْفَضْلِ مَا لَمْ يُعْطِمْ قَالَ يُجَارُ وَرُحْمَى يَا تَنِي عَلَى
 صَفَتِ شُهَدَاءِ الْحَقِّ فِي صُبُّقَسِ شَهِيدِي فَيَنْظُرُ إِلَيْهِ سُهْدَاءِ
 الْحَقِّ فِيهِ لَعْنَهُمْ وَلَيَقُولُونَ إِنَّ هَذَا مِنْ شُهَدَاءِ الْبَهَاءِ
 لَعْنَهُ سَمْتِهِ وَصِفَتِهِ غَيْرَانَ الْجَنَّةِ يَرَهُ الَّتِي أُصِيبَ
 فِيهَا كَانَتْ أَعْظَمُهُ مِنْ الْجَنَّةِ يَرَهُ الَّتِي أَصَبَّنَا فِيهَا
 فَنَّ هَذَا كَالْمُحْكَمِ مِنَ الْبَهَاءِ وَالْجَاهَلِ وَالْتَّوْرِ حَمَّا لَمْ يُعْطِمْ
 ثُمَّ يُجَارُ وَرُحْمَى يَا تَنِي صَفَتِ النَّبِيِّنَ وَالْمُرْسَلِينَ فِي صُبُّقَسِ
 نَبِيٍّ سَمْرَلِ فَيَنْظُرُ لِلْتَّبَاعِيُّونَ وَالْمَرْجُسَلُونَ إِلَيْهِ فَيَشَتَّلُ
 لِدِلِكَ لَعْنَهُمْ وَلَيَقُولُونَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَكِيمُ الْكَرِيمُ إِنَّ
 عَذَنَ النَّبِيَّ مَرْسَلَ لَعْنَهُ بِصِفَتِهِ وَسَمْتِهِ غَيْرَ أَنَّهُ أَعْظَمُ
 فَضْلًا كَثِيرًا قَالَ يَنْجُمُ مَعِونَ فَيَا تَوَنَ مَرْسُولُ اللَّهِ فَيَسْكُنُونَ

وَيَقُولُونَ بِكَمْ حَدَّلَ مَنْ هَذَا فَيَقُولُ لَهُمْ أَنَّكُمْ لَعْنَ فُؤُلَّةٍ
 فَيَقُولُونَ مَا لَعْنَ فُؤُلَّةٍ هَذَا حِسْنٌ لَمْ يَعْصِمْ إِنَّ اللَّهُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ
 رَسُولُ اللَّهِ هَذَا مُجَهَّهٌ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ خَلْقِهِ فَيُسَيِّدُهُمْ يَهْجُو وَرُحْبَةٌ
 بَأْتِيَ عَلَىٰ صَنْقِ الْمَلَائِكَةِ فِي صَنْقِ كُرْتِ مَلَكٍ مُقْرَبٍ فَنَذَرَ
 إِلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ فَيَسْتَدِدُ لِدِلْكَ لَعْبَيْهِمْ وَيُكَبِّرُ لِدِلْكَ عَلَيْهِمْ
 لَا رَاوَ اَمِنَ فَصِلَهُ وَيَقُولُونَ لَعَلَىٰ مَبْنَاهُ فَقَدْ سَانَ
 هَذَا الْعَبْدُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ عَرِفُهُ بِسَكِّيْتِهِ وَصِفَاتِهِ غَيْرِ
 أَنَّهُ أَقْرَبُ الْمَلَائِكَةِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَىٰ مَعَامًا قَبْنَهُ شَاكَ
 أَلَيْسَ مِنَ النَّوْرِ وَالْجَلَالِ مَا كَمْ نَلَبِسْ فُؤُلَّةٌ يَهْجُو وَرُحْبَةٌ يَنْتَهِيَ
 إِلَىٰ رَبِّ الْعِزَّةِ بَارَكَ وَتَعَالَىٰ فَيَخِرُّ هَكُوكُ العَرْشِ
 فَيُنَادِيهِ بَارَكَ وَتَعَالَىٰ يَأْجُجَهُ فِي الْأَمْرِصِ وَكَلَامِي
 الصَّادِقِ النَّاطِقِ اِزْفَعَ رَأْسَكَ وَنَسْلَ لَعْطَوَ شَفَعَ دَسْفَعُ
 يَئْرَفُعَ فَيَقُولُ اللَّهُ بَارَكَ وَتَعَالَىٰ كَيْفَ رَأَيْتَ عِبَادِيَ
 فَيَقُولُ يَا رَبِّ مِنْهُمْ مَنْ صَادَقَنِي وَحَافَنَا عَلَيْهِ وَلَمْ يَضْلِعْ
 سَيِّئَاتِي وَمِنْهُمْ مَنْ ضَيَّعَنِي وَلَمْ يَسْقَطْ بِحَقِّي وَكَذَّبَنِي وَلَنَا
 جُنُاحَاتٌ عَلَىٰ جَمِيعِ خَلْقِكَ فَيَقُولُ اللَّهُ بَارَكَ وَتَعَالَىٰ وَ
 عَزَّزَنِي وَجَلَّلَنِي وَلَأَرْتَقِي مَكَانِي لَأَبْصِرَنِي عَلَيْكَ الْعَزَّةُ

أَحْسَنَ النَّقُابَ وَلَا عَمَّا سَبَقَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ مَا لِيْتَمَا لِعِقَابَ
فَالْأَكْلَ فَكَيْرَقْعُ الْقُرْآنِ مَلْسَهُ فِي صُورَةِ أُخْرَى فَالْأَكْلُ فَقْلُكْتُ
لَهُ يَا أَبَا جَعْفَرٍ فِي أَيِّ صُورَةِ يَرْجِعُ فَالْأَكْلُ فِي صُورَةِ
مَرْجُلِ شَاهِبٍ مُسْتَغْلِلِ يُبَصِّرُهُ اَنْتَلِ الْجَمِيعَ فَيَا لِلرَّجُلِ
مِنْ سِتْعَتِنَّ الدِّينِ كَانَ يَعْرِفُهُ وَيُخَادِلُهُ بِهِ أَهْلَ الْخِلَالِ
فَيَقُولُ هُدَيْنَ يَكْرِيْهُ فَيَقُولُ مَا دَعَرْ فُتْحَ فَيَقُولُ الْرَّجُلُ
فَيَقُولُ مَا أَكْسِكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ فَالْأَكْلُ فَيَرْجِعُ فِي صُورَةِ
الْأَكْلِ كَمَا نَتَ فِي الْخَلْقِ الْأَوَّلِ وَيَقُولُ مَا دَعَرْ فُتْحَ فَيَقُولُ لِأَعْلَمَ
فَيَقُولُ الْقُرْآنُ وَكَمَا الدِّينُ إِنْتَهَتْ لِيْلَكَ وَأَنْصَبْتُ
فَرِيقَ سَمِعْتَ الْأَذْهَى مَرْجَمَتِ بِالْقَوْلِ فِي الْأَرْضِ كُلَّ تَاجِرِ
فَدِيْشَنْقَ فِي رَجَارَتَهُ وَأَنَّا فَرَائِكَ الْيَوْمَ فَالْأَكْلُ فِيْنَ طَلَقِ
بِهِ إِلَى سَرْبِ الْعِزَّةِ سَبَارَكَ وَكَعَالِي فَيَقُولُ يَا رَبِّ كَبِيلَ
وَأَكْتَ أَخْلَمْ بِهِ فَكَكَ كَانَ لَصَبَّاكِي مُوايِلَهُ عَلَى يُعَادِيْنِي
وَرِيْجِهُ فِيْنَ يَمِيْغِصُ فَيَقُولُ أَللَّهُ تَعَالَى وَجَلَّ أَدْحُلَهُ
عَبْدِيْنِي حَبَّتِيْ فَأَكْسُقُهُ حَلَّهُ مِنْ حَنْلِ الْجَنَّةِ فَنُوْجَسِيْهُ
أَكْلِجَ فَكِدَّا فَعَلَّ بِهِ ذَلِكَ عُرِضَ كَلِيْ الْقُرْآنِ كَيْمَالُهُ أَهْكَلَ
مَرْضِيَّتِيْنِيْ حَمَّاكِ صِنْعَ بِهِ لَيْلَكَ غَيْرِهُ يَا رَبِّيْ أَسْتَقِلُهُنَّا

قَرِئَ مَزِيداً الْخَيْرُ كُلُّهُ فَيَقُولُ عَرَّفَ رَجُلٌ فَعِزَّتْ فِي وَجَادَلَ فِي
 وَكَلَوْبَنِ فَإِذَا دَعَاهُ مَكَانِي لِأَخْلِقِنَ لَهُ الْيَوْمُ خَمْسَةً أَشْبَاكَ
 مَعَ الْمَرِيدِ إِذَا مِنْ كَانَ بِعِزَّتِ لَتِهِ الْأَكْلُ أَكْلُ سَبَابِكَ لَا يَحْنَ مَعَكَ
 لَا يَخْحَاءُ لَا يَتَفَقَّنَ فَلِهِ خَتِيَّاً لَا يَتَفَرَّغُ فَنَكِيرِ حُكْمَكَ لَا
 يَتَسَّرُ بِمَوْجَنَ قَارِخِيَّاً لَا يَمْوَقُنَ الْحَدِيثَ - دَائِيَتْ كَيْ بِرِ عَلَى بَنِ
 مُحَمَّدَ نَعَلِيْ بَنِ حَبَاسَ سَعَيْنَ سَعَيْنَ بَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَعَيْنَ سَعَيْنَ
 سَعْيَانَ بَنِ جَرَبَرِيَ سَعَيْنَ اَسْنَنَ اَسْنَنَ اَسْنَنَ اَسْنَنَ سَعَدَ خَفَافَ
 سَعَيْنَ سَعَيْنَ جَنَابَ اَمَامَ مُحَمَّدَ بَا قَرِ عَلِيَّ السَّلَامَ سَعَيْنَ كَمَ حَرَنَتْ نَعَلِيْ
 طَرَفَ طَلَابَ كَرَكَ كَرَكَ فَرَنَيَا اَسْعَدَ قَرَآنَ سَيِّكَيْبِيَ اَسْوَرَكَ كَهْ بِرَوْزَقَيَا
 اَسْسَيْ صَوَرَتْ اَسْنَنَ سَعَيْنَ عَوْصَهْ بِرَشَرَيِّنَ قَرَآنَ اَمَهَيَهَ كَاهَكَهْ تَعْجَبَتْ
 بَسَ اَسْسَيْ طَرَفَ دَيْكَنَهْ لَكَيْنَهْ بَسَ اَدْرَبَ اَدْمَوْنَ کَیْ صَفَيْنَ
 اَسْ دَنَ اَيْكَهْ لَاهَکَهْ بَسِسَ بِرَازَهْ هَوْ بَگَيَهْ اَسْتَنَ بِرَارَهْ دَعَارَسَ بَنِي
 حَضَرَتْ جَنَابَ مُحَمَّدَ مُحَمَّطَفَ اَصْلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ سَلَمَ کَادَتْ
 کَ اَدْرَچَالِيَنَ بِرَازَ اَدْرَجِيَونَ کَ اَمَتَتْ کَ پِسَ بِعَوَرَتْ بِنَخْسِيَهِيَ
 صَفَنَ مُسْلِمِيَنَ پَرَهْ گَذَرَ بِحَكَا اَوْرَأَخِينَ سَلَامَ کَرَے گَهَ مُسْلِمَانَ نُوكَتَنَ
 طَرَفَ دَيْكَنَهْ لَكَيْنَهْ بَسَ اَدْرَسَجَبَ بُو کَرَکَمِينَ کَمَ کَهْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ
 الْكَرِيمُ طَ يَ شَخْصَ بِعَبَبَ چَنَدَ عَلَامَتَوْنَ اَدْرَنَثَ نِيَونَ کَ مَعْلَمَ تُوْجِيَنَ

میں سے ہوتا ہے مگر چونکہ ہم سے زیاد دیکھنے میں کوئی شر کرتا تھا اس لئے
 وہ روشنی اور نور و جمال اسکو ملا ہے جو ہمکو نہیں ملا بعد اسکے صفات پر
 اُن شہید ان را ہے خدا کے گزر بیگنا جو صفات میں شہید ہوئے ہوں گے
 پس یہ آسے دیکھ کر تعجب سے کہیں گے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الرَّبُّ
 الرَّحْمَنُ يَعْلَمُ بَعْضَ عِلَامَتُهُنَّ سَعَى ہمیں میں سے معلوم ہوتا ہے لیکن جو پک
 اُن شہیدوں میں سے ہے جو لب دریا شہید ہوئے ہیں اس لئے وہ نور
 و شرف اسکو ملا ہے جو ہم کو نہیں ملا فرماتے ہیں حضرتؐ کہ بعد ازاں
 قرآن مجید بصورت شہید صفات شہید اور بحر پر گزر بیگنا پس سب شہداء رجھ
 اُسے دیکھنے لگیں گے اور نہایت تعجب سے کہیں گے یہ بسبب چند علامتوں
 کے معلوم تو ہمیں میں سے ہوتا ہے مگر چونکہ وہ جزیرہ جس میں اُسے شہادت
 پائی ہے پر اُس جزیرہ کے جس میں ہم شہید ہوئے ہیں زیادہ
 ہونا کہ اس لئے اسکو وہ روشنی و نور و جمال عطا ہوا ہے جو ہمکو
 نہیں عطا ہوا۔ پھر بصورت نبی مرسل صفت انبیاء اور مرسیین پر
 لکھ ریگنا یہ سب بھی اُسے دیکھنے لگیں گے اور سخت متعجب ہو کر کہنیگے
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ یہ شخص علامتوں سے نبی مرسل ہی معلوم
 ہوتا ہے مگر شرف تو اسے بہت ہی عطا ہوا ہے حضرت فرماتے ہیں پر
 یہ سب جمع ہو کر خدمت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں

پھوٹپھین گے اور پوچھیں گے کہ اے مُحَمَّد ﷺ پھرون ہجوں ہجوں حضرت صاحبِ زمانہ نے کیا
 کیا تم اسے نہیں جانتے عرض کر سمجھے ہم تو نہیں جانتے کیا یہ مشتمل
 میں سے ہم حبیر اللہ نے کبھی اپنا غصب ہی ناذل نہیں فرمایا حضرت
 فرمائیں گے نہیں یہ ہر محنت خدا اُس کے خلق پر پس قرآن سلام
 کر یا اور آگے بڑھا کر ایسکے بصورت ملک مقرب صاف ملائکہ گرد یا
 ملائکہ بھی اُسے دیکھنے لگیں گے اور بہت ہی تعجب کر سمجھے اور چونکہ
 قرآن پر فضل و شرف بے انہما دیکھیں گے ہیں وجہ ملائکہ پر
 نہایت ہی گران گز ریکھا پس کہیں گے تعالیٰ ربنا و تقدیس
 یہ بندہ خدا بوجہ چند علامات کے معلوم تو ہمیں میں سے ہوتا ہیں
 چونکہ ہم سے زیادہ پروردگار عالم کی درگاہ میں اسکو قرب حمل
 ہر اسی سبب سے اُس نور و جاہل سے یہ آرائستہ کیا گیا ہر جو
 ہمکو نصیب نہیں پھر قرآن آگے بڑھا کر ایسکے پیش ربت العزیز
 ہو گا اور زیر عرش سر کے بیل گز ریکھا پس پروردگار عالم ناذل ریکھا
 اے میری محبت اہل زمین پر اور اے کو یا پچے کلام میرے اپنا سامان
 اور جو سوال کرتا ہو کر کہ دیا جاوے اور جس کے لئے چاہے شفاعت
 کر کے تھری شفاعت قبول کی جاوے پس یہ ارشاد سنکر قرآن پر
 سراً مٹھا دیکھا بعد اس کے پروردگار عالم فرمادیکھا اے قرآن تو نے

میرے بندوں کو کیوں نکر پایا عرض کر گیا اور پورا دگار میرے بندوں
 نے اُن میں سے میری حفاظت کی اور مجہر عمل کیا اور میری بہتری کو نا
 اور بعضوں نے اُن میں سے مجہر عمل نہیں کیا اور مجھے ذلیل کیا بلکہ میری
 تکذیب کی حال آنکہ میں تیری سب بندوں پر تیری محبت تھا۔ حق تعالیٰ
 فرمائی گا فرم ہو مجھے اپنے عزت و جلال و علوشان کی آج میں تیرے ہی
 سب سے ضرور نیک ثواب دے گا اور تیرے ہی وجہ سے ضرور سخت
 قصاص کروں گا۔ حضرت فرماتے ہیں کہ یہ مردہ منکر قرآن مجید اور ہمہ
 میں ہو جاوے گا۔ راوی کہتا ہو ہمیں عرض کیا یا حضرت کس صورت
 میں ہو جاوے گا حضرت نے فرمایا صورت میں ایسے شخص متغیر اللون اور
 متغیر الحال کے کہ سب اہل محشر اسے دیکھنے لگیں گے بعد اس سکونت
 ایک ایسے شخص کے پاس ہمارے شیعوں میں سے آؤ گا جو اسے حق
 تعالیٰ اور اہل خلاف کو اس کے ساتھ رکھتا اور سامنے
 کھڑا ہو جاوے گا اور کہیں کیا تو مجھے نہیں پہیا تھا یہ شخص کہیں کا اسی بندہ
 خدا میں نو بخے نہیں پہچاتا۔ حضرت فرماتے ہیں یہ منکر قرآن مجید
 اسی صورت میں ہو جاوے گا جو دنیا میں رکھتا تھا اور کہیں کا اب بھی
 تو نے مجھے نہیں پہچانا یہ شخص کہیں کا نہیں اب تو یعنی بتھے پہچان لیا پس
 قرآن کہیں کا میں ہی ہوں وہ جسے بتھے راتون کو نہ نہیں دیا اور تیرے

عیش میں خبل ڈالا اور میری وجہ سے تو نے اذیت کے ہاتھ سے العنی
 طعن کے تجھ پر پوچھا رہے اگاہ ہوا ہر ایک سو دا گر تجارت کر چکا آج میری
 سو دا گر تی میں میں تیرتی لپشتی پر ہوں جنہت فرماتے ہیں پس قرآن
 مجید اُس شخص کو اپنے ہمراہ لئے ہوئے درگاہ باری میں ہاصہ
 ڈو گا اور عرض کر یگا اس پر درگاہ میرے یہ تیرا بندہ ہوا اور تو خوب
 واقت ہو اس سے کہ یہ میری تابعداری میں قائم تھا اور میرے اور
 رمکش تھا اور میرے ہی وجہ سے لوگوں سے بغش وعدا و دعویٰ
 د محبت کرتا تھا یہ سنکر پر درگاہ عالم فرشتوں کو حکم کر دیجا کہ اس
 میرے بندہ کو بہشت میں لے جاؤ اور حلہا سے جنت سے اسے حلیہ
 اور سرپر اس کے تاج رکھو جب یہ ب عمل میں آچکھیکا تو قرآن کو
 دکھایا جاوے گا اور پوچھا جاوے یکا کہ اس قرآن آیا تو خوشنود ہوا اسکے
 سے جو تیرے دوست کے ساتھ کیا گیا قرآن عرض کر دیجا اس پر درگاہ
 میں تو اس سے کہ ہی سمجھیا ہوں لہذا اس رب میرے تو اپنی رحمت سے
 اور زیادہ کر پس حق جل و علی فرمادے گا فرم ہو مجھے اپنی ہونت
 جلال و علوی شان درفت مکان کی کہ کچھ میں اس اپنے بندہ
 کو اور اسکو جو اس جیسا ہو علاوہ اور چیزوں کے پانچ چیزوں میں
 ہی دو ٹکا۔ انگاہ ہوا اس قرآن وہ پانچ چیزوں میں کہ یہ جو شیشہ

جو انہیں گے اور کبھی بدو ہے نہ ہون گے اور ہمیشہ تدرست
 رہیں گے اور کبھی سعیم نہ ہون گے اور ہمیشہ غصی رہیں گے کبھی محتاج
 نہ ہو گئے اور ہمیشہ خوش رہیں گے کبھی رنجیدہ نہ ہو گئے اور ہمیشہ زندہ
 رہیں گے کبھی نہ مریں گے۔

وسائل - الحسن بن محمد الطبری فی الاماکن عن ابی
 عن العفار عن ابی اليهات عن ابی القلابة عن ابی حن
 عبد الواحد بن زیاد عن عبید الرحمن بن اسحاق
 عن التعمین بن سعد عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وعلیہ
 وسلماً قائل حنیا دلم من تعلم القرآن وحکمه - روایت کی
 ہر حسن بن محمد طوسی نے اپنی کتاب امامی میں اپنے باپ سے ہنسنے
 غفار سے انسنے ابن یا ان سے انسنے ابو قلاب سے انسنے اپنے پاپ
 سے انسنے عبد الواحد بن زیاد سے انسنے عبد الرحمن بن اسحاق سے
 انسنے نعیان بن سعد سے انسنے جناب امیر علیہ السلام سے کہ فرمایا
 جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کی طرف خطاب
 کر کے کہ تم سب میں بہتر و شخض ہو جو قرآن مجید سیکھے اور سکھا دے۔
 اَنْفَصِلُ بْنُ الْحَسَنِ الطَّبَرِسِيِّ فِي جَمِيعِ الْبَيَانِ عَنِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفَقْتَلُ الْعِبَادَ تَوْرِقَةً لَهُ الْقُرْآنِ -

کتاب مجید البیان میں فضل بن الحسن الطبری سے روایت کی ہو کہ
مرا یا جذب رسالت کا بصلی اللہ علیہ وسلم سے سب عبادتوں سے
بہتر طریقہ قرآن مجید کا ہو۔

- فی - حَدَّيْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ سَلَيْمَنَ الْقَرْتَاءِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّوَّادِ يَنْبَغِي لِلَّهِ أَنْ لَا يَعْلَمَ حَمَّةً يَعْلَمُ الْقُرْآنَ أَوْ أَنْ يَكُونَ فِي الْعِلْمِ - روایت

کی ہو علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اُس نے احمد بن محمد سے اُسے
سلیم فراء تھے اُس نے کسی راوی سے اُس سے جذب امام جعفر صادق
علیہ السلام سے کہ فرمایا حضرت نے ہر ہمیں کو سزاوار ہو کہ اپنے
مرنے سے پہلے قرآن مجید یکھلے یا اُس کی تعلیم میں رہے۔

الْفَضْلُ بْنُ الْحَسَنِ الطَّبَرِيِّ فِي جَمِيعِ الْبَيَانِ عَنْ مَعَاذِ بْنِ
جَبَلٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا دَرَأَ
رَجُلٍ حَلَمَ وَلَدَهُ الْقُرْآنُ إِلَّا فَوْجٌ أَبْرَاجٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
الْمَلَكُوتُ وَكَسِيًّا حَلَّتِكُنِّ لَمَّا يَرَاهَا النَّاسُ هِئَلَهُمْ - تفسیر عجم البیان

میں فضل بن حسن طبری سے روایت کی ہو معاذ بن جبل سے
کہتے ہو کہ رسول اللہ اصلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کوئی شخص اب
نہیں جو اپنی اولاد کو قرآن تعلیم کرے گریہ وہ ہیا مردیں اولاد کے

مان باپ کے سر پر مل جتھے بھی رکھا جا دیگا اور ایسے دوستکہ ان
دو نون کو پہنچھئے جاوین گے کہ کبھی ان مجیب نہ یکھے ہوں گے بشرطیکہ
مان باپ نومن ہو دین جیسا کہ اصول کا فی سے - وَيَكُسْأَمْ أَبَوَةَ
حَلَّتِكِنْ إِنْ كَانَ مَقْرُونَ مِنْ ثُمَّ يَقَالُ لَهُمَا حَذَّلَا يَلَا عَلَيْهِمَا حُذْلُونَ
یعنی اور پہنچائے جائیگے مان باپ اس اولاد کے دوستکہ پھر اُن
کہا جاوے گا کہ یہ ہے اس لئے نہیں ملے ہیں کہ تھے اپنی اولاد کے
قرآن تعلیم کیں -

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَاتَ الْمُعَلِّمُ الصَّيْغَيِّ فَلْ
لَدَمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ حَقَالَ الصَّيْغَيِّ يَسْمَعُ اللَّهُمَا لَرْجُلُنِ الْجَنِينِ
كِتَابَ اللَّهِ بَرَائَةً لِلصَّيْغَيِّ وَبَرَائَةً لِابْنِ كَيْمِهِ وَبَرَائَةً لِلْعَالَمِ مِنْ
النَّارِ - روایت ہر جناب رسالت مان باپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے کہ
فرمایا حضرت نے جب معلم کے کو کہا ہو بسم اس الرحمن الرحيم کہ تو
اور وہ بسم اللہ الرحمن الرحيم کہتا ہو تو خسروقت پروردگار عالم اس
پچے اور اس کے مان باپ اور اس معلم کے لئے نجات آتش جهنم
سے نجرا فرماتا ہو -

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ حَتَّى يَسْتَظْهَرُ
وَيَخْفَلُهُ اذْهَلَهُ اللَّهُ أَنْجَاهُ فَشَهَدَهُ فِي هُشْرَهٖ مِنْ أَهْنَامِ

بَيْنَتِهِ كُلِّهِ فَقَدْ وَكَبِثَ لَهُ لَشَارُ - روایت ہر جو بے میں
خد اصلی اس علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے جو شخص کہ قرآن مجید کو
حفظ کرے پر وردگار عالم اسکو بہت میں داخل کر بھا اور اس کی
شفاعت اُس کے عزیز زین دن میں سے ایسے دس آدمیوں کے
بارہ میں قبول فرمائیا جن پر دخول جنیم صرور ہو چکا ہو گا۔

- فی - عَدَّةٌ مِّنْ أَصْحَاحِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ
يَزِيدَ رَفِعَةً إِلَى أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ مَنْ فَرَغَ
فِي الْمُكْفِفِ مَعَ بَصَرٍ وَّ حَفَفَ عَلَى وَالدَّكِيدِ وَ إِنْ كَانَ
كَانَ فِرَسَ میں - روایت کی ہر ہمارے چند علماء نے احمد بن محمد سے
اُسے یعقوب بن یزید سے اُسے راویوں کے سلسلہ کو جناب ام
جعفر صادق علیہ السلام تک پھونپیا ہے کہ فرمایا حضرت نے جو
شخص کہ قرآن کو دیکھ کر یعنی ناظرہ پڑھے اُسکی آنکھوں میں روشنی
ہو گی اور اُس کے والدین سے تخفیف غذاب کی جاوے گی جنہیں
وہ دونوں کا فیر ہوں -

يَعْدَدُ مِنْ أَصْحَاحِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يَحْمَدَ بْنَ الْمَذَارِكَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ كُلُّ نَخْنَقَ
مِنْ سَمَا كَرَ عَنْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ فَلَمَّا

أبو علي الأشعري ثنا عن محمد بن حبيب الجبار في محمد بن
بيهقي ثنا الحسن بن محمد بن محمد بن جعفر عليهما السلام
عن محمد بن الحسين بن علي بن الحسين فكان رفيقهما
الحسين بن علي أبي عبد الله عليهما السلام قال من أسماء
الحمد لله رب العالمين علية السلام ملائكة الرحمن
لهم إلهنا لا إله إلا أنت رب العالمين عز وجل الله رب
الجنة والسماء والارض رب العرش العظيم رب اسرار
السماء والارض رب اسرار العرش العظيم رب اسرار

فَرَأَ لَطَرًا مِنْ حَمِيرٍ حَمَلُوا كِتَبَ اللَّهِ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ حَسَنَةً
 وَجَعْلَى عَنْهُ سَيِّدَ قَرْبَقَ لَهُ دَرَجَةٌ وَمِنْ تَعْلَمَ مِنْهُ حَسَنَةً
 نَمَا هُرَّا كِتَبَ اللَّهِ لَهُ عَنْهُ حَسَنَاتٌ وَجَعْلَى عَنْهُ عَشَرَ سَيِّدَةً
 وَقَرْبَقَ لَهُ حَسَنَةٌ تَرَجَّمَتْ كَالْأَفْوَلِ بِكُلِّ الْمُؤْمِنِ وَالْكُفَّارِ
 بِكُلِّ حَرْفٍ بِأَبِي قَرْبَقٍ أَوْ بِشِئْرٍ بِهِمَا قَالَ قَوْمٌ فَرَأَ حَرْفًا
 وَهُوَ جَائِزٌ فِي حَمَلِيَّتِهِ كِتَبَ اللَّهِ لَهُ بِهِ حَمَلَيْنِ حَسَنَةً وَ
 حَجَّى عَنْهُ حَمَلَيْنِ سَيِّدَةً وَقَرْبَقَ لَهُ حَمَلَيْنِ دَرَجَةً وَمِنْ
 فَرَأَ حَسَنَةً وَهُوَ قَارِئٌ فِي حَمَلِيَّتِهِ كِتَبَ اللَّهِ لَهُ مِنْ حَسَنَةٍ
 وَجَعْلَى بَعْضَهُ مِائَةً سَيِّدَةً وَرَفَعَ لَهُ مِائَةً دَرَجَةً وَمِنْ
 حَمَلَهُ كَانَتْ لَهُ دَحْرَجَةٌ مُجَدَّدَةٌ مُؤَجَّحَةٌ وَأَكِيْمَجَّلَهُ كَالْ
 قَلْبٌ بُجُولَتْ غِدَاءَنَ حَمَلَهُ كَلَهُ قَالَ حَمَلَهُ كَلَهُ - روایت کی
 ہر اب وہی اشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اور محمد بن سجیین نے
 احمد بن محمد سے انھوں نے علی بن حمید سے اُسے منصور سے
 اُسے شیخہ بن ابی شیر سے اُسے چاہب امام زین العابدین علیہ السلام
 سے اور یعنی حدیث چاہب امام جعفر صادق علیہ السلام سے
 کی گئی ہے کہ فرمایا حضرت سے جسے ایک حرف قرآن مجید کا نام
 ہو تو اسکے کو خود پڑ سبے پروردگار عالم نہ اس نے ہی کی

د جسے اُس کے نامہ احصال میں ایک نیکی لکھیگا اور اُس کے
 ایک گناہ کو مخوف رہیگا اور اُسکا ایک درجہ بڑا رہیگا۔ ارجمند شخص
 نے حالت نماز کے سوار کسی اور وقت حرف قرآن کو دیکھ کر پڑا، ہر
 تو پروردگار عالم عوض ہر حرف کے ایک نیکی لکھیگا اور ایک گناہ
 مل کر رہے گا اور ایک درجہ اُسکا بلند فرمائیگا۔ اور اکثر صرف قرآن کو لیتے
 دیکھ کے سیکھا ہر توحی جل و علی دس نیکیاں اُس کے لئے سحر فرمائیگا
 اور استئنے ہی گناہ اُس کے مخوف رہیگا اور اپنے قادر درجہ بھی اُس کے
 بلند کرے گا۔ فرماتے ہیں کہ میہمہ اس بیان سے یہ مراد نہیں ہر
 کہ عوض ہر آیت کے لیکھ یہ مراد ہے کہ عوض ہر حرف مثل ب ت
 و غیرہ کے یہ تواب اُسے دیا جاوے گا۔ پھر فرمایا حضرت نے اور
 جو شخص ملکہ میں قرآن پڑھے پس اگر علیحدہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ
 عوض ہر حرف کے پچاس نیکیاں اسکے لئے سحر فرمائیگا اور اسی
 ہش کے محو کر یگا اور اسی قدر درجے بلند کر یگا۔ اور اگر کٹھا
 چوکر پڑھے تو عوض ہر حرف کے حق تعالیٰ سونیکیاں سحر اور سو
 کلاد محو اور سو دس بے بلند فرمائیگا۔ اور جو شخص کہ قرآن مجید کو ختم
 سخنے اُس کی دعا اس دفت صندور قبول ہوتی ہے خواہ اُمر کا
 اثر دیں میں خلا ہر ہو یا جلدی۔ رادی کہتا ہے میتے عوض کیا یا

حضرت میں آپ پرہ سے فدا ہوں جب کل قرآن ختم کرے اُس وقت کی دعا قبول ہوئی ہو حضرت نے فرمایا ہاں جب کل قرآن ختم کرے ۔

- وسائل - احمد بن فہد فی عَدَةِ الدَّارِعِيِّ قال قال ۳
 لَهَا رِبِّ الْقُرْآنِ بِكُلِّ حَرْفٍ يَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا مِائَةً
 حَسَنَةً قَوْمٌ عَدَّ أَخْسَنَهُنَّ وَمُنْظَهُرًا فِي عَيْرِ صَلَاةٍ حَسَنَةٌ وَ
 حَسَنَةٌ حَسَنَةٌ وَعَيْرُ مُنْظَهٍ حَسَنَةٌ حَسَنَةٌ أَنَّمَا إِنَّ لَا
 أَقْوَلُ الْمَرْءَ بِالْأَلِفِ عَشْرَ وَبِاللَّامِ عَشْرَ وَبِالْمِيمِ عَشْرَ وَ
 بِالْكَافِ لَرْاءَ عَشْرَ - علامہ احمد بن فہد نے کتاب عدۃ الداعی میں
 کہا ہے کہ فرمایا امام علیہ السلام نے واسطے فارسی قرآن کے جب
 وہ قرآن مہاذ میں پڑھنا ہو تو عوض ہر حرف کے اگر کہڑے ہوئے تو سو
 نکیاں اور بیٹھے ہوئے تو پچاس نکیاں لکھی جاتی ہیں ۔ اور اگر سو
 نزد کے اور کسی وقت پڑھنا ہو تو پس و صور کے ساتھ سمجھ پس نکیاں
 اور سبے وضو کے دس نکیاں لکھی جاتی ہیں حضرت لقیری فرماتے ہیں
 کہ ہمیں یہ نہیں کہتا کہ عرض الامر کے بلکہ عوض الف کے دس اور
 عوض ثام کے دس اور عوض بیم کے دس اور عوض بیج کے دس
 نکیاں لکھی جاتی ہیں ۔ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ بے وضو کے

نحائیک نہ پھوپخے آتھی چھپ جنا۔ امام زین العابدین علیہ السلام فقط
 صوتِ حسن سے قرآن مجید اس طرح تلاوت فرماتے تھے کہ سچے
 لیک کہ مشکلین اٹھاے ہوتے تھے کھڑے ہو جاتے تھے اور اکثر
 اوقات راہ چلنے والے غش کھا کر گیر پڑتے تھے جسا کہ اصول
 کافی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا
 حضرت نے کان علیٰ بُنْ الْحُكْمِ اَخْمَنُ اللَّهُ مِنْ صَوْتِ
 بِالْقُرْآنِ وَكَانَ اَلْشَجَاعُوْنَ فَتَنَقَعُوْنَ بِيَا بِهِ
 يَسَّمَعُوْنَ قِلَّةً - یعنی جناب امام زین العابدین قرآن
 مجید کو سب سے بہترالے صوتِ حسن میں تلاوت فرماتے تھے
 کہ سچے چلتے چلتے بڑھ جاتے تھے اور حضرت کے دروازہ پر ٹھکر
 ہو کر سنہ کرتے تھے اور علی بن محمد نو فلی سے منقول ہے وہ کہتا
 ہے جناب امام علی نقی علیہ السلام کے سامنے کچھ آواز کا
 ذکر کیا پس حضرت نے فرمایا اِنَّ عَلَيَّ بُنَ الْحُكْمِ کَانَ يَقْرَأُ
 فَرَبِّهِ مُرِيدُ الْعَالَمِ فَصَعِيْنِ مِنْ حُسْنِ صَوْتِهِ یعنی
 جناب امام زین العابدین اس طرح فرائت کرنے تھے کہ برا
 اوقات راستہ چلنے والا حضرت کے آوازِ حسن کو سہ کر غش کر جائے
 وسائل۔ فی کتابِ العیا نہیں یا مسنا دیہ عن عَبْدِ اللَّهِ

بَنْ أَبِي يَعْفُرِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَلْمَع لَهُ الرَّجُلُ
 يَقْرَأُ الْقُرْآنَ أَيْمَجِبُ عَلَيْهِ مِنْ سَمِيعِهِ الْإِنْصَافُ لَهُ وَالْأَلْ
 سِتِّمَاكُعُ قَالَ لَعْمَةً إِذَا فَرِغَ مِنْ عِنْدِكَ الْقُرْآنَ وَجَبَ عَلَيْكَ
 الْإِنْصَافُ وَالْإِسْتِمَاكُعُ - عِيَاشِي رَهْنَے اپنی کتاب میں اپنے
 اسناد کے ساتھ روایت کی ہے عبد اللہ بن ابی یعفور سے ہے
 حب امام جaffer صادق علیہ السلام سے راوی کہنا ہے میں نے
 حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص قرآن مجید پڑھ رہا ہے
 اس شخص پر جس کے کان میں اس کی تلاوت کی آواز
 بچوں کی ہو آیا واجب ہے کہ خاموش رہے اور دل لگا کرنے
 حضرت نے فرمایا ہاں بیٹک جب تیرے پاس قرآن مجید پڑھا
 جائے تجھ پر واجب ہر چہرہ ہونا اور دل لگا کر اس کا سما۔
 صاحب وسائل نے اس مقام پر وجوب انفات پر یہ لکھا ہے۔
 قَالَ الطِّبِّيرِسِيُّ قَالَ الشَّيْخُ وَذُلِّلُكَ عَلَى سَبِيلِ الْإِسْتِحْدَابِ
 بعضی صاحب مجمع البیان نے کہا ہے کہ شیخ الطائفہ علیہ الرحمہ نے
 فرمایا ہے کہ یہ خاموش رہنے کا حکم دقت تلاوت قرآن مجید کے لیے
 استحباب کے ہے۔ مطلب یہ کہ اس جگہ وجوب بننے استحباب ہے
 حَمْدَ اللَّهِ عَلَى الْحُسْنِ بِأَسْنَادٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ

قرآن مجید کی تلاوت کرنا جائز ہے مگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ بے دعو
کے ہوئے قرآن کے حروف کو چھونا حرام ہے۔ چنانچہ وسائل میں
منقول ہے کہ اسماعیل صاحبزادہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام
حضرت کی خدمت میں حاضر تھے کہ حضرت علیؑ نے اُنے فرمایا بیٹا
قرآن پڑھو اُنھوں نے عرض کیا اور پر بزرگوار میں وضو سے
نہیں ہوں **فَقَالَ لِأَنْمَسَ الْكِنَّابِيَّةَ وَمَسْنَ الْوَرَقِ وَاقْرَعْهُ**
پس حضرت نے فرمایا قرآن کے حروف کو تو چھوڑو باقی اور ورقون
کو چھوڑوا اور پڑھو۔

- فی - حَلَّیٌّ بْنُ ابْرَاهِیْمَ عَنْ أَبِیهِ عَنْ عَلَیٰ بْنِ مَعْنَبٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَسِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانَ عَنْ أَبِی
عَبْدِ اللَّهِ ثَالِثَ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلِّمْ لِكُلِّ
شَيْءٍ حَلْبَةً وَحَلْبَةً الْقُرْآنِ الْصَّمُوْتُ الْخَيْرُ - روایت کی
ہے علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اُنسے علی بن معبد سے
اُنسے عبده بن قاسم سے اُنسے عبداللہ بن سنان سے اُس نے
جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ کہا حضرت نے فرمایا جانا
رسالت ماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر شئی کا ایک زیور لعینی
ایک پیر باعث زینت ہوا کرتی ہے اور قرآن مجید کا باعث زینت

اچھی آواز سے پڑھنا ہو۔

وسائل - محمد بن علی بن الحسین فی جمیون الاحباد عن
 محمد بن عمر الجعفر بن الحسن بن عبد الله الہمیتی عن
 دیوبندیہ عن الریضی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 حسنوا القرآن بِاکصوا تکفیر عالصوت الحسن یزید بن القرآن
 حسنا۔ کتاب عیدن الاخبار میں محمد بن علی بن حسین نے محمد بن
 عمر جوابی سے اُس نے حسن بن عبد الله میتمی سے اُس نے اپنے
 باپ سے اُس نے جذاب امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہو کہ
 لکھا حضرت نے فرمایا جذاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 قرآن مجید کو اپنی آوازوں کے ساتھ زینت دو اسوائے کر صوت
 حسن قرآن مجید کی زینت کو بڑھاتی ہے۔ اس مقام پر شیخ حردی
 نے وسائل میں یہ لکھا ہے آقیل ملا مجھے علی منصبِ ان محبین
 الصوت لا بکریم کو نہ عنقاء ملا بدر میں نشید ہما
 لا بیصل ای حد الغناء۔ یعنی میں کہتا ہوں کہ شخص منصب پر
 یہ بات پوشیدہ نہیں کہ فقط صوت حسن کو غنا ہونا ضرور ولام
 نہیں یعنی بے غن کرنے کے بھی صوت حسن پائی جائی ہے لہذا
 ضرور ہو کہ وہ صوت حسن جس سے قرآن پڑھا جاوے سے درجہ

مُحْقِيَةَ بْنَ حَكِيمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ خَلَادٍ عَنِ الْمِرْهَبِ، فَتَالَ
سَيِّدُهُ يَقُولُ يَتَبَعِي لِلرَّجُلِ إِذَا أَصْبَحَ أَنْ يَرْقَى بَعْدَ
الْمَعْقِيقَيْبِ خَمْسِينَ لَا يَأْتِيَهُ - مُحَمَّدُ بْنُ حَنْفَيَةَ نَعْلَمُ أَنَّهُ
رَوَى يَحْيَى بْنَ أَحْمَدَ بْنَ يَحْيَى سَعْدَ كَوَافِدَ كَمْ
أَنَّهُ مُعَاوِيَةَ بْنَ خَلَادَ سَعْدَ كَوَافِدَ اِنْ شَاءَ اللَّهُ
رَأَى كَهْنَاهُ هُوَ كَمْ يَعْلَمُ حَضْرَتُ كَوَافِدَ كَمْ فَرَمَتْ
كَوَافِدَ صَبَحَ بَعْدَ لِعْقَيْلَاتِ نَمَازِ صَبَحَ كَمْ
أَنَّهُ كَمْ كَمْ سَعْدَ كَوَافِدَ كَمْ كَمْ - كَمْ كَمْ
آتَتْ قَرْآنَ كَمْ تَلَاقَتْ كَمْ -

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ فِي قُرْبِ الْأَسْنَادِ عَنْ أَخْنَانِ بْنِ طَالِفِي
عَنِ الْمُؤْسَيْنِ بْنِ عُثْنَوَانَ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ وَلَنَدُوفَانَ
يَسْكُنُهُ أَنْ يَعْلَقَ الْمُجْمَعَ فِي الْبَيْتِ يَتَعَقَّبُ بِهِ مِنَ الشَّيْكُورِ
وَقَالَ يَسْكُنُهُ أَنْ لَا يُدْرَكَ مِنَ الْقِرَائِفِ فِيهِ - كَمْ بَنْ
الْأَسَادِ مِنْ عَبْدِ أَسَدِ بْنِ جَعْفَرٍ نَعْلَمُ أَنَّهُ حَنْفَيَةَ
سَعْدَ كَوَافِدَ حَنْفَيَةَ بْنَ عَلْوَانَ سَعْدَ كَوَافِدَ اِنْ شَاءَ اللَّهُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ سَعْدَ كَوَافِدَ اِنْ شَاءَ اللَّهُ كَمْ فَرَمَتْ
حَضْرَتُ كَهْنَاهُ هُوَ كَمْ كَمْ كَمْ كَمْ كَمْ كَمْ كَمْ كَمْ كَمْ
قَرْآنَ مجِيدَ كَمْ شِيَاطِينَ كَمْ كَمْ حَمَلَتْ جَهَنَّمَ هُوَ كَمْ
پَرْفَرْمَڈَا

حضرت نے اور سنت حبیب ہر یہ امر کو اس کی تلاوت نہ کر کی جادے
 - فِي صَيْحَةٍ كَمِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَكِّلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ ابْنِ
 فِضَالٍ عَنْهُنْ ذَكَرٌ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ
 شَلَّاةً يَكُونُ إِلَى اللَّهِ عَنْهُ وَجْهٌ مَسْجِدٌ خَلْبٌ لَا يُصْلِي
 فِتْنَةً أَهْلَهُ وَعَلَى لِرْبَنْ جُنَاحَلَ وَمُصْحَّفٌ مَعْلُونٌ فَقَنْ قَعَ
 عَلَيْهِ الْعُبَارُ لَا يَقْرُئُ هُنْيُهُ - ہمارے چند علماء نے روایت
 کی ہو سہل بن زیاد سے اُسے ابن فضال سے اُسے اُس شخص
 سے جس نے اُس سے بیان کیا اُس راوی نے جانب امام جعفر
 علیہ السلام سے کہ فرمایا حضرت نے تین چیزیں مذکور فیاضت پڑھا
 حالم سے شکایت کریں گی۔ اول وہ مسجد عتبہ آباد کہ ہمارے ہے
 اُس میں نماز نہ پڑھتے ہوں۔ دوسری وہ عالم جو جا ہوں میں ہوا وہ
 جاہل اُس کی طرف افتکا کریں۔ تیسرا وہ قرآن جو لٹکا رہتا
 ہو اور بیب نہ پڑھے جانے کے اُس پر عبار پڑھ گیا ہو۔

- فِي صَيْحَةٍ بْنُ أَحْمَدٍ وَعِدَّهُ كَمِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَكِّلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ
 بِكْرٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ الْعَدَالِ
 عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ أَبِيرُ الْمُؤْمِنِينَ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ الْبَيْتُ الَّذِي يَقْرُئُ فِيهِ الْقُرْآنَ وَيَذْكُرُ اللَّهَ

عَنْ وَجْهِ رَبِّيْ وَمُكْثَرٌ بِرَبْكَتِهِ وَيَحْمَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَيُجْعَلُ الشَّيْءُ
 طَيْبٌ وَيُنْهَايٌ لِأَهْلِ السَّمَاوَاتِ كَمَا يُصَيِّبُ الْكَوَاكِبُ لِأَهْلِ الْأَرْضِ
 وَهُنَّ قَاتِلُوكَبِيْتِ الْأَنْجَنِ تَحْتَ لَا يَمْسُكُ مِنْهُ أَفْقَانُهُ وَلَا
 يَدُكُّ كَرَاهَةُ اللَّهِ عَنْ وَجْهِ رَبِّيْ وَتَقْلُبُ بَرْكَتِهِ وَتَبَرُّ مَلَائِكَةِ
 وَتَحْصُرُهُ الشَّيَاطِينُ - روایت کی ہے محمد بن احمد نے اور عَلَيْهِ
 چند علماء نے سہل بن زیاد سے اُخون نے جعفر بن محمد بن عَلَيْهِ
 سے اُنس بن قداح سے اُنس بنے جناب امام جعفر صادق علیہ
 السلام سے کہا حضرت علیؑ نے فرمایا جناب امیر علیؑ السلام نے
 وہ لکھر جس میں قرآن پڑھا جاوے اور ذکر خدا ہو وے برکت
 اُس میں زیادہ ہوئی ہو اور فرشتے آتے ہیں اور شیاطین
 بھاگ جاتے ہیں اور اہل آسمان کو وہ لکھرایا نورانی اور
 روشن معلوم ہوتا ہے جیسے اہل زمین کو ستارے - اور جس لکھر
 میں قرآن نہیں پڑھا جاتا اور ذکر خدا نہیں ہوتا اُس کی برکت
 لکھٹ جاتی ہے اور فرشتے وہاں سے چکے جاتے ہیں اور شیاطین
 آجائتے ہیں -

وَسَائِلُ - أَعْلَمُ بِمَنْ خَدَى فِي عِلْمِ الدِّيَنِ عَنْ الرِّضَا،
 يَرْكَعُ إِلَيْهِ شَيْرِيْهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَدْنَا

لِبَيْعٌ قَلَمْحُلَتْرِبِينَا مِنَ الْقُرْآنِ فَكُنَّ الْمُبْكِتَ إِذَا فَرِشَّتْ مِنْهُ
الْقُرْآنَ عَسِيرٌ مَكْلُوْأَ أَهْلِهِ وَ كُثُرٌ حَيْرٌ وَ كُوْكُوْقَانِ سُكَّانَة
خَيْرٌ زِيَادَتِهِ وَ إِذَا لَكَ يُقْرَئُ مِنْهُ الْقُرْآنَ صَيْقَ عَلَى أَهْلِهِ
وَ قُلْ حَيْرٌ وَ كُوْكُوْقَانِ سُكَّانَةٌ فِي لَفْصِنَاتِ -

- وسائل۔ الفضل بن الحسن الطبری فی جمیع الایم
عن ابی بصیر حنفی ابی عبد اللہ فی قولہ تعالیٰ و
رسیل القرآن شکریلا۔ قال هو ان نہ کسی میتوں کو
پیدا ہو تو ناک و عن ام سلمہ رضی اللہ عنہ کے
الله عالم یہ و آله و سلم لقطعہ قرآن کے آیہ آیہ۔ تفسیر
جمع البیان میں دوایت کہ ہر فضل بن حنفی نے ابصیر
سے اُسے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ حضرت
لے تفسیر میں قول پر درکار عالم رسیل القرآن کے جس کے
ظاہری یہ معنی ہیں کہ اور دیر می کر تو قرآن میں دیر می کرنے کے
فرمایا ترسیل قرآن میں یہ ہو کہ اُس کی تلاوت میں تو شخص
اور جلد می نہ کرے اور خوش انجام کرے اور نیز ردایت
کی ہر جناب اُم سلمہ سے کہ فرمایا آن مخدومہ نے جناب رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تلاوت قرآن میں ہر ہر آیت پر

تو قلت فرماتے تھے اور بھر جاتے تھے۔ مطلب ان دونوں حدیث سے یہ ہر کہ تلاوت قرآن میں جلدی کرنا مکروہ ہو اور بھر بھر کے پڑھن اور آہستگی کرنا مستحب ہو۔

ـ حَدَّىْدَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلَىٰ بْنِ الْحَسِينِ بِكَسَادِهِ عَنْ شَعِيبِ بْنِ وَأَقْدِيْدِ عَنِ الْحَسِينِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الصَّادِفِ ۲ عَنْ أَبَاكَيْهِ فِي حَدِيْثِ الْمُنَىٰ هُنْيَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا وَمَنْ لَعِمَ الْقُرْآنَ ثُمَّ لَسِيَّبَهُ لَعَنَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعْلُوًّا لَّا يُسْلِطُ اللَّهُ عَلَيْهِ بُكْلًا لَّا تَبَدَّلُ مِنْهُ حَيْثَ كَوْنَ قَرِبَيْتَ إِلَيْهِ أَنْ يَغْفِرَ لَكَ ۔ روایت کی ہے

محمد بن علی بن حسین یعنی ابن بابویہ نے اپنے اسناد کے ساتھ شیب بن واقد سے اُسے ابن حسین بن زید سے اُسے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے آنحضرت نے اپنے آبا کرام سے صیث منا ہی میں کہ فرمایا جناب رسالت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آگاہ ہوا اور جو شخص کہ قرآن مجید پڑھنا سکھے اور پھر جھول جائے بروز قیامت درگاہ باری میں معینہ ہو کر آؤے گا اور پروردگار عالم عومن میں ہرگزیت قرآن کے جو بھول گیا ہوا ایک سانپ اپر غالب کروے گا جو جہنم میں جائے

تھے اُنکے ساتھ رہیں گا۔ لیکن اگر اسے مغفرت نصیب ہوئی تو وہ

سَابِقُ جَدًا هُوَ جَادَ كَمَا تَحْتَهُ يَامَ
فِي - حَلَّى بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَبْنَى رَبْنَى عَمَّارٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
بْنَ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ أَشْعَرَ بْنَ غَالِبٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
إِذَا جَمَعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْأَوْلَى نَرَى لَآخِرِي بْنَ إِدَاهَمَ
بِشَخْصٍ قَدْ أَقْبَلَ كَمْ يَرْفَطُ أَحَسَنَ صُورَةً مِنْهُ فَإِذَا أَنْظَرَ إِلَيْهِ
الْمَوْعِدَ مِنْفَنَ وَهُوَ الْقُرْآنُ فَإِلَيْهِ مَدَّا يَمْنَانَ هَذَا أَحَسَنَ
شَيْءٍ حَرَّأَ يَمْنَانَ فَإِذَا أَنْتَهَى إِلَيْهِمْ جَارِهِمْ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ
حَتَّىٰ إِذَا أَنْتَهَى إِلَيْهِمْ جَارِهِمْ يَقُولُ لَنَّ هَذَا الْقُرْآنُ
لَهُمْ كُلُّهُمْ حَتَّىٰ إِذَا أَنْتَهَى إِلَيْكُمْ الْأَرْسَلَانُ يَقُولُ لَنَّ هَذَا
الْقُرْآنُ فَيَجِدُهُمْ حَتَّىٰ يَنْتَهُوا إِلَى الْمَلَائِكَةَ يَقُولُونَ هَذَا الْقُرْآنُ
لَهُمْ كُلُّهُمْ ثُمَّ يَنْتَهُوا حَتَّىٰ يَقُولُ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ
قَبْرُ مُحَمَّدٍ الْبَشَارَ رَجُلُ عَنْ يَمِينِهِ وَجَلَّ إِلَيْهِ فَأَرْتَقَاعَهُ كَمَا فِي الْكِتَابِ
الْبُوَّهُ مِنْ أَكْرَمَكَ وَلَا يُبَيِّنُ مِنْ آهَائِكَ - رِوَايَاتِ كَيْ

بدر علی بن ابراہیم نے اپنے باب سے اُسے ابو عمرتے اُس نے
ابراہیم بن عبد الجمید سے اُسے اسحق بن غالب سے یہ کہتا ہوا کہ
از باب بـ الام حضرت مسیح علیہ السلام نے بروز فیاضت جب وہ رخ

عالم تمام اولین و آخرین کو جمع کرے گا و فتحہ ایک ایں شخص خوبصورت
 آورے گا کہ کسی نے اُس سے بہتر نہ میکھا ہو گا پس معلومین جو اسکی
 طرف دیکھیں گے تو معلوم کریں گے کہ وہ تو قرآن ہر کمیں گے
 یہ تو جمیں میں سے ہو یہ اُن سب چیزوں سے بہتر ہو جو ہم نے
 دیکھی ہیں جب انکے پاس پھوٹکر آگے بڑھیں گا تو شہداء اُس کی
 طرف دیکھیں گے جب انکے پاس سے بھی آگے بڑھیں گا تو کمیں گے
 کہ یہ تو قرآن ہوتا ایسکے آگے بڑھتے انبیاء مسلمین تک پہنچے
 پھوٹکر گا پس یہ بھی یہی فرمائیں گے کہ یہ قرآن ہر لئے آگے بڑھیں
 فرشتوں تک پھوٹکر گا یہ بھی یہی کمیں گے کہ یہ قرآن ہر پس
 انسے بھی تجاذب کرے گا تما ایسکے دا ہئی جانب عرش جا کر نکھڑا جاؤ گا
 پس پر درود گار عالم اس کی طرف خطاب کر کے فرمادیگا قسم ہو
 بنگے اپنی عزت و جلال اور علویت ان کی آنحضرت میں صدر عزت
 کر دیکھا اس شخص کی جس نے تبریزی عزت کی ہو گی اور اہانت کر دیکھا
 اُس کی جس نے تبریزی اہانت کی ہو گی ۔

باقی

بیان ہیں حق اولاد و تعلیم اولاد دبر والدین

و حق والدین اور پر اولاد کے ۶۶

- فی - عَلَيْهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونَسَ
عَنْ دَرْسُتِ عَنْ أَبِي الْحَنْفَةِ مَوْسُوْنَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كَثُرَ
أَبْيَهُ هَذَا قَالَ مَخْسُنْ أَسْكُنْهُ قَادِبَهُ وَقَضَعَهُ مَوْضِعًا
حَسْنًا۔ روایت کی ہر علی بن ابراہیم نے محمد بن عیسیٰ سے ہنسے
یونس سے اُسے درست سے اُسے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام
کہ فرمایا حضرت نے ایک شخص پنځیلے کو لے ہوئے خدمت
جانب رسالت کا صلی اسرعیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض
کیا یا رسول اللہ اسکا مجہر کیا ہے اسکے لئے کوئی خدمت
اپنے نام کے ساتھ موسوم کراوری سے ادب سکھا اور نیک
صحبت میں اسے بٹھا۔

عَلَيْهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْنَانَ عَنْ أَبِي الْحَدِيدِ
الْوَاسِطِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلَيْهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ۚ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَمُ الْمُؤْمِنَ الْمُؤْمِنِ

عَنِ الْعُقُوقِ لِوَلَدِ مِهَا مَا يَكْرَمُ الْوَلَدُ لَهُ مِنْ عَنْقُوْقِهِ
 روایت کی صلی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اُنسے محمد بن شاہ
 سے اُنسے ابو خالد وسطی سے اُنسے ذیہ بن علی سے آنحضرت
 نے اپنے پدر بزرگوار سے آنحضرت نے اپنے پدر عالی سید اثر سے
 کہا حضرت نے فرمایا جناب رسول نحمد اصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے والدین کو حقوق اولاد نہ رحمات کرنے سے دہی گئی
 لازم ہو تھا جو اولاد کو اُنکے حقوق کی نہ رحمات کرنے سے
 لازم ہو تاہم۔

عَمَّاجِلَّ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدِ بْنِ حَمْدَلَّ بْنِ عَيْشَةَ عَنْ أَبِي طَهْبٍ
 رَفَعَهُ إِلَى أَبْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ لَهُ بَنْجَلٌ
 مِنَ الْأَكْثَارِ مَنْ أَبْرَأَ قَالَ قَالَ لِدَيْكَ قَالَ قَدْ مَضَيَّ
 قَالَ بِرْدَلِ لَكِ بِهِ۔ روایت کی ہو محمد بن یحیی نے احمد
 بن محمد بن عیسی سے اُنسے ابو طالب سے اُنسے برداشت
 مرفرع جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی
 ہے۔ اسی کہتا ہے کہیں الفصار میں سے حضرت کی خدمت میں
 عرصہ کیا یا حضرت میں کس کے ساتھ ٹیکی کر دن حضرت نے
 فرمایا اپنے والدین کے ساتھ عرصہ کیا انہوں نے تو انتقال

کیا فرمایا اپنی اولاد کے ساتھ۔

عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حُمَّادٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ الْمَحْنَ بْنِ مُحَمَّدٍ
 عَنْ عَلَى بْنِ الْمَحْنَ أَبْنَ رِبَاطٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحْمَةُ اللَّهِ مَنْ
 أَعْلَمَ فَلَدَّوْ عَلَى بِرَبِّهِ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ يُعِيشُنَّهُ مَلِي بِرَبِّهِ
 قَالَ يَعِيشُ مَبْسُورَةً فَبَجَارَةً عَنْ مَعْسُوسَةٍ وَلَا يَكُونُ
 وَلَا يَحْوِي فِيهِ وَلَا يَسِيرَ فِي حَدِّ
 مِنْ حَدْقِ دِيَكَفِ إِلَّا أَنْ يَدْخُلَ فِي عُقُوقٍ أَوْ فَطْعَةٍ
 رَصِّمَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْنَةً
 طَيِّبَةً طَيِّبَهَا اللَّهُ وَطَيِّبَ رِيحَهَا يَصْدُ رِيحَهَا مِنْ سَمِّهَا
 الْفَيْ غَامِرًا وَلَا يَجِدُ رِفْعَ الْجَنَّةِ عَافِيَ وَلَا فَاطِعَ رَكِيمَ وَ
 لَا مَرْجِعًا إِلَّا زَارَ خَيْلَاءً ۔ روایت کی ہر ہمارے چند
 علماء نے احمد بن محمد سے اُنسے حن بن محوب سے اُنسے علی
 بن حسن بن رباط سے اُنسے یونس بن رباط سے اُنسے جناب
 امام جaffer صادق علیہ السلام سے کہا حضرت نے فرمایا جناب سالما
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدار حست اپنی نازل کرے اُس شخص
 سمجھتے اپنی اولاد کے ساتھ نیکی کی اعانت کی راوی کہتا ہے کہ

یعنی عرض کیا یا حضرت کیونکر اعانت کرے اولاد کی اپنے
ساتھ بینکی کرنے پر فرمایا حضرت اُنے جو اولاد سے ہو سکے اُسے
قبول کرے اور جو نہ ہو سکے اُن سے درگز رکٹے اور جو اولاد
سے نہ ہو سکے اُس کی فرمایش نہ کرے اور سختی اور تندی
بھی نہ کرے اور اولاد بجا لت ایمان اور کبیطح کفر کے عین
میں نہیں داخل ہو سکتی کمر حب بکہ رعایت حق ابوین نہ کرے
یا قطع رحم کرے پھر فرمایا جانب رسول خداصلی اللہ علیہ وسلم
نے بہشت ایسی پاکیزہ ہو کہ پروردگار عالم نے اُسے اور اسکی
ہوا کو ملبوس کیا ہو دوسرے سال کی راہ سے اسکی ہوا معلوم
ہوتی ہو مگر حق اور قاطع رحم اور وہ شخص جو سبکہ سے چادر
ٹکھا کر چھے۔

أَحَدٌ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ إِبْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ
أَنَّهُ لَمْ يَجِدْ لِلَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَّبًا لِصَبَيْرَاكَانَ وَأَجْرَ حَمْوَاهُمْ
فَإِذَا قَدِمَ عَدْوُهُمْ شَبَيْئًا فَتَعْقِلُهُمْ فَإِنْ تَخْمُ لَا يَرَوْنَ إِلَّا
أَنْفُكُمْ فَرَزْقُهُمْ۔ روایت کی ہر احمد بن محمد نے ابن فضال
سے اُنسے عبد اللہ بن محمد بجلی سے اُنسے جانب امام جعفر

حدائق علیہ السلام سے کہ کہا حضرت نے فرمایا جناب رسالت
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچوں سے محبت کر دا اور آپ نے
رحم کر دا اور جب تم ان سے کسی شی کا وعدہ کر تو اسے دعا
کر دا اس لئے کہ اُنھیں نہمار سی روزی دینے کے سوار اور
کسیکا گمان نہیں ہے۔

عَيْدٌ لَا مِنْ أَخْحَادِنَا هُنَّ أَهْمَّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ
عَنْ كَلِيبِ الصَّيْدَاءِ وَرُبُّي قَالَ لِي أَبُو زَيْنَ الْحَنْ عَلِيهِ
السَّلَامُ إِذَا قَعَدْتُمْ فَالصِّبَيَاكَ وَغُنْفَالَمْ فَإِنَّمَا تَعْبُرُونَ
أَنَّكُمْ وَالَّذِينَ تَرْزُقُونَ مُحَمَّداً إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ لِكُلِّ عَصْبَى
لِشَيْءٍ كَعَصْبَيِّهِ لِلْإِنْسَانِ وَالصِّبَيَاكِ۔ روايت کی ہے ہمارے
پشم علماء نے احمد بن محمد سے اُسے علی بن حکم سے اُسے
کلب عصیہ اور اس سے یہ کہتا ہے کہ فرمایا مجھ سے جناب امام
فرمائے: اللہ علیہ السلام نے جب تم بچوں سے کسی شی کی کا وعدہ
کر دو تو اسے پورا کر اس لئے کہ وہ تمکو اپنے روزی دینے
گمان کرتے ہیں اور پروردگارِ عالم اتنا کسی چیز سے غصب
نہیں کرتا جتنا بچوں اور عورتوں پر ظلم کرنے سے غصب
فرماتا ہے۔

عَدَّ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ عَنْ شَرِيفٍ
 بْنِ سَلَيْفٍ عَنْ الْفَضْلِ بْنِ أَبِي قُسَّةِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَبْدَ اللَّهِ كَذَّابٌ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ حَسَنَةٌ وَمَنْ فَرَحَ فَرَحَ اللَّهُ
 يُوْجِدُ مَا لِعِنْتَ وَمَنْ عَلَّمَهُ الْقُرْآنَ دَعَاهُ اللَّهُ بِأَنَّهُ مِنْ
 حُلُمَتِينِ يُصْبِيُّ مِنْ دُشِّنِ هَمًا فُجُودُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ۔ روایت

کی ہے ہمارے سے چند علماء نے احمد بن محمد بن خالد سے اُس نے
 شریف بن سابق سے اُس نے فضل بن ابو قرۃ سے اُس نے جناب
 امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ کہا حضرت نے فرمایا جناب
 رسول خدا اصل اسد علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص اپنے بچے کو پیار
 کرے پر دردگار عالم حسنہ اُسکے نامہ اعمال میں لکھیگا اور جو شخص
 کرے اپنے بچے کو خوش کرے اُسے اللہ تعالیٰ بر ذریمت خوش
 کریجگا اور جو شخص کہ اپنے بچے کو قرآن مجید تعلیم کرے بر ذریمت
 مان باپ اُسکے بلائے جاوے یں گے اور ہر ایک کو ایسے مجھے پہنندے
 جاوے یں گے کہ اُنکے نور سے اہل جنت روشن ہو جاوے یں گے۔

عَلَيْهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سِنْدَا أَرْعَبَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلَيْهِ بْنِ إِبْرَهِيمَ عَنْ
 عَدَّ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلَيِّ بْنِ يَوْسُفِ الْأَزْدِيِّ

عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَيِّ عَبْدٍ أَنَّ اللَّهَ كَلِمَهُ الْسَّلَامُ قَالَ جَاءَ
 رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَالَ مَا بَيْنَ
 صَبَبِيَّاً لَّهُ فَطَأَ فَلَمَّا قَاتَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا رَجُلٌ عِنْدِي
 إِنَّهُ مِنْ أَكْلِ الْتَّارِ - روایت کی ہے علی بن محمد بن بند ارٹے
 احمد بن ابو عبد اللہ سے اُنس نے ہمارے چند علماء سے اُخون نے
 حسن بن علی بن یوسف ازدی سے اُنس نے کسی شخص سے اُنس
 جانب امام جعفر صادق علیہ السلام سے فرمایا حضرت نے ایک
 شخص خدمت جانب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا
 اور عرض کی کہ یہیں کبھی اپنی اولاد کو پیار نہیں کیا جب وہ
 چلا گی حضرت نے فرمایا کہ میرے تزویک شخص اہل جہنم میں
 سے ہے -

- وَسَأَئِلَ - مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْفَنَّالِ فِي رَوْضَةِ أَنْدَلُبِيَّ
 قَالَ قَالَ - أَكْثَرُهُمُوا مِنْ قَبْلَهُ أَكْلَادِ كُلُّ فَانِّي لَكُلُّ بَلْقَلِ قَبْلَهُ
 دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ مَسِيرٌ بَلْقَلِ خَمْسَ مِنْ قَوْمٍ عَمَّرَ - محمد بن علی
 فنا نے کتاب روشنۃ الواحتین میں لکھا ہے کہ فرمایا حضرت نے
 اپنی اولاد کو محبت سے بہت پیار کردا اس لئے کہ نہیں عرض
 ہر پیار کے بہشت میں ایک ایسا درجہ طیگا جس کا راستہ پانو

برس کا ہو گا ۔

مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ إِنَّمَا مَرْسَلُ اللَّهِ عَلَيْهِ سَلَامٌ
مَنْ كَانَ عِنْدَهُ صِبْيَانٌ فَلَا تُصْلِحُ لَهُ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ حَسَنٍ
يَعْنِي أَبْنَابَوْيَةِ عَلِيِّ الرَّحْمَةِ نَفَرَ كَهْرَبَ كَهْرَبَ كَهْرَبَ كَهْرَبَ كَهْرَبَ
نَفَرَ كَهْرَبَ كَهْرَبَ كَهْرَبَ كَهْرَبَ كَهْرَبَ كَهْرَبَ كَهْرَبَ كَهْرَبَ كَهْرَبَ
نَفَرَ كَهْرَبَ كَهْرَبَ كَهْرَبَ كَهْرَبَ كَهْرَبَ كَهْرَبَ كَهْرَبَ كَهْرَبَ كَهْرَبَ
بَازِي كَهْرَبَ ۔

- فی - عَلِیٌّ بْنُ ابْرَاهِیْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَنْ عُبَدِیْدِ عَنْ
يُوسُفَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِی عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ رَعَى
إِبْنَكُ فِي كُلِّ سَبْعَ سِنِّينَ وَإِذْ نَزَمَ فَسَكَ سَبْعَ سِنِّينَ
قَالَ إِنَّمَا فَرَأَى مَا لَمْ يَرَهُ ۔ روایت کی ہے علی بن ابراہیم
نے محمد بن عیسیٰ بن عبید سے اُنے پونز سے اُنے کسی شخص سے
لئے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ فرمایا حضرت نے
اپنے بچے کو اسکے اپنے پیدائش سے سانحہ بر س تک کھلائے
دے بعد اسکے ساتھ بر س تک اُسے اپنی تعلیم میں رکھا (یعنی اپنے
عقارہ حصہ اور اپنے مذہب کے طریقہ اور ضروریات اُسے سکھا)
پس اس عرصہ میں اگر اصلاح پر آگی تو آگیا درست آیندہ انہیں
کچھ بہتری کی امید نہیں ۔

عَنْ أَحَدٍ مِّنْ أَهْلِهِ بِنْ أَحَدٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عِدَّةٍ
 مِّنْ أَهْلِهِ بِنْ عَلَيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ يَعْوِيْسَ بْنَ كَعْبَ
 عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ أَجْمَلُ صَبَّابَ
 حَمْرَى يَأْتِيَ لَهُ سِتُّ سَنِينَ كُمَّةً كِبِيرًا سَبْعَ سَنِينَ كَوَافِيدَ
 بَالْأَدَبِ لِفَوْقَ الْأَفْوَقِ هَذِهِ - روايت ک
 ہر ہمارے چند علماء نے احمد بن محمد بن خالد سے اُسے چند
 علماء سے انھوں نے علی بن اسما طے اسے یوش بن یعقوب
 سے اُسے جواب امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ فرمایا
 تھا نے اپنے بچے کو اسکی ابتدائے پیدائش سے چھ برس تک
 کھیلنے والے بعد اسکے سات برس تک اپنی تعلیم میں اُسے رکھ
 اور ا پنے مذہب کے آداب و طریقے اُسے سکھا پس اس عرصہ میں
 اگر ا سخت تیرے مہمی آداب و طریقے قبول کر لے اور پابند
 ہو گیا تو ہو گیا درستہ و اُس سے نا اتسیہ ہو جا -
 حَدَّثَنَا مِنْ أَهْلِهِ بِنْ أَحَدٍ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ
 مُحَمَّدٍ بْنِ عَلَيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَبْرٍ الْعَزِيزِ عَنْ رَجُلٍ لَكِنْ حَمِيلٍ

بْنِ دُرَّا يَحْرِيْغَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَأْدَمْرُ فَ
 أَخْدَ أَنْكَرَ بِالْحَدِيْثِ قَبْلَ أَنْ يُسْبَّ كُلَّ الْكُفُولِ الْمُجْهِشِ -
 اَخْدَ اَنْكَرَ بِالْحَدِيْثِ قَبْلَ اَنْ يُسْبَّ كُلَّ الْكُفُولِ الْمُجْهِشِ -
 اَخْدَ اَنْكَرَ بِالْحَدِيْثِ قَبْلَ اَنْ يُسْبَّ كُلَّ الْكُفُولِ الْمُجْهِشِ -

روایت کی ہو ہمارے چند مسلمانے احمد بن محمد بن خالد سے اُسے مجھے
 بن سے اُسے عمر بن عبد العزیز سے اُسے کسی شخص سے اُسے جیل
 بن دراچ اور کسی دوسرے راوی سے انہوں نے جانب امام
 جعفر صادق علیہ السلام سے کہ فرمایا حضرت نے بہت جلدی اپنے
 بز جہر انہوں کو قبل اسکے کہ کسی اور مذہب کے عقائد اُنکے
 کا نون میں پھوپھیں اپنے مذہب کی حدیثین سناؤ
 - وسائل - عَنْ أَحْمَدِ بْنِ رَدْرِيسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَانَ
 عَنْ رَابِيعِ بْنِ الْحُسَنِ حَنْبَلَ أَبْيَهِ الْمُتَحَقِّقِ الْكِتَابِيِّ عَنْ
 كَثِيرِ الدِّهَانِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ لَا حَيْرَ فِي مَنْ لَا
 يَعْفَفُهُ مِنْ أَخْلَاقِهِ إِنَّمَا يَا كَثِيرَ رَأَى أَرْجُلَ مِنْهُمْ إِذَا
 لَكَتَعَنِ يُفْقِهِهِ إِحْدَى أَجْرَيْهِ إِلَيْهِ فَلَذَا إِحْدَى أَجْرَيْهِ
 إِذْ خَلَوْا هُوَ فِي بَابِ صَلَاةِ تِبْيَارِ وَمَحَقَ لَا يَعْلَمُ وَرَوَيْتُ كَلْغَرَ
 هُوَ أَحْمَدَ بْنَ أَدْرِيسَ سے اُسے نقل کیا ہے محمد بن حسان سے ہے
 اور بیس بن حسن سے اُسے ابو الحسن کندسی سے اُسے پیر دہن
 سے یہ کہا ہو کہ فرمایا جانب امام جعفر صادق علیہ السلام نے
 ہمارے دوستوں میں سے اسکی خیر نہیں جو اپنے علم فقه کو نہیں کھل کننا
 اگر مشیر جب ہمارے دوستوں میں سے کوئی شخص اپنے علم فقه

میں مستغثی نہ ہو گا تو منی الفین کی طرف محتاج ہو گا جب انکا محتاج
ہو گا تو اُسے ایسی تدبیر سے اپنی ضلالت میں داخل کر بیٹھے کہ یہ اُس
تدبیر کو نہ جانتا ہو گا۔ اس مقام پر شیخ حرامی علیہ الرحمہ نے اس
طرح فرمایا ہے کہ آقُولْ هَذِهِ الْمَسِدَةِ أَقْرَبُ إِلَى الْأَوَّلِ لَا دِ
الصِّغَارِ لِضَعْفِ تَعْيِيزِهِمْ وَقَبْرِ الْجَنَاحِ كُلَّ مَا كَيْفَعُ فِي قُلُوبِهِمْ۔ یعنی
میں کہتا ہوں کہ یہ خرابی جو اس حدیث میں بیان ہوئی ہر چھوٹے
بچھوں میں یہت جلد ہی ہو سکتی ہو۔ بہب ضعیف ہونے اُنکے
فهم کے اور مان لینے ہر شی کے جو اُنکے دلوں میں واقع ہو۔

- فی۔ اَكْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ حَمْدَنِ عَنْ اَوْشَاعِي
مَسْعُورٌ بْنٌ حَازِمٌ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَلَّتْ اَمْْمَعَ
الْاَعْمَالِ اَفَضَلُّ ثَالِثَ الْمُسْلِمِينَ لِمَ قَاتَلَ اُولُو الْدِينِ اِلَّا
فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔ رد ایت کی ہر حسین بن محمد نے معلی بن محمد
سے اُنس دشائی سے اُنسے متصور بن حازم سے اُنسے جناب امام
جعفر صادق علیہ السلام سے راوی کہتا ہے یعنی عرض کیا کہ یا
حضرتؑ کو ف عمل سب عملوں سے بہتر ہے فرمایا حضرتؑ نے ممتاز
اُسکے وقت میں پڑھنا اور والدین کے ساتھ نیکی کرنا اور راوی
خدا میں جہاد کرنا۔

ابن حبیب عن خالد بن نافع البجلي عن محمد بن مروان
 قال سمعت أبا عبد الله يقول رجل أمني النبي
 صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله أني صحي
 فقال لا تشرك بالله شيئاً وإن أحضرت بالناس
 عذر بت إلا قلبك مطمئن يا لا يمان قال
 فاطعهم فربهم حبيك كانوا أكف ميتين وإن ألم بذلك
 آن تحجز من أهلك فما لك فاعلماً فلان ذلك من
 لا يمان - رواية كى هر ابن محبوب نے خالد بن نافع بخلی
 سے اُسے محمد بن مروان سے یہ کہتا ہو کہ میں نے جناب امام حبیر
 صادق ع کو فرماتے ہوئے سن کہ ایک شخص خدمت جناب
 رسالتاً بصل الله علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض
 کیا کہ یا حضرت مجھے کچھ نصیحت فرمائے پس حضرت نے فرمایا
 اللہ کے ساتھ کیکو شرک نہ کر ہر چند تو اگر میں جلا جاوے
 اور حخت اذیت دیا جاوے مگر یہ کہ فقط زبان سے تو کچھ کہے
 اور دل میں اپنے ایمان پڑھات ہو اور اپنے والدین کی
 اطاعت کر اور نئے ساتھ نیکی کر خواہ زندہ ہوں یا مارده ہو
 وہ صحیح حکم کریں کہ تو اپنی بیوی اور مال سے دست برداشت

تو تو دیکھی کر کہ یہ بھی ایمان کی علامتوں میں سے ہے۔
 عَلَيْهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ دَسَّسَتِ بْنِ أَبِي مَكْعُوبٍ
 عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّادٍ رَبِيعٌ رَسْحَمٌ اللَّهُ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَتْهُ الْمَوْلَا لِدِ عَلَانَ لَدِ بَطَانَ
 لَا يُسْمَّيْهُ بِنْ مُعَاوِيَةَ وَ لَا يُكَشِّفَ بَيْنَ يَدِيهِ وَ لَا يَحْلِمُ بِكُلِّهِ
 وَ لَا يُسْتَبِّهُ لَهُ۔ روایت کی ہے علی بن ابراہیم نے محمد بن
 عیسیٰ بن عبیدیہ سے اُسے یونس بن عبد الرحمن سے اُس نے
 درست بن ابو منصور سے اُسے جناب امام موسیٰ کاظم علیہ
 السلام سے کہ فرمایا حضرت مسیح بن مسیح نے کسی شخص نے جناب رسول نما
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ٹوٹا کیا کہ یا حضرت پاپ کو
 شیخ پر کیا ہے حضرت نے فرمایا باپ کا نام نہ یہوے اور اسکے
 آگے نہ پھلے اور اُس سے پہلے نہ بیٹھے اور باعث اسکے ہوا
 کھلوانے کا نہو۔

مُحَمَّدُ بْنُ سَعْيَةَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْنَةِ عَنْ مُعَرَّبِ
 حَلَالِ فَالْمُؤْلُودِ لَا يَنْهَا الْحَسَنُ الْمَرْضَانِ أَمْ حُمَارُ لِدِ الدَّبَّيِ
 إِذَا كَانَ يَعْرِ فَالْمَحْرُقَ فَالْمُجَمَعُ لِهِمَا فَلَصَدِّقْ عَنْهُمَا

رَأَنَ كَمَا نَاهِيَكُمْ لَا يَعْرِفُونَ الْحَقَّ فَدَارِ رُهْبَانًا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ بَعْلَيْهِ بِالرَّحْمَةِ لَا يَأْلِمُ
رَوَائِينَ كَمَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ جَبَرٍ نَّفَرَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَيْشَى سَعَى
مُعْمَرُ بْنُ خَلَادَةَ سَعَى يَوْمَ مِنْ خَدْمَتِهِ إِلَيْهِ أَمَامُ رِجَالِهِ مِنْ عِصَمِ
كِبَرٍ كَمَا يَا حَضْرَتَ مِنْ أَهْلِهِ وَالْمَدِينَةِ كَلَّتْ أَنْدَادُهُ عَلَيْهِ حَقَدُهُ
مَعْرُوفٌ تَحْتَ دُعَائِهِ مَغْفِرَتُهُ مَكْرُونٌ فَرِمَأَ يَا حَضْرَتَ مِنْهُ
أَنْكَلَهُ دُعَائِهِ مَغْفِرَتُهُ بِعُصَمِهِ كَرَادَرَأَنَّ كَمَا طَرَفَتْهُ لِصَدَقَهِ
دَمَهُ أَوْ أَنْدَادُهُ زَنْدَهُ ہُوں اُور عَقَادُهُ حَقَدُهُ کَمَا مَعْرُوفٌ نَّہُوں
تُواَمَلُ فَقْطَ صَارَاتِ کِرَاسَ لَمَّا کَرَ جَنَابُ رَسُولِ لِنَدَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَفَرَ مَاطَ ہُرِّمِنَ وَاسْطَرَ رَحْتَ کَبَےِ بِصِبَاعِیَ گِیا ہُوں نَہُوں
بَےِ رَحْمَیِ کَےِ -

مُحَمَّدٌ بْنُ أَبِي عَمْرٍونْ مُحَمَّدٌ بْنُ عَيْنَةَ عَنْ عَلَيِّ بْنِ الْحَكَمِ
عَنْ سَيِّفِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي الصَّبَاجِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ
رَجُلًا يَقُولُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ رَبِّي أَبَا كِنْ
خَالِهِنْ قَالَ بِرَبِّهِمَا كَمَا بَرِّرْتُ الْمُسْلِمِينَ مَمْنُونَ يَقُولَانَا - روایت
کی ہر محمد بن عینی نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اُسے علی بن
حکم سے اُسے سیف بن عمرۃ سے اُسے ابو صباچ سے اُس نے

جابر سے یہ کہتے ہیں کہ یمنے ایک شخص کو سننا کہ خدمت امام حضرت
 صادق علیہ السلام میں عرض کرتا تھا کہ یا حضرت میرے ان
 باپ نے لفڑ مذہب ہیں یہ سنکر حضرت نے فرمایا اُسی طرح
 نیکی کر جطح یہے وگون سے تو نیکی کرنا ہر جو ہمارے میمعنین
 علیٰ بن ابراہیم عن آبیه و محمد بن یحییٰ عن احمد بن
 محمد بن جعیاً عن ابن حمبوچہ عن مالک بن عطیہ عن
 عتبہ بن مصعب عن ابی جعفر علیہ السلام قال
 ثلث لک ریجعل اللہ عز وجل لاحد فیلم رحمة اداء
 الا مائة الی ایلیت الفارج فدا نقا ء یا لعید للبرق
 الفارج ق برا کو الی دین برئیں کانی اکی فارج بنی -
 روایت کی ہر علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اور محمد بن جعیاً
 بن احمد بن محمد سے اُنھوں نے ابن محبوب سے اُس نے
 بن عطیہ سے اُس نے عتبہ بن مصعب سے اُس نے جاہ امام مجتہ
 باقر علیہ السلام سے کہ فرمایا حضرت نے تین امراء یہے ہیں کہ
 جنمیں پروردگار عالم نے نہ کرنے کی اجازت نہیں دی -
 اکانت رکھنے والے پاس اُسکی اکانت پھونپھی ناخواہ وہ نیک
 ہو یا بد - عتمد پروفی کرنے والے کے ساتھ عتمد ہوا ہر خواہ وہ نیک

ہو یا بد۔ والدین کے ساتھ نیکی کرنا خواہ وہ نیک ہون یا بد۔

محمد بن بکر عَنْ أَحْمَدِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَدْسَةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ
عَنْ سَعِيفِ بْنِ مُحَمَّرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَكَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
بْنِ شَعِيبٍ قَالَ فَلَمَّا لَأْتَنِي عَبْدِ اللَّهِ عَزَّ أَعْزَّ أَنْ كَوَافِرَ
فَصَعُفَتْ قَبْنَ حَمْلَهُ إِذَا أَرَأَ دَائِرَاجَةَ فَقَالَ إِنْ سَطَعْتَ
أَنْ تُنْتَ ذَالِئَفَ مِنْهُ فَاقْعُكْ لَهُ كَبِيرٌ لَكَ فَكِيرَهُ جَبَّهَهُ

لَكَ حَدَّا۔ روایت کی ہو محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عینی
سے اُسے علی بن حکم سے اُسے سیعیں بن عمیر سے اُسے عبد اللہ
بن سکان سے اُسے ابراہیم بن شعیب سے یہ کہتا ہو یعنی خدمت
میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کے عرض کیا یا حضرت
میرا باپ بہت ہی بوڑھا اور ضعیف ہو گیا ہوا اور اٹھنے پیٹھنے
سے ایسا مجبور ہر کہ جب اُسے قضاۓ حاجت کی ضرورت ہوتی
ہو تو ہم کسی اُسے اٹھاتے ہیں یہ سنکر حضرت نے فرمایا اگر مجھے
سے ہم کسے تو یہ خدمت تو خود ہی کئے جا بلکہ اپنے ہاتھ سے ہوئے
لقمہ بناؤ کر کھلا یا کر کے عوض میں کھلنجھے بیٹت ملے گی۔

عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حِشَامِ بْنِ
سَكَانِ لِمَ عَنْ أَبِي حَبَّبِ اللَّهِ عَزَّ أَعْزَّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الْمَعِيَّضِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَبْرَسُ مَنْ أَبْرَسْتُ قَالَ أَمْكَنْ
مُمَّ مِنْ فَالْأَمْكَنْ فَالْأَمْكَنْ مِنْ فَالْأَمْكَنْ فَالْأَمْكَنْ مِنْ فَالْأَمْكَنْ

آپکے - روایت کی ہر علی بن ابراہیم نے اپنے بچپن سے
اُسے ابن ابی عمیر سے اُسے بشام بن سالم سے اُسے خاتمة
امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ فرمایا حضرت نے ایک شخص
خدمت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا
اور عرض کیا یا رسول اللہ میں کس کے ساتھ نیکی کروں
یہ سئنتے ہی حضرت نے فرمایا اپنی ماں کے ساتھ اُسے عرض کیا
پھر کس کے ساتھ پھر فرمایا ماں کے ساتھ اُسے عرض کیا پھر کے ساتھ
فرمایا ماں کے ساتھ اُسے عرض کیا پھر کے ساتھ فرمایا باپ کے ساتھ -

الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ مُعَلَّى بْنِ الْحَسَنِ قَالَ عَلَيْهِ الْمَسْكُنُ عَنْ صَالِحٍ

بنِ أَبِي حَمْدٍ جَهْنِيًّا عَنِ الْوَشَّافِ عَنْ أَحْمَدِ رَبِيعَ الْعَدِيْدِ عَنْ أَبِي
خُدَّوْجَةَ سَالِمِ بْنِ مُكْرَمٍ هُنَّ مُعَلَّى بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِي
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ إِيمَانِ الْمُؤْمِنِ فَقَالَ أَبْرَسْ أَمْكَنْ آبْرَسْ زَبَكْ
آبْرَسْ رَأْمَكْ آبْرَسْ آبَكْ آبْرَسْ زَبَكْ آبَكْ آبَكْ قَبَدَأْ
بَلْ لَمْ رِبْلَ الْأَبِ - روایت کی ہر حسین بن محمد نے علی منجھ

سے اور علی بن محمد نے صاحب ابن ابو حماد سے انہوں نے وہاں
سے اُسے احمد بن حانہ سے اُسے ابو خدیجہ سالم
کرم سے اُسے معلی بن خسیس سے اُسے جناب امام جعفر
صادق علیہ السلام سے کہ فرمایا حضرت نے ایک شخص حدث
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا اور
والدین کے ساتھ نیکی کرنے کے طریقہ کو پوچھا پس حضرت ﷺ
نے میں وفعہ بر امک لعنی اپنی ماں کے ساتھ نیکی کر اور تین
مرتبہ اور اماک یعنی اپنے باپ کے ساتھ نیکی کر فرمایا حضرت
فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے باپ سے پہلے
ہن کے ساتھ نیکی کرنے کو ارشاد فرمایا۔

عَلَى أَنَّ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عَلَيٍّ حَنْدِ الْكَلْمَرِ بْنِ مِنْكِلَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَوْلَانَ
فَالْمَالِيِّ أَبْوَ بَنْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْسَّلَامُ مَا يَجْمَعُ الرُّجُلُ
مِنْكُمْ إِذَا كَانَ يَرِدُ إِلَيْهِ حَسَنَةٍ فَمَيَتَتْهُنَّ يُصَلِّي عَنْهُمْ
وَيَسْأَلُهُمْ عَنْهُمْ فَيَكُونُ مَعْنُومًا فَيَنْجِعُ عَنْهُمْ
فَيَكُونُ الَّذِي يُسْتَغْفِرُ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ فَمَيْزِيْنَ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِرَبِّهِ وَحِلْمَتْهُ حَسِيرًا كَثِيرًا مَرْوَاةٌ کی

ہر ہمارے چند علما نے احمد بن محمد بن خالد سے اُسے محمد بن علی سے اُسے حکم بن مسکین سے اُسے محمد بن مردان سے یہ کہتا ہے فرمایا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے تم میں سے کسی کو دالدین کے ساتھ نیکی کرنے سے کون امر نہ ہو اگر وہ زندہ ہوں تو ان کے ساتھ نیکی کرنا ظاہر ہو اور اگر فوت ہو گئی ہوں تو اُنکے ساتھ اس طرح نیکی کرنا چاہیے کہ اُنکی طرف سے وہ نمازیں پڑھے جو ان سے قضا ہوئی ہوں اور زکوہ وغیرہ جو اُنکے فتنے دینی باقی رہتے ہوں تو اُنکی طرف سے اُسے ادا کرے اور واجب الحج ہو کر اگر حج نہ بجا لائے ہوں تو اُنکی طرف سے حج بجا لائے اور جو روزہ اُسے قضا ہوئے ہوں اُسے ادا کرے پس یہ جو اعمال ابوین کی طرف سے بچ لی گی تو اُنکو ثواب ہنچا گی اور اُسی کے برابر اسے بھی ثواب ملے گا۔ علاوہ ازین عمرہ اس نیکی کرنے کے اللہ تعالیٰ اُس کو بہت برکت دیتا ہے

الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ صَنَعَ مُعَلَّى بْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِينَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِيمٍ عَنْ أَبِي
جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ لَكَيْفُونَ بَازِرًا زَالَدِيمَ
فِي حَيْثُ تَحِمِّلُكَ مَمْلُوكًا فَلَا يَكْفُدُ عَمَّا دَرَبْتَهُ وَلَا يَسْتَعْصِمُ

لَهُمَا فِيلْكِتُبَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمَا وَلِكُوْنِهِمَا عَلَيْهِمَا
 لَهُمَا فِي حَيَاتِهِمَا كَغَرَبَةِ زَرْبَهَا فَكِذَا مَا كَتَ أَقْضَى يَهْبِطُ
 قَاتِسَتَغْفِرَ لَهُمَا فِيلْكِتُبَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِكَارَّا۔ روایت
 کی ہے حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے اُسے حسن بن علی سے
 اُسے عبد اللہ بن سنان سے اُسے محمد بن مسلم سے اُس نے
 جانب امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ فرمایا حضرتؑ نے کبھی
 ایسا ہوتا ہے کہ آدمی حالت حیات میں اپنے والدین کے بارے
 ہوتا ہے اور انکے مرنے کے بعد چونکہ انکا فرص نہیں ادا کرتا تو
 ان کے لئے طلب مغفرت نہیں کرتا اس لئے پروردگار عالم
 اُسکو عاق تحریر فرماتا ہے۔ اور کبھی اب ہوتا ہے کہ آدمی حالت
 حیات والدین میں انکا عاق ہوتا ہے اور انکے ساتھ نیکی نہیں
 کرتا لیکن جب وہ مر جاتے ہیں انکے فرضہ کو ادا کرو یہاں اور
 انکے لئے دعاء مغفرت کرتا ہے پس پروردگار عالم اُس کو بارے
 خیر فرماتا ہے۔ بارہ۔ یعنی نیکی کرنے والا۔

عَيْدٌ لَّهُ مِنْ أَحْمَادِنَا عَنْ أَحْمَدِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ
 إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي الْبَلَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَلِيلٍ عَنْ أَبِي الْحَبِيدِ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَوْ كَعْلَمَ اللَّهُ شَيْئًا أَدْنَى مِنْ أَفْتِ لَكَنْهِي

عَنْهُ عَقْوَقٌ مِّنْ أَكْدَى الْعُقُوقِ وَمِنَ الْعُقُوقِ أَنْ يَنْظُرَ
 الرَّجُلُ إِلَيْهِ وَاللهُ يَدْعُوكَ لِتَنْظُرَ إِلَيْهِمَا - ہمارے چند علماء
 نے روایت کی ہوا حمہ بن محمد بن خالد سے اُنسے بھی بن ابراہیم
 سے اُنسے ابوالبلا و سے اُنسے اپنے باپ سے اُنسے اپنے باپ
 سے اُنسے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے فرمایا حضرت
 نے اگر پروردگار عالم برائی کرنے میں اونت سے کم کسی چیز کو جانتا
 تو ضرور اس سے منع فرمائی اور اونت کہنا کتر درج عقوف کا ہر
 اور عقوق میں سے یہ بھی ہو کہ کوئی شخص اپنے مان باپ کے
 طرف دیکھے اور اس میں نگاہ اپنی تیز کرے -

^{عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَمَدٍ بْنِ حَمَدٍ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَسْمَاعِيلَ}
 بْنِ مُهْرَانَ عَنْ سَعِيفِ بْنِ حُمَيْرَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ قَالَ مَنْ تَنْظُرَ إِلَيْهِ أَبْوَيْهِ نَظَرَ مَا قَاتَ وَمَا نَظَرَ
 لَهُ لَمْ يَقْبِلْ اللَّهُ لَهُ صَلَوةً - ہمارے چند علماء نے روایت
 کی ہدیہ بن محمد بن خالد سے اُنسے اسماعیل بن مهران سے
 اُنسے سعیف بن عمرہ سے اُنسے جناب امام جعفر صادق علیہ
 السلام سے کہ فرمایا حضرت نے جو شخص اپنے مان باپ کی نظر
 نظر عدا و نے سے دیکھے حالانکہ وہ اُپر ظلم کرنے والے ہوں پر وہ

عالم اُس کی نماز نہیں قبول فرماتا۔

عَلَيْهِ بْنُ رَابِرَا مَتِيمٌ حَنْ أَبْيَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُعَذِّبِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ بِمَا رَأَيْتَ إِنْ تَصِيرْ عَلَى الْجَنَّةِ وَإِنْ كُنْتَ طَاغِيًا فَإِنَّكَ مُنْصِرٌ عَلَى النَّارِ۔ روایت کی ہے علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اپنے عبد اللہ بن مغیرہ سے اُسے جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا حضرت علیؓ نے فرمایا جناب رسالت تاکہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مان باپ کے ساتھ نیکی کرنے والا رہو اور جنت لے اور اگر تو عاق رہا پس پھر تو یہ لے جئیں ہی ہر۔

بَا شَشِيمْ

بیان حن زوجہ بر شوہر اور سوگ
ر کھنے اور ثواب متعارکے۔

-فعیہ۔ روایہ العلیؓ بن رزینؓ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْسَمْتُ بِجَبَرَ رَبِيلَ بِكَلْرَشَةٍ حَتَّى ظَنَنتُ أَنَّهُ لَا يَكُونُ طَلاقًا إِلَّا مِنْ فَارِحَةٍ بِكِبِيرَةٍ ۝۔ روایت کی ہے علاؤ بن رزینؓ سے

اور انہوں نے محمد بن مسلم سے اور آنھوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ کہا حضرت نے فرمایا جناب رسول اللہ اصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مجھ سے اس قدر سفارش کی جسیر ہے نے حق میں وجہ کے کہ جس سے بچے اس امر کا گمان ہوا کہ طلاق دینا روجہ کسی اور خطا سے جائز نہیں مگر نہ نہ است جبکہ شوہر ظاہر ہو اور ثابت ہو جائے ۔

وَسَأَلَ رَسُولُّهِ مِنْ عَمَّارٍ رَبِّاً عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ
حَقِّ الْمُرْعَةِ عَلَى زَوْجِهَا فَالْيَتَبَعُ لِطَهْنَارِ يَكْسُو جَنَّتَهَا
وَلَمْ جَهِلْتَ غُفرَانَكَارَ لِبِرَادِيْفِمْ حَلِيلَ الرَّحْمَانِ عَلَيْهِ
السَّلَامُ شَكَرَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حُلُقَ سَارَةَ فَاقْحَمَ اللَّهُ
حَرَقَ وَجَلَ إِلَيْهِ إِنَّ مِثْلَ الْمُرْعَةِ مِثْلَ الصَّلَوةِ إِنَّ أَنْتَهُ
إِنَّ كُلَّ رَقَدَةٍ إِنَّ تَرْكَتَهُ إِنْ سَمَكَتَهُ بِهِ فَلَمَّا مَنَّ فَالْيَتَبَعُ
ذَعَصَبَهُ عَمَّا قَالَ هُنَّا وَاللَّهُ قَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور پوچھا اسحق بن عمار نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کے یا حضرت حق زوجہ کا اُسکے شوہر پر کیا ہر حضرت نے فرمایا کہ کر اُسکے سیر کے اور اُسے اپاس پہنائے ابھر اگر کوئی ناوانی اُس سے ہوئے تو چشم پوشی کرے تحقیق کہ ابراہیم نے کچھ ختم

حضرت سارہ کی درگاہ پر وردگار میں شکایت کی بیس پروردگار نے
وہی کی طرف حضرت ابراہیم کے کرم عورت مثل استخوان پہنچ کے
ہو جو کچھ بولنی ہو اگر قواں استخوان کو سیدھا کرے تو توڑ جائی
اور اگر اس کی حالت پرائی سے پھوٹ دے گا تو نفع یا بہم ہو گا پس
یہی کیفیت عورت کی ہے۔ راوی نے پوچھا کہ یا حضرت یہ کس کا
فرمودا ہے۔ چونکہ اس سوال میں راوی نے بے ادبی کی اس لئے
حضرت مذکور خسب میں آئے اور فرمایا کہ والدیہ فرمودہ رسول خدا ہے
وَقَالَ أَبُو عِبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَتْ لِأَبِي إِمْرَةً وَ
كَانَتْ تَوْزِينَهُ فَكَانَ يَعْفُرُ لَهَا۔ اور فرمایا جناب جعفر صافی
علیہ السلام نے کہ میرے پر بزرگوار کی ایک ایسی زوج تھی
کہ جو ہمیشہ حضرت کو اذیت دیا کرتی تھی مگر حضرت ہمیشہ اُس سے
چشم پوشی فرمایا کرتے تھے۔

رَوْى عَاصِمٌ بْنُ حَمِيدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرَ
يَقُولُ مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ إِمْرَةٌ فَلَمْ يَكُسُّهَا مَا فِي أَرْبَى
عَنْ رَتْهَا فَلَيُطْعِمُهَا مَا لَقِيمُ صُلْبَهَا كَانَ خَطْلًا كَلَّا إِلَّا مِنْ
أَنْ يَفْرُقَ بَيْنَهُمَا۔ روایت کی ہر عاصم بن حمید نے ابی
بصیر سے وہ کہتے ہیں کہ سنائیں نے جناب امام محمد باقر علیہ السلام

سے کہ حضرت نمراتے تھے جو شخص اپنی زوجہ کو اتنا پہنچ کوئی
جس سے وہ اپنے بیوی کو چھپائے اور اتنا کھانے کو نہ کے
جس سے اُس کی کمریں طاقت رہے تو امام پر واجب ہے کہ اُس
شخص سے اُس کی زوجہ کو طلاق دلوادے۔

رَوَى مَعْلُومٌ أَبُو الصَّيْبَاجَ اللَّهُ عَزَّ ذِيْلَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

فَإِنَّمَا إِذَا أَصَمَّتِ الرَّأْةَ خَمْسَهَا فَصَامَتْ شَهْرَهَا فَجَبَثَ
بَيْتَ رَبِّهَا فَأَطَاعَتْ زوجَهَا فَعَرَفَتْ حَقَّ عَلَيْيِ ظَنَّهُ خَلَقَ
مِنْ أَكْيَمِ أَبْنَابِ الْجِنَانِ شَاءَتْ — روایت کی ہے اب صبح
کن فی نے جانب امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ فرمایا حضرت
نے جبکہ عورت پانچوں وقت کی نماز پڑھی ہو اور ماہ رمضان کے
روزے رکعتی ہوا درج واجب کو بجا لاحکی ہو اور اپنے شوہر کی طبق
و فرمانبرداری کرتی ہو اور حق علی کو جانتی ہو پس دخول بیٹت
اُسپر واجب ہے اور جس دروازہ سے اُسکا جسی چاہے بیٹت میں داخل ہے
وَسُئِلَ الصَّادِقُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ ذِيْلَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَهْلِنِيمُ
نَارًا كَيْفَ تَعِيَّثُهُنَّ قَالَ يَا مُرْفُونَ وَتَهْمِيَهُنَّ فَقِيلَ لَهُ أَنَّا
يَا مُرْفِينَ وَتَهْمِيَهِنَّ فَلَا تَعْلَمَنَ قَالَ إِذَا أَمْرَأٌ مُمْلُأٌ مُنْ وَتَهْمِيَهُنَّ
فَقَدْ قَضَيْمَ مَا عَلِمَ لَكُمْ —

کسی نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ یا
حضرت یہ جو پروردگار عالم نے فرمایا ہے کہ قُوَا الْفَسْكُمْ وَالْهَلْكَلِكُمْ
ہے۔ جسکا ترجمہ خلاہری یہ ہے کہ بچا دے اپنے نفوں کو اور اپنی اہل
کو نادر سے پس اپنا بچانا تو خلاہر ہو اہل کا بچانا کیونکہ ہو فرمایا حضرت
نے کہ انکو امر معروف اور نبی از منکر کرتے رہو کسی نے عرض
کیا کہ ہم یہ سب کچھ کرتے ہیں مگر وہ اپنے عمل نہیں کرتیں۔ فرمایا
حضرت نے کہ جب تم انہیں امر معروف اور نبی از منکر کر چکے
پس تپڑ جو واجب تھا تم تو اسے ادا کر کچھ اب تم برمی اللہ
ہو وہ جائیں۔

رَوْلَى إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا شَرَرَ لِمَا
إِنْسَانٌ كَمِّ الْعُرْفَ وَلَا يَعْلَمُ هُنَّ الْكِتَابَةَ وَلَا يَعْلَمُو هُنَّ
مُسَرَّةَ يَوْمِ سُوفَى وَعَلِمُو هُنَّ الْمُغَرِّلَ وَسُوفَى هُوَ السُّورَ۔
وَبِاِيتٍ کی ہے اسماعیل بن زید نے جناب امام جعفر صادق علیہ
السلام سے اور آن حضرت نے اپنے آباء کرام سے کہ کہ حضرت
نے فرمایا جناب رسول نجد اصلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اپنی عورتوں کو
کھڑکیوں اور بالا خانوں میں ٹھرنسے نہ دے اور لکھا اور سورہ

یوں سوت کے انہیں معنی نہ سکھا و بلکہ کاتھے اور سورہ فوز کی ہیں
تعلیم کر دے۔

قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَحْمَمُ اللَّهُ عَلَيْهِ أَحْسَنَ
فِيمَا بَيَّنَتْهُ وَبَيْنَ دِحْوَجَتِهِ فَارِنَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ
مَلَكَهُ نَأْصِدِنَاهَا وَجَعَلَهُ الْقِيمَ عَلَيْهَا وَعَالَ مَرْبُغَتِيَّ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا حَيْرُ كُمْ حَيْرُ كُمْ لِيَسْأَرُهُ وَأَنَا
حَيْرُ كُمْ لِيَسْأَرُهُ - فرمایا جما ب جعفر صادق علیہ السلام نے
چونکہ پروردگار عالم نے شوہر کو اُس کی زوجہ پر حاکم اور
مالک کر دیا ہو پس خدار حمت اپنی نازل کرے اُس بندہ
پر جو اپنی زوجہ سے بھن سلوک اور نیکی پڑیں آتے اور فرمایا
جما ب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کی طرف خطاب
کر کے کہ آگاہ ہوتم سب میں سے بہتر وہ شخص ہو جو تم سبھوں
منے زیادہ اپنی عورتوں کے ساتھ بھن سلوک اور نیکی پڑیں لے
اوٹنایتم سبھوں سے اپنی عورتوں کے ساتھ حسن اخلاق اور تکوئی
میں بہتر ہوں -

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَثَمَانَ هُنَّ أَبْيَ مَرْمُمٌ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ

السلام فَالْمُتَعَظِّمُ نَزَلَ بِهَا الْقُرْآنُ وَجَرَحَتْ بِهَا الشَّرْشَةُ
مِنْ رَسْمِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ روایت کی اے
محمد بن سیفی نے عبد اللہ بن محمد سے اُنسے علی بن حکم سے سئے
ابان بن عثمان سے اُنسے ابو مریم سے اُنسے جناب امام حبیر
صادق علیہ السلام سے کہ فرمایا حضرت نے متعہ کے جواز میں
قرآن مجید نازل ہوا اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی
ہمیشہ اُسکے جواز میں جا رہی رہی۔

عَدَّهُ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَسَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَعَنْ
أَبِيهِ بَصِيرٍ عَنْ أَبِي هُجَرٍ ۖ أَنَّ عَاصِمَ بْنَ حَمِيدٍ عَنْ
أَبِيهِ بَصِيرٍ قَالَ سَأَكُونُ كَمَا جَعَفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ هُنَّ الْمُتَعَظِّمُونَ
فَطَالَ نَزَارَتِي فِي الْقُرْآنِ فَمَا شَتَّتَنِي إِلَّا مَهْنَنِي ۖ فَلَمَّا تَرَأَ صَلَيْتُ
أَجْوَرْهُنَّ فَرِيقَتَهُ ۖ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَأَ صَلَيْتُمْ بِهِ
مِنْ بَعْدِ الْفَرِيقَتَهُ۔ ہمارے چند علماء نے روایت کی اے
سهل بن زیاد سے اور علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے
امنون نے ابن ابی بحران سے اُنسے عاصم بن حمید سے اُنسے
ابو بصیر سے یہ کہتا ہے میں نے جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے
متعہ کے جواز کو پوچھا حضرت نے فرمایا اُسکے جواز میں قرآن

کے یہ آیت نمازل ہوئی ہو فَمَا أَتَكُمْ بِهِ مِنْ حُكْمٍ إِذْ جَعَلْتُمْ
ظاہری یہ ہر پس عورتوں میں سے جو کے ساتھ تھے متعدد کیا ہو پس
دید و تم ان کی اجرت کو اور نہیں گناہ ہر قبیر اُس میں جس میں
تم راضی ہو جاؤ بعد اجرت معین کرنے کے وقت متعدد کے۔

- وَسَأَتَّل - رَوَى إِبْنُ بَابُوِيْهُ أَسْأَرِيْهُ كَثِيرًا إِلَى أَنِّي
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ سَأَكْتُبْ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ
السَّلَامُ هَلْ كَسَحَ أَكْتَبَهُ الْمُتَعَمِّدُ شَيْئًا قَالَ لَا وَلِيَ لَا مَتَحْفَعِمْ
مَلَازِي إِلَّا شَيْئِيْهُ - ابْنُ بَابُوِيْهُ نے بہت سی سنہوں کے ساتھ
ابو عبد الرحمن بن ابو لیلی تک پھوپھتی ہو روایت کی ہو کہ سید
ابو عبد الرحمن کہتا ہو میں جانب امام جعفر صادق علیہ السلام کی
خدمت میں عرض کیا آیا آیت متعدد کو کسی شخص نے لکھ کیا ہر حضرت
نے فرمایا نہیں لاد اگر حضرت عمر متعدد کرنے سے منع نہ کرتے تو سوائے شفیق
کے اور کوئی ذمہ نہ کرتا -

- فقیہ - قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْسَ مِنْ مَنْ لَا يَجِدُ
بَكْرَتِنَا وَ لَمْ يَكُنْ مُتَعَدِّدًا - فرمایا جانب صادق علیہ السلام نے
ہمارے گروہ میں سے وہ شخص نہیں جو ہماری رجعت کا عنصر
نہ کھتا ہو اور متعدد کو جو ہمارے مذہب کے ساتھ مختص ہو طال

نے جانتا ہو۔ رجحت سے ائمہ علیہ السلام کا پھر دنیا میں آنا مراد ہے۔
وسائل۔ **مُحَمَّدُ بْنُ عَلَيٰ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ قَالَ الْعَمَادُ لِلَّهِ لَا حَدَّ**
أَنْ يَحْدَدَ الْكُثُرَ مِنْ مَلَكَتَهُ كَيْفَ أَمْرَأُ الْمُكْرَهُ عَلَى زَوْجِهِ حَقُّ تَقْضِيَةِ عَدْلِهِ
محمد بن علی بن حسین یعنی ابن بابویہ نے کہا ہے کہ فرمایا جن پر امام جعفر صادق
علیہ السلام نے تین دن سے زیادہ سوگ رکھنا کیونکہ اسے مگر زوجہ کو وفات
ہیں اُسکے شوہر کو حدۃ زفات یعنی چار ماہ اور ذلیل کے گزرنے تک بحدہ شترق
حدا دے ہے اور حداد کر معنی مجمع البحرین میں یہ لکھے ہیں الحداد ترک الزینۃ
یعنی حداد و ترک زینۃ ہے یعنی عرف میں جزو زینۃ کہیں اُسکے ترک کرنے کو حداد ہے
غیر مخصوص و اہمیت ممنوع نہیں ہے۔ یہ سوگ ہم لوگوں کے معمولی دنیا وی امور
میں ہے۔ اس سے مطلق گریہ کی مخالفت متصوہ نہیں ہو سکتی کیونکہ امام جعفر
صادقؑ نے یہ بھی فرمایا ہے **كُلُّ الْجَمْعِ وَ الْبُكَاءُ مَكْرُهٌ بِسِيَّعِ الْجَرْبِ وَ الْبُكَاءُ عَلَى**
الْحُسَيْنِ یعنی ہر قسم کا رو نا پیش نہ کرو ہے مگر رو نا اور چیخن صدیقت امام
علیہ السلام کے باعث زیادتی ثواب ہے۔

علی الامن کے باعث زیادتی ثواب ہر۔
کافی - علی بن ابراهیم عن أبيه عن أبي حمیر عن مصعب را بن یوسف
عن صالح بن رزین و محبوب بن مرزوقان ف عن هرما عن أبي عبد الله
علیہ السلام قال كل عین بما كيده يوم العتمة إلا ثلاثة عين خصت عن
الحاجات الله و عين سهرت في طاعة الله و عين بلكت في جنون الليل

بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ

در فیلیپ نگار

عَلَىٰ بْنِ ابْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ مَدْعَىٰ عَنْ أَبِي هُجَيرٍ عَنْ الْحُسَينِ الْأَخْيَرِيِّ كَذِيفَةً
عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ أَصْمَكَ اللَّهُ إِنَّ كُنَّا جَارِيَّا فَقَاتَ
بَحْرَيْهِ يَهُوَ حَرَبِيَّ فَيُذْبَحُ لَا يَحْتَدِي مِنْهُ إِلَيْهِ تَحَالُلٌ لَا يَمْلِكُ مِنْ ذَلِكَ
وَلَا يَشَرِّفُ مِنْهُ - روایت کی ہے علی بن ابرہیم نے اپنے باپ سے اُسے ابن الی
عیریستے اُسے حسین اخمسی سوائے جناب امام جعفر صادق علی السلام سے کہا تھا کہ
ایک شخص نو حضرت کی خدمت میں عرض کیا یا حضرت حق تعالیٰ اپنی توفیقات کو زیادہ
ایک تھا اسے اس لئے کہ اُس سے ہودی فوگ گوشت خریاں ایک ہوئی
ان تھا اس کے پاس آ کر اسکی بکریاں فتح کر جایا کرنا ہے یہ سنتے ہی حضرت نے فرمایا نہ تو فہم
ہو دی کے فتح کئے ہوئے کو مکا اور نہ خریا ۔

عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَيْنَةَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ مَيْمَنَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَيْنَةَ

عَنْ أَسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادَ قَالَ بْنُ سِنَانَ قَالَ أَسْمَاعِيلُ
بْنُ جَابِرٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا تَكُونُ مِنْ خَيْرِ الْمُؤْمِنِينَ
وَلَا تَكُونُ كُلُّ فِي أَنْتَ مُسْتَهْمِرٌ - ہمارے چند حلماں نے روایت کی ہے سہل بن یوسف سے
آنسا سمیل ابن جابر اور عبد اللہ بن طلحہ سر کہا ہوا ان من کہ کہا اسماعیل بن
جابر نے میری طرف خطاب کر کر فرمایا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام فرمی یہود نے
کے ذبح کئے ہوئے کھا اور وہ انکے استعمال کئے ہوئے برستون میں کھا -

حَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَحْرُفَ بْنِ الْحَمَّانَ عَنْ مُقْتَلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ زَيْدِ السِّنَّةِ
قَالَ سُعِيلُ أَبُو عَمِيلٍ اللَّهُمَّ أَعْنَمْ ذِي الْجَحْدَةِ الَّذِي قُتِلَ لَا تَكُونْ إِلَيْكُمْ أَنِّي سَبَّيْتُ قَاتِلَهُمْ
يُسْمِعُ - روایت کی ہے علی بن براہیم فراہنے باپ سر اُسے عمرو بن عثمان سر اُسے منع من
صلح سر اُسے زید شحام سر کہا ہے کسی فوج میں امام جعفر صادق علیہ السلام سر ذبح کر کر
ذمی یعنی یہود نصاریٰ کو کھانے سے سوال کیا حضرت فرمایا اُسکی ذبیحہ کو زکھا خڑا
اس نے تکبیر کی ہو یا نہ کہی ہو -

حَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُرَقَ بْنِ أَذْنِيَةِ عَنْ فَضِيلٍ قَ
رَّازَ رَأْبَرَ مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ أَيْمَنَ سَالِوْلَا أَبَا جَعْفَرٍ عَنْ شَرَاءِ اللَّهِ مُرِّ مِنَ الْأَشْوَافِ
قَلَّا يَكُونُ مِنْ مَاقِصَّةِ الْفَصَّابِيَّةِ قُتِلَ كُلُّ إِذَا كَانَ ذِلِّكَ فِي سُوقِ
الشَّالِيَّنَ وَلَا تَكُوْلَ عَنْهُ - روایت کی ہے علی بن براہیم فراہنے باپ سر اُسے ابن ابی عمر
اسنر عمر بن اذنیہ سر اُنْزِر فضیل اور زرارہ اور محمد بن مسلم سر کہ اُخنوں نے جن سچے

امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ یا حضرت بازاروں میں سے گوشت حرید کرنا جائز ہے جبکہ یہ معلوم ہو کہ فضاین نے کیونکر فتح کیا حضرت نے فرمایا میں کہا جے جبکہ گوشت سلانوں کے بازار سے حریدا گیا ہو اور کچھ سخنیں نہ کر دے۔

محمد بن يحيى عن أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى
الْجَارِيِّ قَالَ سَكَنْتُ كَبَّا جَعْفَرَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ مَقْلِيلٍ
عَزِيزَ جَنَاحَ قَطْعَامُ الدِّينِ يَنْ أَمْوَالِ الْكِتَابِ بِحِلٍ لِكُلِّ قَطْعَامٍ
حِلٌّ لِهَمْ دَفَّالٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْحَمُوبُ وَالْبَعْوُلُ۔ روایت

کی ہے محمد بن یحیی نے احمد بن محمد سے اُسے محمد بن سان سے ہنسنے والے جارو دے یہ کہیے ہے یا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ یا حضرت یہ بڑے توں پروردگار عالم ہے و طعام الدین الخ جسکا ترجمہ ظاہری ہے ہو اور طعام ایسے لوگوں کا جو کن ب دیے گئے میں تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا طعام انکے لئے حلال ہے اس میں طعام سے کیا مراد ہے حضرت نے فرمایا جب اور بقول

ہندیب احکام۔ عَنْ قَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ
هَنْ مُبِيدُ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمَّادَةَ عَنْدَ كَرِيَا بْنِ إِبْرَاهِيمَ

فَالْكَلْمَاتُ عَلَى أَبْنِ حَمْدِ اللَّهِ وَحَلَّتِهِ السَّلَامُ فَعَلَّتُ
 إِنِّي رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَإِنِّي أَسْلَمْتُ وَلَمْ يَوْقُ
 أَهْلِي كُلُّهُمْ عَلَى التَّصْرِيفَةِ وَأَنَا مَعَهُمْ فِي بَيْتِنَا وَأَحِدُ
 لَهُمْ فَإِنَّ قَوْمًا كُلُّ مِنْهُمْ لَعْنًا مُؤْمِنٌ قَالَ رَبِّي يَعْلَمُ
 لَهُمْ أَخْيَرُ تِبْرُوكٍ لَا قَلْكِلَ كُلُّهُ يَسْتَرُ بَعْنَ الْخَمْرِ قَالَ
 لِي كُلُّ مَعْلُومٍ وَلَا شَرَبٌ - شِيخُ طُوسِيٍّ عَلَيْهِ الْأَرْحَمَهُ تَبَاهِي
 احْكَامَ مِنْ رَوَايَتِي كَرَّتْهُ مِنْ قَاسِمٍ بْنِ مُحَمَّدٍ سَعَادِيَهُ
 بْنِ اَنَّبَ سَعَادِيَهُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمْزَهِ سَعَادِيَهُ وَهُوَ ذَكْرُ بَنِ اَنَّبَ
 اَبْرَاهِيمَ سَعَادِيَهُ كَمَا اُخْرَى سَعَادِيَهُ وَهُوَ حَادِثَهُ مِنْ جَنَابِ
 حَضْرَتِ اَمَامِ جَعْفَرِ صَدَقَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَا اُخْرَى عَرَضَ كَمَا
 كَهْ يَأْخُذُ حَضْرَتِي مِنْ اَهْلِ كَتَابٍ مِنْ سَعَادِيَهُ مُسْلِمٌ جَانِبُهُ
 مُكْرَبٌ اَوْ اَهْلِ اَهْلِ اَسْمَاعِيلٍ اَسْمَاعِيلِيَهُ پَرِ مِنْ مِنْ اَنْجِينَ کَهْ
 سَاتِهِ رَهْبَانِيَهُونَ پَسِ مِنْ اَنَّ کَهْ سَاتِهِ کَهْ کَهْ وَنِیانِیَهُونَ
 فَرَمَیاً حَضْرَتِي کَهْ وَهُوَ سُورَ کَهْ کَهْتَنَےِ هِنَّ یَمِنَ کَهْ نَمِینَ مُكْرَبٌ
 شَرَابٌ پَیَتَهُ هِنَّ حَضْرَتِي فَرَمَیاً کَهْ اِنَّ کَهْ سَاتِهِ کَهْ کَهْ کَهْ

اوْرَ پَیِ -

عِدَّهُ مِنْ اَصْحَاحِنَا عَنْ اَخْتَرِ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ اَبِي حِمْزَهِ

هاربی بن الجرم قال کہ میں مع اپنی عبید اللہ حکیم السلام
 بالحیرہ حین قدم محلی اپنی جعفر المسیحی رخن بعضا
 القواد انبیا لہ و صیح طعاماً و دعا الناش و کان اپنے
 عبید اللہ علیہ السلام میں دعی فیتنا میں علی المائدة
 یا کل و معاہ عدّہ علی المائدة فائشہ رحل میہم
 فی کی بعد حجہ فیہ شراب لم عمر فلم کار ان صار العدّہ
 فی پیرو الرحل فاما بھی عبید اللہ حکیم السلام عن
 المائدة فسچل عن فیما میہ کمال فی رسول اللہ حکیم
 اللہ علیہ وسلم ملکوئیں من جلس علی ما شد و پتہ
 علیہما الحشر و فی روایۃ اخر ای ملعونیں ملعونیں من
 جلس طائعاً علی مائیدہ دشرب علیہما الحشر۔ ہمارے
 چند علماء نے روایت کی ہے احمد بن ابو عبد اللہ سے اُس نے
 اپنے بادپس سے اُسے ہارون بن جرم سے یہ کہتا ہے کہ جب حباب
 امام جعفر صادق علیہ السلام ابو جعفر منصور سے ملاقات
 کے واسطے بلده حیرہ میں نشیرین لالے تو میں عمر کا بھڑت
 تھا پس حیرہ میں بعض تومون نے اپنے رنگ کے کاغذ کی اور
 کھانا پکوایا اور لوگوں کی دعوت کی اور حباب امام جعفر صادق

علیہ السلام بھی مدعو ہوئے پس حضرت سعید و دن کے دسترخواں پر بیٹھے ہے طعام تناول فرمائے ہے تھے کہ ایک شخص نے پانی مانگا پس پالہ شراب کا لاکر اسے دیا گی جوں ہیں پس اسے دبایا کہ میں چھوپنی کا کہ حضرت آنحضرت کھڑے ہوئے لوگوں نے عرض کیا کہ کیون یا حضرت خیر تو ہر حضرت نے جواب دیا کہ فرمایا جناب رسالت مأب صلی اللہ علیہ وسلم نے ملعون ہر ملعون ہر وہ شخص جو اس دسترخوان بہ نیٹھے جس پر شراب بیجاوے اور دوسرا ہی روایت میں ہر ملعون ہر ملعون ہر وہ شخص جو بربت نیٹھے اُس دسترخوان پر جس پر شراب پیجاوے ۔

فَ شَرَحَ الْمَعْدِ مِنْ أَسْمَاقِهِ بِكَمَا هُوَ وَبِمَا قَوِيَ الْمُسْكِرَاتِ بِحَلْمِهِ
یعنی اور سوادے شراب کے باقی مسکرات حکم میں شراب کے میں جس طرح شراب جس دسترخوان پر پیجاوے اس پر بیٹھنا حرام ہر اس طرح دیگر مسکرات جس دسترخوان پر پئے جاوے میں اس پر بھی بیٹھنا حرام ہے ۔

بَاہِشْرَتْهُ

درست بدعت و شرایب و خودکش

- وسائل۔ عن عَلَيْهِ مِنْ أَخْطَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْجَنْبَرِ
عَنْ عَلَيْهِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ حَمْرَبْنَ آبَانَ الْكَلْبَيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
الْقَصِيرِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ يَا أَيُّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنْ عَيْهِ ضَلَالٌ لَهُ وَكُلُّ ضَلَالٌ
فِي الْكَلْبَرِ - روایت ہر ہمارے چند علماء سے اُخون نے بیعت
کی ہر احمد بن محمد سے اُسے علی بن الحکم سے اُسے عمر بن آبان
سے اُسے عبد الرحمن قصیر سے اُسے جناب امام جعفر صادق
علیہ السلام سے کہ کما حضرت نے فرمایا جناب رسالت مأجود
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بدعت کو ایسی ہر اور ہر گراہ جہنم
میں ہو گئی یعنی ہر بدعت کرنے والا گراہ ہر اور ہر گراہ جہنمی ہر
پس ہر بدعت کرنے والا جہنمی ہر -

فَمُجَمِعُ الْجَرِينَ مِنْ بَدْعَتِكَ كَيْ مَعْنَى بِيَانِكَ كَيْ لَكَمُرِينَ كَيْ الْحَدَثُ
فِي الدِّينِ قَمَالِيَنَ لَهُ أَصْلٌ فِي رِكَابِ قَلَّا سَيَّةً - یعنی بَعْتَ
أُسَ اَمْرَكَوْ كَيْ ہَنَ جُودِنَ مِنْ نِيَا پَیدَ اَکِيْ گِيَا ہُوْ یَا اَسَارِنَوْ کَوْ ہَنَ
ہَنَ جِسَ کَیْ کِچِھِ اَصْلَیتْ قَرَآنَ اور حَدِیثَ شَرِیفَ مِنْ نَہْ ہُوْ اور ہَنَ

برعت کے قاموس سے بھی مفہوم ہوتے ہیں۔ اور بدعت گناہ
کبڑے سے ہر جیسے کہ سن لا یحضرۃ الفقیہ میں ہے۔

فقیہ۔ روئے محمد بن مسلم عن أبي جعفر علیہ السلام
قالَ أَدْنِي السِّرْكَ أَكُّ يَشْتَدِ عَالرَّجُلِ رَايَةً يَحْبُّ عَلَيْهِ
وَيَمْغِضُ۔ روایت کی محدثین مسلم نے جاہب امام محمد باقر علیہ
اللام سے کہ فرمایا حضرت نے کہتر شرک یہ ہو کہ آدمی کو فی حرثے
ایجاد کرے پس جو شخص اُس کی نمراء کو پسند کرے اُسے
دوست رکھے اور جو نہ پسند کرے اُسے دشمن رکھے۔

فی۔ ابو علی الاشعیر نے عن محمد بن عبد الجبار عن أبي
خراون عن همی بن زریث عن أبي عبد الله إله قال لـ
لصحابـ اهل الدـاعـ لـ لا تـحـمـ مـعـ مـعـ فـلـوـ وـ عـاـ عـنـدـ الـنـاسـ
کـوـ اـحـدـ مـنـهـمـ قـالـ وـ قـالـ رـسـوـلـ اللـهـ صـلـیـ اللـهـ عـلـیـهـ وـ سـلـمـ
أـرـءـ عـلـیـ دـینـ خـلـیـلـهـ وـ قـرـیـبـهـ۔

جواہر الكلام کی کتاب الطهارة میں ہر بمعت سے مراد تشریع
محمد ہو وہ عبارۃ عن راذخا مالکیں مـنـ الدـینـ فـیـ

الـدـینـ۔

قالَ عَلَیْهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ مَنْ مَشَیَ إِلَى صَاحِبِ بَدْنَ عَقْرَبٍ فَفَرَّ

فَعَدَ سَجْنِي فِي هَذِهِ مِرَاةِ إِسْلَامٍ - فَرَأَيْتُ اسْبَابَ امْرِي عَلَيْهِ إِلَّا مَا
جَسَّسَ نَفْسِي نَفْسِي صَاحِبَ بِهِ عَوْنَى كَمْ كَمْ تَوَقَّرُ كَمْ يُسِّرُ
حَقِيقَتِي مِنْ أَنْفُسِي نَفْسِي بِهِ بَادَ كَمْ نَفْسِي مِنْ إِسْلَامِي كَمْ كَمْ كَمْ كَمْ كَمْ

رَوَيْتُ هَشَامَ بْنَ حَكَمَ وَأَبُو بَصِيرَ عَنْ أَنَّ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ
السَّلَامُ قَالَ لَمَّا رَأَى جُنُونَ فِي الرَّوْسَ الْأَوَّلِ طَلَبَ اللَّهُ تَبَارَكَتِهِ

حَلَالٍ فَلَمْ يَقُدْرْ مَا كَانَ طَلَبَهَا مِنْ حَرَامٍ فَلَمْ يَقُدْرْ مَا
عَلَيْهَا فَمَا نَاهَ السَّيْطَانُ قَالَ لَهُ يَا مَنِّا إِنَّكَ مَتَّكِ

ظَلَبَتِ الَّذِي مِنْ حَلَالٍ فَلَمْ يَقُدْرْ مَا عَلَيْهَا فَحَلَّتِهَا
مِنْ حَرَامٍ فَلَمْ يَقُدْرْ مَا عَلَيْهَا أَفَلَا أَدْكُنْ عَلَى شَيْءٍ مُكْثُرٍ

يَبِهِ دُنْيَاكَ وَمُكْثُرِيَّوْ بَعْدَكَ قَالَ يَلِي فَقَالَ تَبَرِّعْ

دُنْيَاكَ وَسَكَنْ عَوْنَى إِلَيْهِ الْمَأْسَ فَقَعَلَ فَاسْجَدَ لَهُ
الْمَأْسَ كَمَا طَاعَوْهُ فَاصْبَرَ عَنِ الدُّنْيَا كَمَا إِنَّهُ فَكَرَ

فَقَالَ مَا صَنَعْتُ إِنْتَ دَعَتْ دُنْيَاكَ دَعَتْ مِنِ الْمَأْسِ

إِلَيْهِ مَا أَمْرَتْهُ لِي تَوْبَةً إِلَّا كَمْ أَتَى مِنْ دَعَوْتِهِ

فَأُمْرَى دَعَتْهُ فَجَعَلَ يَعْنَى اخْتَابَهُ الْمَنْ مِنْ أَجَابَهُ

فَبَقَعَلُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَتِهِ دَعَى مُكْمَلَهُ إِلَيْهِ بَاكِ طَلَبَ وَلَامَ

إِبْتَكَرَ عَتَّهُ بَعْلَمَ مَا يَقُولُونَ كَمْ بَكَ هُوَ الْمَوْلَى لِلْكَنَّا

شَكَّتْ فِي دِينِكَ فَرَجَعَتْ حَنَّةَ مُلْعَنًا أَرْأَى ذُلْكَ عَدَدًا
 إِلَى سِلْسِلَةِ فَقَدَ لَمَّا وَدَنَ اثْمًا جَعَلَهَا فِي عُنُقِهِ قَعْدَلَ
 لَا أُجِلُّهَا حَتَّى يَتَوَبَ إِلَهُهُ عَلَيْهِ فَإِنْ هُنَّ اللَّهُ كَعَلَى إِلَيْهِ
 مِنَ الْأَنْذِيَاءِ فَلَمْ يَلْمُدْنَ فِي عِرَقِيَّتِهِ فَجَلَّ لِي لَئِنْ دَعَنِي
 حَلَّ سَعْطَلَعَ أَفْصَلَ لَكَ مَا أَسْبَحَتِكَ لَكَ كَعَلَ مَرْوَدًا مَنْ مَاتَ
 حَلَّ مَا كَدَعَنِتَهُ إِلَيْهِ فَيَرِيْجُ عَنَّهُ - ردِّاً يَتَ بِكِيْ هَرَبَ شَامَ
 مِنْ حَكْمِ اُبُو بَعْصِيرَةِ نَعَمْ جَعْفَرَ صَادِقَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَعَدَ كَمْ فَرَمَا يَا
 حَضْرَتْ نَعَمْ زَمَانَةَ سَابِقَ مِنْ أَيْكَ شَخْصٍ تَحَاوَسَنَ دِنِيَا كَمْ مَرْجِنَ
 طَرِيقَهِ جَائِزَ سَعَدَ حَاصِلَ كَرْنَادِيَا مَگْرَبَهُ مَلِيْ پَھْرَنَادِيَا جَائِزَ طَرِيقَهِ سَعَدَ
 چَايَا پَھْرَبَھِيَ نَهْ مَلِيْ پَسْ أُسْكَنَهُ پَاسْ شَيْطَانَ نَهْ آكَرَ كَهْ كَهْ أَيْشَخْصَ
 تو دِنِيَا كَمْ طَلَبَ طَرِيقَهِ جَائِزَ سَعَدَ بَھِيَ كَرْچَكَا اُبُو نَادِيَا جَائِزَ سَعَدَ بَھِيَ مَگْرَبَهُ
 شَيْطَانَ بَجَهَ نَهْ حَاصِلَ ہَوْنَيَ اَبِي اِبِي بَجَهَ اِبِي بَاتَ بَتَاؤَنَ كَهْ
 جَسَ سَعَدَ بَجَهَ دِنِيَا ہَبَتْ ہَیَ حَاصِلَ ہَوَا اُبُو بَهَتَ سَعَدَ لَوْگِ تَيْرِيَ
 فَرَمَانِبَارَ اُبُو نَادِيَعَ ہَوْ جَادِيَنْ اُبِي سَعَدَ کَهْ کَهْ ہَانَ بَتَاؤَنَ اِنْ چَ
 بَهَرَ شَيْطَانَ نَهْ کَهْ کَهْ دِنِيَا مِنْ کَوَنَیَ بَهَتَ کَهْ کَهْ لَوْگُونَ کَوَنَکَی
 طَرفَ دَعَوتَ کَهْ کَهْ دِنِيَا کَهْ حَصْنَوْلَ کَاهِيَ بَهَتَ بَرَابِرَ ہَرِپَسِ اِسَ
 شَخْصَ نَهْ بَھِيَ کَپَا پَسْ بَسْ لَوْگُونَ نَهْ اِسَ کَیِ بَهَتَ پَنَدَ کَهْ کَهْ

اس کی اعلیٰ عزت کی اور دنیا بخوبی حاصل ہو گئی بعد میں چند
 نہ ہمیدہ تھا۔ پسے دلمین فکر کر کے کنے لگا کہ ہے پسے بدعت کی
 اور لوگوں کو اس کی طرف دعوت کی اب اس کی توبہ کیونکہ
 جو سوپے اس کے اور کوئی طریقہ نہیں ہے اس کی توبہ کا کہ جس حکیم
 میںے بھکا پا اور گمراہ کیا ہوا مسکو میں گمراہی سے بھاولوں اور راد
 راست پر لگاؤں یہ سمجھدے کے ان لوگوں کے پاس جمدون نے اسکی
 مردی می اختیار کی تھی جا جا کر یہ کہن شروع کیا کہ جس امر کی
 میںے تکو درعوت کی تھی وہ بالکل باطل اور سرا بر بدعت نہ
 وہ لوگ کہنے لگے تو جو بٹ بولتا ہے جن وہی ہو لیکن اب قیام
 شکر کر کے پھر ہر پس جب اس شخص نے وہ کہا کہ وہ لوگ
 کس طرح اس بدعت سے باز نہیں آتے ایک زنجیر لی اور اسے
 ایک بیخ سے باندھا بعد اسکے زنجیر سے اپنی گردن کو باندھا اور
 کہا کہ میں اس سے ہرگز نہ کھولوں گا جب تک کہ پروردگارِ عالم میں
 توبہ مستبول نہ فرمائیں گا پس پروردگارِ عالم نے کسی بھی کی طرف
 جو اس زمانہ میں تھے وحی کی کہ فلاں شخص سے کھو قسم ہو مجھے
 اپنی عزت و جلال کی اگر قواتِ نی مت تک مجھے قبول کرنے
 توبہ کی وجہا مانگتا رہے کہ تیرے بند بند جدا ہو جاویں قوبصی تیر کی

تو بے قبول نہ کیں جائے گی جب تک کہ تو ان لوگوں کو جو تیر می خواہی
بہت پر مرے میں زندہ نہ کرے اور وہ لوگ ہر دعوت چھوڑ کر راہ را
نہ اختیار کریں۔

فقیہ - قَالَ الْعَصَادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ قُتِلَ نَفْسًا
وَمُتَعَذِّذًا تَهُوَ فِي نَارٍ حَبَقَتْهُمْ حَارِلَانَ فِيْهَا - قَالَ اللَّهُ لَعَلَى
وَلَا تَهُلُوا أَهْنَكُمْ رَأْيَهُ لَكُمْ يَكْمُرُ رَجْحَمًا وَمَكْ
يَغْلُبُ ذَلِكَ حُدُثٌ وَإِنَّا هُنَّا فَنُؤْفَ دَصْلِيْهُ نَارًا فَلَكَانَ
ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ لِيَهْرَنَا - فَرَمَيَا جَنَابَ امامِ حِبْرِ صَادِقٍ عَلَيْهِ
السَّلَامُ نَبَّهَ شَخْصَ قُتْلَ كَرَے بِنَفْسِهِ كَوْعَدَا - پُرسُوہ مَحْلَدِ فِي النَّارِ ہے -
فَرَمَيَا اَقْدَسَ الْكَلِمَاتِ نَبَّهَ قُتْلَ كَرَے تَفْسُونَ کَوْ - کیوں کہ اللَّهُ تَعَالَیٰ
جَلَ شَانَ نَبَّهَ رَحِیْمَ ہے - اور جو شَخْصَ ایسا کرے گا یعنی اپنے
کو قُتْلَ کرے لگا براہِ دِسْتَمْنی کے - پُرسُ غَنْقَرِیْبَ دَاخِلِ دُونْخِ ہِمْ
کریں گے اُسکو - اور یہ اللَّهُ تَعَالَیٰ پُرسُ بہت سہل ہے -

عَدَهُ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَخْتَرِي بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَيْشَةَ عَنِ الْحُسَيْنِ
بْنِ سَعْدِيِّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلْوَانَ هُنْ حُمَرَ بْنِ حَنَاكِيلِ
عَنْ رَمِيدِ بْنِ عَلَيِّ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ الرَّحْمَةُ إِنَّمَا أَجْمَعُونَ
فَاللَّعْنَ رَسْمُكُولُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْحَقَ حَارِثَ

وَمَعْصَرَهَا فَبِأَعْهَانَقَ مُسْتَرِنَّهَا فَسَاقِيَنَّهَا أَكْلَهَنَّهَا
 وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا فَالْحَمْوَلَةُ إِلَيْهِ - ہمارے چینے
 غدا، نے روایت کی ہے احمد بن محمد بن عبیٰ سے اُسے حسین بن عبیٰ
 سے اُسے حسین بن علوان سے اُسے عمرو بن خالد سے اُس نے
 زید بن علی سے آنحضرت نے اپنے آباؤ رکرام سے کہ فرمایا
 نے کہ جانب رسالت مابعد صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے ترا
 اور اُسکے بنانے والے اور بنانے کی جگہ آور بھینپے والے آور
 حزیبے والے اور پلانے والے اور قیمت کھانے والے آور
 پہنچے والے اور اٹھانے والے پر اور اُس پر جسکی پاس وہ پہنچی
 جاوے۔

أَبُو عَلَيِّ الْأَشْعَرِ نَحْنُ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ صَفَوْنَ
 عَنِ الْعُلَاءِ عَنْ بَعْضِ الظَّاهِرِيَّةِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاءَ
 أَخْرَى مَحَلَّتُهُ دُوْهُ وَإِنْ مَاتَ نَكَثَ ظَلَّ تَحْفَرُونَ قَدْ قَاتَ شَهِيدٌ
 قَدْ لَا تَرَكُونَهُ وَإِنْ خَطَبَ قَدْ لَا تَرْقَبُونَهُ وَإِنْ سَعَلَكُمْ
 أَمَانَةً قَدْ لَا يَأْتِيَنَّكُمْ - روایت کی ہے ابو علی اشعری نے محمد
 بن عبد الجبار سے اُسے صفوان سے اُسے علا سے اُسے

اپنے بعض اجابت سے اُسے جناب امام جعفر صادق
 علیہ السلام سے کہ کہا حضرت نے اصحاب کی طرف منا طب
 ہو کر کہ فرمایا جناب رسالت مأب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے شراب پینے والا اگر بیور ہو تو تم اُسکی عبودت نہ کرو
 اور اگر مر جائے تو اُس کے جنازہ کی بھی فیصلہ کرو دو اور
 اگر وہ کسی کی گواہی سے تو تم اُس کی گواہی نہ مانو اور
 اگر بکاح کی خواستہ گاری کرے تو تم اُس سے عورت مت
 دو اور اگر تھاری کو لی امانت رکھنا چاہے پس نہ مُستَ
 اپنے ایسا نیحاد۔

وَسَأْلَ - مُحَمَّدُ بْنُ عَلَيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ شَارِبُ الْحَمِيرِ إِنْ مَرَضَ فَلَا يَعْفُ دُونَهُ وَإِنْ مَاتَ فَلَا تَشْهَدُ عَوْدًا فَإِنْ شَهِدَ فَلَا تَرْكَوْهُ وَإِنْ حَطَبَ إِلَيْكُمْ فَلَا تَرْقُ جُوْهُ فَإِنْ مَنْ رَقَ جَ ابْنَةَ شَارِبٍ حَمِيرٍ فَكَانَتْ مَعَ أَقْدَامِهِ إِذَا مَرَجَهَا قَمَنْ رَقَ جَ ابْنَتَهُ فُحْلَانًا عَلَى دِينِهِ فَقَدْ قَطَعَ رَجْهَهَا قَمَنْ ابْنَ شَارِبٍ حَمِيرٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَلَى اللَّهِ حَمَانٌ محمد ابن علی بن حسین یعنی ابن بابویہ سع کہا ہو کہ اپنے صبح

کی طرف مخالف طب ہو کر فرمایا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام
 نے شراب پینے والے اگر بیمار ہو جاوے تو تم اُس کی عیادت
 نہ کرو اور اگر مر جاوے تو اُسکے جنازہ کی مشايعت نہ کرو
 اور اگر کسی کی گواہی دے تو تم اُسے نہ قبول کرو اور اگر
 تم سے عورت کی خواستگاری کرے پس تم اُسے عورت
 نہ دو اس لئے کہ جس شخص نے اپنی بیٹی شراب پینے والے
 کو دی گویا اُس رٹکی کو جلتی آگ میں ڈال دیا اور جس نے
 اپنی بیٹی کسی مخالف مذہب کو دی پس اُس بیٹی کے ساتھ
 قطع رحم کیا اور جس شخص نے شراب پینے والے کو اپنا میں
 بنا یا اس کی صفائت اُس پر نہ ہی۔

فِي الْأَمَّالِيِّ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ عَنْ أَهْلِشَيْهِ عَنْ إِبْرِهِ
 مَخْبُقٍ بْنِ أَبِي أَبِي عَبْدٍ هَنْدُجِيَّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِبْرِهِ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي حَدِيثٍ قَالَ لَا يُحَالُ إِلَى السُّوَاقِ
 الْخَمِيرَ وَ لَا تَرْقَ جُلُوكَ وَ لَا تَرْقَ جُمُوكَ الْيَمِينِ وَ لَا
 مُلَاقِعُ دُعُوكَ وَ لَا مَاتَ مَاتَ فَلَا تَسْتَدِعُونَا جَنَازَةً إِنَّ
 شَارِبَ الْخَمِيرِ يَحْبَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُسْقَى دَنَّا وَ جَهَنَّمَ
 مَرْجِيَّةً عَيْنَاهُ مَا يَلِدُ شَذَّفَةً سَاءِلَ لِعَابَةً

وَالْعَالِسَةَ مِنْ قَعْدَةِ - کتاب امامی میں ابن پاچہ نے
روایت کی ہے اپنے باپ سے انخون سے سعد سے اُس نے
ہشیم سے اُسے ابن محبوب سے اُسے ابو ایوب سے اُس نے
محمد بن سلم سے اُسے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے
کہ ایک حدیث میں حضرت نے ارشاد فرمایا شراب پینے والے
کے پاس نہ بیٹھو اور اُسے عورت نہ دو اور نہ دلواؤ اور اگر
بیمار ہو وے تو اُس کی حیات نہ کرو اور اگر مر جائے
تو اُسکے جنازہ کے ساتھ نہ جاؤ و بحقیقین کہ شراب پینے والا
بروز قیامت اس حال بستائے کا کہ سخت تو اُس کا سیئی
ہو کا اور آنکھیں نیلی ہو نکلی سختہ شیطڑا سال بہنی ہو کی اور
گلہی کی طرف سے زبان لٹکی ہوئی ہو گی -

فَبَعْضُ حَدِيثِ وَسَالَ مِنْ يَهُجِي هُرُ شَارِبُ الْخَمْرِ
لَا يُصَدِّقُهُ إِذَا حَدَّثَ الْحَدِيثَ - یعنی شراب خوار حب
کرنی بات کے نوؤ سے سچی نہ جانو۔ اور فروع کافی میں ہو
وَلَا يُصَدِّقُ إِذَا حَدَّثَ النَّزَ يعنی جب وہ بات کرے گے

سچی نہ جانتا چاہیے -

أَبُو عَلَيٍ الْأَشْعَرِ نَحْنُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَعَى

صَفَوَانَ عَنِ الْعُلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُبْرَةِ عَنْ أَحَدٍ هَمَّا
قَالَ مَنْ شَرَبَ مِنَ الْخَمْرِ شَرَبَ بَهَ لَئِنْ يَعْتَلَ اللَّهُ مِنْهُ
صَلَوةً أَتَرْ بَعْدَنَ يَوْمًا۔ روایت کی ہر ابو علی اشعری
نے محمد بن عبد الجبار سے اُسے صفوان سے اُسے علا
سے اُسے محمد بن سلم سے اُسے امام باقر علیہ السلام سے
یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ فرمایا حضرت نے
جو شخص کہ ایک گھونٹ شراب کی پیوے پر در دیگر عالم
اُسکے چالیس روز کی نماز قبول نہ فرمادیگا۔

عَلَيْهِ الْحَمْدُ مِنْ أَكْثَرِهِ أَنَّ عَنْ أَحَدٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ عَنْ
عُثْمَانَ بْنَ عِيسَى عَنْ سَعْدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي
عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرَبَ مُشْكِرًا لَمْ يَعْتَلْ مِنْهُ
صَلَوةً أَتَرْ بَعْدَنَ لَيْلَةً۔ ہمارے چند علماء نے روایت
کی ہر احمد بن محمد بن خالد سے اُسے عثمان بن عیسیٰ سے اُسے
سماعہ بن مدران سے اُسے جابر امام جعفر صادق علیہ
السلام سے کہ کما حضرت نے فرمایا جابر رسالت مأبصلی
الله علیہ وسلم نے جو شخص کہ کسی سکر کو پیوے حق تعالیٰ

اُس کی نماز چالیں شب تک کی قبول نہ فرمائیں گا ۔

الْحَسَدِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمَعْلُوِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُسْلِمِ بْنِ عَلِيٍّ
الَّذِي شَأْءَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِسْكَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُدَّنْ حَمَرٍ يَلْقَى اللَّهُ بَارَكَ وَعَلَّمَ لِي يَوْمَ بَلْمَاءَ
کا فرما ط۔ روایت کی ہو حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے

اُسے حسین بن علی رشاد سے اُسے عبد اللہ بن سان سے
اُسے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ کہا حضرت
نے فرمایا جناب رسالت کا بصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
شراب کا مدمن جس دن پر درود گار عالم سے ملاقات کرے گا
اُس دن کا فر ہو گا ۔

مدمن خمر کے معنی دوسری حدیث میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس طرح فرمائے ہیں ۔ لیکن مُدَّنْ حَمَرٍ
الَّذِي يَتَرَبَّعُ كُلُّ لَيْلَةَ فَلَكُلُّ الَّذِي يُجْعَلُ لَهُ
إِنَّهُ إِذَا وَجَدَهَا شَرَّهَا ۔ یعنی نہیں ہر مدمن خمر و شخص
جو شراب کو ہر روز پیوے بلکہ وہ شخص ہر جو اپنے دل میں آ
ٹھانے رکے کہ جب مجھے گی پی لوں گا ۔

حَدَّثَنَا مِنْ أَصْحَاحِهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ
يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَتَبَ رَبِّ الْحَنْفَى
عَلَيْهِ السَّلَامُ أَسْتَشْكُدُ عَنْ شَرِبِ الْمُسْكِرِ قَالَ فَلَمَّا
شَارَبَ الرَّبِّ الْمُسْكِرِ كَمَا فِي طَاغِي - سَمَارَے چند علماء نے روایت
کی ہے سہل بن زید سے اُنسے یعقوب ابن یزید سے اُنسے
محمد بن زید سے یہ کہا ہے کہ یہ رضی عنہ خدمت جاپ امام رضا علیہ
السلام میں عرصینہ لکھا اس میں یعنی نشہ پینے والے
گناہ کو دریافت کیا پس حضرت مسیح نے اُس کے جواب میں
خیر فرمایا کہ نشہ پینے والا کافر ہے -

- وسائل - فی مَعَاذِنِ الْأَخْبَرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْفَى عَنْ
الصَّفَاقِ عَنْ أَحْمَادِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعْدِ الْأَسْنَاكِ فِي عَنْ
أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ مَنْ شَرَبَ الْمُنْتَرَ أَمْسَكَ
لَمْ يَقْبَلْ صَلَوةً كَاهِرًا لِعَيْنِ صَبَاحًا فَإِنْ عَادَ سَفَّاكَ اللَّهُ تَعَالَى
مِنْ طِينَةٍ خَيَالٍ فَلَمَّا مَا طِينَةٍ خَيَالٍ قَالَ صَدِيقٌ
خَرُوجٌ مِنْ فُرُوحِ الرُّبُّ - ابن بابیہ نے معانی
الاخبار میں روایت کی ہے محمد بن حن بن سے اُنسے صفارے

اُنسہ احمد بن ابو عاصمہ اللہ سے اُنسہ اپنے باپ سے اُنسہ ابن ابو عاصمہ سے اُنسہ مہر ان بن محمد سے اُنسہ سعدہ اسکاف سے اُنسہ جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ فرمایا حضرت " نے جو شخص کہ ایک روز لشرا ب یا کسی نشہ کرنے والی چیز کو پہنچائی تو اُسکی چیز روز کی غاز نہیں قبول ہوتی پس اگر دوبارہ پہنچائے اللہ تعالیٰ کے اسے طبیعت خیال سے سیراب کرے گا اور اسی کو ہوئے عرض کیا یا حضرت طبیعت خیال کے کہتے ہیں فرمایا پس پہنچانے سے راثیون کے نکل دیگا۔

عَلَيْهِ بْنُ ابْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَيرٍ عَنْ عَرَبَيْنَ
أَذْنَبَيْهِ عَنِ الْفَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَمْ تَدْرِي أَبِي أَبْرَاهِيمَ
اللَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِي يَا مَنِ اتَّكَلَ عَلَيْنِي مِنْ عَنِيرٍ أَتَ اسْأَلُهُ فَقَالَ
قَالَ لَمْ سَمِعْتُ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسِكِّرٍ حِرَامًا قَالَ
فَلَمَّا أَصْبَحَ لَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ حِرَامًا قَالَ لَغَمَّ الْجَرْحَةُ مِنْهُ حِرَامًا
روایت کی ہے علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اُنسہ ابن ابی عاصمہ سے اُنسہ عرب بن اذنب سے اُنسہ فضیل بن یسار سے کہا اُنسہ ایک روز بد دن میرے سوال کے بھبھے سے کہا جاتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ فرمایا جناب سالت مکاب

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے محل فتنہ کرنے والی حبیبہ
حرام ہو یہ سنکریتینے عرض کیا پر دردگاہِ عالم آپ کے توفیقات
زیادہ کرے محل فتنہ کرنے والی شیر حرام ہو فرمایا ہاں اُس کے
لیکے گھونٹ بھی حرام ہو۔

حَمِيدٌ بْنُ زِيَادٍ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَطَانَةَ عَنْ أَحَدٍ
بْنِ الْحَسَنِ الْمَتَّبِيِّ هُنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ
أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَطَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ
عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كُلُّ مُسِكِرٍ حِرَامٌ وَكُلُّ مُسِكِرٍ حِمَرٌ۔ روایت کی
ہر حبیبہ بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعہ سے اُس نے
احمد بن حسن سے اُسے عبد الرحمن بن زید بن اسلم سے
اُنس بن اپنے باپ سے اُسے عطا بن یسار سے اُسے جابر اہم
محمد باقر علیہ السلام سے کہ فرمایا حضرت نے کہ ارشاد فرمایا
جواب رساںت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر فتنہ کرنے والی
شیر حرام ہو اور ہر فتنہ کرنے والی شیر حکم میں شراب
کے ہو۔

حَمِيدٌ بْنُ أَحَدٍ بْنًا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ الْحَسَنِ

بنِ حَلَيٍّ بْنِ يَعْقُوبَ بْنَ يَعْقُوبِينَ هُنَّ أَهْيَهُ
 حَلَيٌّ بْنٌ يَعْقُوبِينَ عَنْ أَبِيهِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ
 قَدْ لَعَكَ لَا لَكَ بِحَرَمِ الْحَمْرَ لَا شَهِيدًا فَلَكَ حَرَمَهَا
 لِعَا قِبَطِهَا فَعَلَ فَعَلَ الْحَمْرَ فَمَرَ حَمْرَكُو۔ روایت
 کی ہو ہمارے چند علماء نے سهل بن ذیاد سے اُنسے حسن
 بن علی بن یعقوبین سے اُنسے یعقوب بن یعقوبین سے اُنسے
 اپنے بھائی علی بن یعقوبین سے اُنسے ابو ابراہیم سے یعنی خاتمه
 امام موسیؑ کاظم علیہ السلام سے کہ فرمایا حضرت نے
 حق جبل و مکلا نے شراب پینے کو بسبب اس کے نام برا ہونے
 کے حرام نہیں کیا بلکہ بسبب اس کی بداجنمی کے حرام کیا
 ہر اپس جو شیر میں شراب کے نشہ اپنے دکھلا سے وہ شراب
 ہر فقط - الحمد لله رب العالمين

وَالصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ مُحَمَّدٍ قَالَهُ
 قَاتَّمَحَا بِهِ رَأْمَلٌ تَبَتِّهِ أَجْمَعَانِ الظَّلَّمَةِ
 الظَّالِمِينَ بِرَحْمَتِهِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

حَمْدَه

الحمد لله الذي جن حديثون كترجمة بوجا و نسبت پر کے
 شاین ہوئیں۔ ان تھوڑی سی حدیثوں کی ایک کتابیں ہیں
 تعبیت حسینہ ہیں۔ مگر جو کہ یہ موجود تھیں مشتمل کر دی گئیں
 اگر دیکھا جائیگا کہ اس کی تدریج لوگوں میں ہوئی اور یہ
 مترجم حديثون کا شوق لوگوں کے دل میں کچھ نہ دیا
 ہر تو انسان، اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ کوشش کر کے
 زیادہ حدیثون کا ذخیرہ بنام زدن مختلف وسائل
 جلد و نکل کے دفعہ ترقیت ہے یہ میں حقیقت
 کے جائیں گے۔ **اللّٰهُمَّ إِنِّي**

أَنْتَ أَكْبَرُ

بِنَ الْقَرِيبِ

بِنَ الْمُكَفَّرِ